معجزات خیر الانام

شبیر حسن چشتی نظامی

مکتبہ جمال کرم لاہور

معجزات خیر الانام

شبیر حسن چشتی نظامی

ناشر:-
مکتبۂ جمالِ کرم
دکان نمبر ۹- ستا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور

نام کتاب	:	معجزات خیرالانام
مصنف	:	شبیر حسن چشتی نظامی
اشاعت اول	:	جنوری 2002ء
تعداد	:	گیارہ سو
زیر اہتمام	:	ایم احسان الحق صدیقی
ناشر	:	مکتبہ جمال کرم
قیمت	:	۷۰ روپے

ملنے کے پتے

۱۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور
۲۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز 14 انفال پلازہ اردو بازار کراچی
۳۔ فرید بک سٹال اردو بازار لاہور
۴۔ احمد بک کارپوریشن عالم پلازہ کمیٹی چوک راولپنڈی
۵۔ مکتبہ المجاہد دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ

فہرست

کلمہ افتتاح

''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ والصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ
اَمَّابَعْدُ''

معجزہ کسی نبی' رسول کی صداقت کی محکم دلیل بن کر ظہور پذیر ہوتا ہے جب کوئی قوم اپنے نبی کو ماننے سے انکار کرتی اس کا ذہن اپنے نبی کی دعوت کا قائل نہ ہوتا اور دل اسے قبول کرنے کی طرف مائل نہ ہوتا تو اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی صداقت اور اس کے پیغام کی حقانیت دکھانے کے لیے اس کی ذات اقدس سے ایسے احوال ظاہر فرماتا جو قوم کی عقل کو عاجز اور دل کو گداز کر دیتے جن کی فطرت میں خیر ہوتی وہ تو ذہن سے قائل اور دل سے مائل ہو کر ایمان کی دولت پا لیتے اور جو ازل سے بد بخت ہوتے ان کی سرکشی اور ہٹ دھرمی میں اور اضافہ ہو جاتا۔

فی زمانہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا مطالعہ بڑی اہمیت کا حامل ہے اس سے ایمان وایقان کو جلاء ہی نہیں ملتی بلکہ آپ کی عظمت ورفعت کے مختلف پہلوؤں سے بھی آگاہی ہوتی ہے آپ سے محبت وعشق میں نئی تازگی آتی ہے آپ کے اسوہ حسنہ کی اتباع میں مزید پختگی پیدا ہوتی ہے آپ کی سنت پر عمل کرنے کا میلان بڑھتا ہے اور سیرت کے مطالعہ کا شوق اجاگر ہوتا ہے۔

اس موضوع پر امت محمدیہ کے ارباب علم ودانش نے بیش بہا لکھا ہے اسی سلسلہ کی ایک خوبصورت کڑی ''معجزات خیر الانام'' جناب شبیر حسن چشتی نظامی کی ایک خوبصورت کاوش ہے۔ اس میں فاضل مؤلف نے بڑے حسین دلکش اور بصیرت افروز انداز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کو ترتیب دیا ہے امید ہے یہ اس موضوع پر موجود ذخیرہ میں ایک خوبصورت اضافہ ثابت ہو گی۔

غلام مصطفےٰ القادری

مدرس دارالعلوم محمدیہ غوثیہ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضور ﷺ کا نور پیدا کیا

قبل از تخلیق عالم بجز ذات حق سبحانہ، کوئی چیز موجود نہ تھی جب صانع ذوالجلال کو اپنے جمال اور صفت باکمال کا اظہار منظور ہوا تو اس نے سب سے پہلے اپنے حبیب احمد مصطفیٰ محمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

''اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا کیا۔''

تمام مخلوقات حضور ﷺ کے نور سے پیدا ہوئی

حق تبارک وتعالیٰ نے سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا فرمایا اور حضورؐ کے نور سے کائنات تخلیق فرمائی۔ حضور حبیب رب العالمین نے فرمایا ہے۔ ''میں خدا کے نور سے پیدا ہوا ہوں اور ساری مخلوقات میرے نور سے پیدا ہوئی ہے۔''

ارواح موجودات میں سب سے پہلے حضور کی روح مقدس پیدا ہوئی

حضرت جابرؓ نے فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضور ﷺ کی روح مقدس پیدا فرمائی اور اس سے عرش کرسی آسمان اور تمام مخلوقات پیدا ہوئی۔

حضور ﷺ کی نبوت و رسالت کا چرچا عالم بالا میں

حضور ﷺ عالم اجسام میں ہی اللہ کے نبی نہ تھے۔ عالم ارواح میں بھی آپ کی

نبوت و رسالت کا اعلان و چرچا تھا۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے۔ آدمؑ کے جسم میں روح پڑنے سے پہلے ہی میں نبی تھا۔

حضور سرور عالم کی رسالت کسی قوم اور ملک کیلئے خاص نہیں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے انبیاء و رسل گزرے ان کی رسالت ایک قوم یا ایک ملک کے لئے خاص تھی لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت تمام عالم کے لئے ہے۔ دنیا کے کسی خطہ یا ملک کے لئے مخصوص نہیں حق تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ: ”پاک ہے وہ خدائے برتر جس نے فرقان اپنے بندے پر نازل کیا تا کہ وہ دنیا کو خدا کے عذاب و غضب سے ڈرائے“۔

حضور ﷺ کے دین کو تمام ادیان عالم پر شرف حاصل ہے

پھر حق تعالیٰ نے جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء کرام پر شرف عطا فرمایا اسی طرح آپ کے دین کو بھی تمام ادیان عالم پر فوقیت عطا فرمائی گئی۔

ترجمہ: ”اللہ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے تا کہ وہ اس کے دین کو باقی اور سب دینوں پر غالب کر دے۔

حضور سرور عالم ﷺ کی شان محبوبیت

اللہ تعالیٰ کی کمال محبوبیت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و حرمت اس آیت سے عیاں ہے۔

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی نبیؐ پر درود و سلام بھیجو“۔

حضور ﷺ کا ذکر پاک قیامت تک بلند رہے گا

انبیائے سابقین کی کتب توریت، انجیل، زبور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف اور انبیاء علیہم السلام کو اوران کی امتوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا حکم موجود ہے۔ ظاہر ہے کہ دنیا میں اس سے بڑھ کر نہ کسی کو رفعت ذکر نصیب ہوئی نہ ہوسکتی ہے۔ اس کے علاوہ مسجدوں کے بلند میناروں سے پانچ وقت خدا کے نام کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کا اعلان کثرت ذکر کی وہ انتہائی معراج ہے جس کی نظیر دنیا میں موجود نہیں تمام مذاہب عالم اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہیں۔

شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت حضور کے قول و فعل اور اصول کا نام ہے

اللہ تبارک و تعالیٰ کو جس طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی محبوب ہے اسی طرح حضورؐ کے اقوال، افعال، اعمال اور اصول بھی محبوب و مطلوب ہیں۔ اسرار المعانی میں ہے۔

ترجمہ: ”حضورؐ نے فرمایا ہے کہ شریعت میرے اقوال کا نام ہے۔ طریقت میرے افعال کو کہتے ہیں۔ معرفت میرے اعمال ہیں اور حقیقت میرے احوال کا نام ہے“۔

حضور ﷺ تمام انبیاء سے پہلے پیدا ہوئے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں تمام انبیاء سے پہلے پیدا ہوا ہوں اور سب انبیاء کے بعد خلقت کی طرف مبعوث کیا گیا۔ (ابن ابی حاتم)

میثاق الست میں حضور نے
بلیٰ سب سے پہلے کہا تھا

سہل بن صالح ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو جعفر محمد بن علیؒ سے دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء پر مقدم ہیں۔ حالانکہ آپ کا ظہور تمام انبیاء کے بعد ہوا؟ ابو جعفر نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے جس وقت ذریات بنی آدم سے اپنی ربوبیت کا اقرار لیا اور فرمایا الست بربکم تو حضور سرور عالم ﷺ نے سب سے پہلے اس سوال کے جواب میں بلیٰ (کیوں نہیں) فرمایا تھا۔ (ابو سہل القطان)

حضور سرور عالم ﷺ کو کس
وقت خلعت نبوت پہنایا گیا

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور سرور عالمؐ سے دریافت کیا گیا کہ حق تعالیٰ نے حضور کو نبوت کب عطا فرمائی؟ حضور نے فرمایا کہ آدمؑ کی پیدائش اور ان میں روح ڈالے جانے کے درمیان جو زمانہ تھا۔ اس وقت حق تعالیٰ نے مجھے نبوت عطا فرمائی تھی۔ (حاکم)

حضور کا نام خدا کے نام کے ساتھ عرش
اور عالم ملکوت کی ہر چیز پر لکھا ہوا ہے

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالمؐ نے فرمایا ہے کہ جس وقت (بہ اقتضائے بشریت) حضرت آدمؑ سے لغزش ہوئی تو انہوں نے خدا تعالیٰ سے عرض کیا۔ "یا الٰہی! میں تجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم دیتا ہوں مجھے بخش دے اور مجھ سے جو لغزش سرزد ہوئی ہے معاف فرمادے"۔ اس پر حق سبحانہ تعالیٰ نے

آدمؑ سے پوچھا۔ تمہیں محمد (ﷺ) کا علم کیونکر ہوا؟ آدمؑ نے عرض کیا کہ جس وقت آپ نے اپنی قدرت سے مجھے پیدا کر کے روح عطا فرمائی اور میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے ستونوں پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا نظر آیا۔ میں اسی وقت سمجھ گیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ جس ذات گرامی کے نام کو شامل کیا ہے۔ وہ یقیناً تیرا مقبول و محبوب ہوگا۔ حق تبارک و تعالیٰ نے فرمایا۔ اے آدمؑ تو نے سچ کہا۔ اگر محمد (ﷺ) نہ ہوتے تو میں تمہیں پیدا نہ کرتا۔ (طبرانی)

حضرت کعب احبارؓ سے روایت ہے کہ حضرت آدمؑ نے حضرت شیثؑ کو وصیت کی تھی کہ تم جس وقت اللہ کا ذکر کرو۔ اللہ کے نام کے ساتھ ساتھ محمد کا ذکر بھی کرنا۔ میں جس وقت پیدا ہوا تھا۔ میں نے آسمانوں کا طواف کیا۔ میں نے آسمانوں میں کوئی جگہ ایسی نہیں دیکھی جہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لکھا ہوا نہ ہو۔ پھر جب حق تعالیٰ نے مجھے رہائش کے لئے جنت میں بھیجا۔ وہاں ہر محل اور بالا خانہ پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لکھا ہوا دیکھا۔ حورعین کے سینوں پر اور درختوں کے پتوں پر اور حجابوں کے اطراف میں اور فرشتوں کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا دیکھا۔ اے میرے فرزند محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کثرت سے کرنا فرشتے ہمہ وقت آپ کا ذکر پاک کرتے ہیں۔ (ابن عساکر)

جنت کے دروازے پر لا الہ الا اللہ لکھا ہوا ہے

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے ہر دروازے پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔ (ابن عساکر)

حضرت آدم کے شانوں کے درمیان محمد رسول اللہ مکتوب تھا

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت آدمؑ کے دونوں شانوں کے درمیان محمد

رسول اللہ خاتم النبیین مکتوب تھا۔ (ابن عساکر)

حضرت سلیمان کی انگوٹھی کے نگینہ پر حضور کا نام مکتوب تھا

حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ حضور سرور عالمؐ نے فرمایا ہے کہ حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی کا نگینہ آسمانی تھا (جو آسمان سے گرا تھا) اس پر یہ نقش تھا۔ انا اللہ لا الہ الا انا محمد عبدی ورسولی (طبرانی)

حضرت آدم کے عہد میں اذان میں حضور ﷺ کا ذکر

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمؑ ہندوستان میں نازل ہوئے تھے ان کو وحشت ہوئی تو جبرئیلؑ نے اس طرح اذان دی۔ اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لا الہ الا اللہ (دوبار) اشھد ان محمدًا رسول اللہ (دوبار) آدمؑ نے جبرئیلؑ سے پوچھا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون شخص ہیں۔ جبرئیلؑ نے جواب دیا کہ وہ آپ کے بیٹے اور آخر الانبیاء ہیں۔ (ابونعیم)

حضور کا ذکر ملکوت اعلیٰ میں

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ جس وقت حق تبارک وتعالیٰ نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اذان کی تعلیم دینی چاہی تو جبرئیلؑ ایک براق آپؐ کے پاس لے کر آئے۔ حضورؐ نے اس پر سوار ہونا چاہا۔ براق نے شوخی کی۔ جبرئیلؑ نے کہا۔ اے براق شوخی چھوڑ دے۔ خدا کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل و برتر کوئی خدا کا بندہ تیرا سوار نہیں۔ براق سیدھا کھڑا ہوگیا۔ آپ (ﷺ) اس پر سوار ہو کر اس حجاب

کے قریب پہنچے۔ جو حق سبحانہ وتعالیٰ کے بالکل قریب ہے۔ اسی وقت ایک فرشتہ نے حجاب سے باہر ہو کر اللہ اکبر اللہ اکبر کہا۔ حجاب کے اندر سے آواز آئی۔ میرے بندے نے سچ کہا انا اکبر انا اکبر۔ اس کے بعد اسی فرشتہ نے دوبار اشھد ان لا الہ الا اللہ کہا۔ آواز آئی۔ میرے بندے نے سچ کہا لا الہ الا انا پھر اسی فرشتہ نے اشھد ان محمد رسول اللہ کہا۔ آواز آئی میرے بندے نے سچ کہا۔ انا رسلت محمدًا۔ اس کے بعد اسی فرشتے نے حی علی الصلوٰۃ علی الفلاح کے بعد اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ کہا۔ آواز آئی میرے بندے نے سچ کہا۔ انا اکبر انا اکبر اس کے بعد وہ فرشتہ حضورؐ کا ہاتھ پکڑ کر آگے لے گیا۔ اس وقت اہل سماوات میں حضرت آدم اور نوح علیہما السلام موجود تھے۔ (بزار)

تمام انبیاء سے عہد لیا گیا کہ وہ حضورؐ پر ایمان لائیں

سدیؒ سے روایت ہے کہ حضرت نوحؑ کے زمانے سے جو نبی مبعوث ہوا اللہ تعالیٰ نے اس سے عہد لیا کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور آپ کی ضرور مدد کرے۔ اگر آپ کا ظہور ہوا اور وہ نبی زندہ ہو ورنہ وہ نبی اپنی قوم سے عہد لے کہ وہ حضورؐ پر ایمان لائے اور وہ آپ کی مدد کرے اگر آپ کا ظہور ہو اور اس نبی کی قوم زندہ ہو۔
(ابن ابی حاتم)

حضورؐ کیلئے حضرت ابراہیمؑ نے دعا کی تھی

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے حضور سرور عالمؐ سے عرض کیا کہ اپنی ذات مبارک کی کیفیت سے آگاہ فرمائیے حضورؐ نے فرمایا کہ میں اپنے رب ابراہیمؑ کی دعا ہوں اور جن لوگوں نے میرے پیدا ہونے کی بشارت دی تھی ان میں

سب سے آخر حضرت عیسیٰ بن مریم ہیں۔ (ابن عساکر)

حق تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو حضورؐ کی پیدائش کی خبر دی تھی

صحیفہ ابراہیم علیہ السلام میں ہے کہ جبرئیلؑ نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا کہ تمہاری اولاد میں بڑے بڑے خاندان ہوں گے اور ان ہی میں خاتم الانبیاء کا ظہور ہوگا۔ (ابن سعد)

حضرت یعقوبؑ کو خاتم الانبیاء کی بعثت کی بشارت

طبقات ابن سعد میں محمد بن کعب سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوبؑ کو وحی بھیجی کہ میں تمہاری اولاد میں سے بادشاہوں اور نبیوں کو مبعوث کروں گا۔ سب سے آخر میں نبی محمدؐ خاتم الانبیاء کا ظہور ہوگا۔ (ابن سعد)

حضرت موسیٰؑ کو حضور سرور انبیاء کی پیدائش کی بشارت

ابو امامتہ الباہلیؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ جس وقت سعد بن عدنان کے بیٹوں کی تعداد چالیس ہوگئی تو انہوں نے حضرت موسیٰ کے لشکر کو حملہ کر کے لوٹ لیا۔ حضرت موسیٰ نے ان کے لئے بددعا کی۔ اسی وقت وحی نازل ہوئی کہ ان کے لئے بددعا نہ کرو۔ ان کی اولاد میں ایک نبی امی۔ بشیر ونذیر پیدا ہوگا۔ اس کی امت مرحومہ ہوگی وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہوگی۔ وہ لوگ ایسے ہوں گے جو تھوڑے رزق پر قناعت کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے تھوڑے عمل سے راضی ہوگا اور لا الہ الا اللہ کہنے سے جنت میں بھیج دے گا۔ ان کا نبی محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہے۔ وہ نبی اپنی ہیئت میں متواضع ہوگا۔ حکمت سے کلام کرے

گا۔ حلیم ہوگا اور میں اس کو اچھے لوگوں میں پیدا کروں گا۔ (طبرانی)

حضور سرور عالم کا ذکر کتب سماوی میں

محمد بن حمزہ بن عبدالسلام اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب میں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر سنی تو میں فوراً ہی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضورؐ نے مجھ سے فرمایا۔ کیا تم ابن سلام یثرب کے عالم ہو؟ میں نے عرض کی۔ ہاں۔ میں ابن سلام ہوں۔ آپؐ نے فرمایا میں تم کو اس خدا کی قسم دیتا ہوں۔ جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل کی۔ تم نے میری تعریف و توصیف توریت میں دیکھی۔ اس پر ابن سلام نے کہا اے محمد اپنے رب کا نسب بیان کرو۔ حضور سنتے ہی کانپنے لگے۔ اسی وقت جبرئیلؑ تشریف لائے اور کہا۔ کہو اے محمد اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوًا احد۔ حضور سرور عالمؐ نے یہ آیت پڑھ کر سنادی یہ آیت سنتے ہی ابن سلام نے کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو غالب کرنے والا ہے۔ حق تعالیٰ آپ کے دین کو غلبہ عطا فرمائے گا۔ میں نے آپ کی تعریف توریت میں یہ پڑھی ہے۔

ترجمہ: ”اے نبی ہم نے تجھ کو گواہ، بشارت دینے والا اور امت کو ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ تو میرا نبی اور رسول ہے۔ میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے۔ وہ نبی بد خلق نہیں۔ سخت مزاج نہیں۔ بازاروں میں شور و غل کرنے والا نہیں۔ وہ نبی برائی کا بدلہ برائی سے نہ دے گا۔ لیکن برائی کرنے والے سے عفو اور درگزر کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس کی روح قبض نہ کرے گا جب تک کہ اس کے سبب ملت کج سیدھی نہ ہو جائے اور لوگ لا الہ الا اللہ کے قائل نہ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ نابینا آنکھوں کو کھول دے گا وہ حق کو دیکھیں گے اور بہرے کانوں کو کھول دے گا وہ حق کو سنیں گے اور جن دلوں پر

غفلت کے پردے پڑ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ وہ پردے اٹھا دے گا تا کہ حق بات ان کے دلوں میں پہنچ جائے"۔ (ابن عساکر)

سہل مولیٰ غیثمہ اہل مریس میں نصرانی المذہب تھا۔ وہ یتیم تھا اور اس کی پرورش اس کا چچا کیا کرتا تھا۔ اس کا بیان ہے کہ میں ایک روز انجیل پڑھ رہا تھا۔ پڑھتے پڑھتے ایک ورق گوند سے چپکا ہوا ملا۔ میں نے اس ورق کو کھولا اس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت مذکور تھی۔ اس میں لکھا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ کوتاہ قد ہیں نہ دراز قد۔ ان کا رنگ گورا ہوگا۔ ان کے سر کے بالوں کی دو مینڈیاں ہوں گی۔ ان کے دونوں شانوں کے درمیان مہر ہوگی۔ عام طور پر احتبا کی حالت میں بیٹھیں گے۔ صدقے کو قبول نہ کریں گے۔ گدھے اور اونٹ کی سواری کریں گے۔ بکری کا دودھ اپنے ہاتھ سے نکالیں گے۔ پیوند لگا کر کرتہ پہنیں گے۔ جو شخص ایسے معمولی کام کرے گا۔ وہ کبر سے خالی ہوگا۔ آپ یہ سب کام کریں گے۔ آپ اسمٰعیل علیہ السلام کی ذریت سے ہوں گے۔ آپ کا نام احمد ہوگا۔ سہل کہتے ہیں کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر یہاں تک پڑھ پایا تھا کہ میرا چچا آگیا اور اس نے وہ چپکا ہوا ورق کھلا دیکھ کر مجھے خوب زدوکوب کیا اور کہا تو نے یہ ورق کھول کر کیوں پڑھا۔ میں نے جواب دیا۔ اس ورق میں نبی احمد کی توصیف تھی۔ چچا نے جواب دیا کہ وہ نبی ابھی تک ظاہر نہیں ہوئے۔ (ابن عساکر)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت کعب احبارؓ سے پوچھا کہ تمہاری توریت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا کیا صفت مذکور ہے؟ حضرت کعب نے جواب دیا۔ توریت میں مذکور ہے کہ محمد بن عبداللہ مکہ میں پیدا ہوگا۔ طیبہ کی طرف ہجرت کرے گا اور اس کا ملک شام میں ہوگا۔ (دارمی)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توصیف انجیل میں اس طرح مذکور ہے کہ وہ نہ بدخلق ہیں، نہ سخت مزاج ہیں، نہ بازاروں میں شور وغل کرنے

والے ہیں اور وہ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے۔ عفو اور درگزر سے کام لیتے ہیں۔ (ابن سعد)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی کہ جو شخص احمد سے منکر ہوگا اور مجھ سے ملے گا۔ میں اسے دوزخ میں داخل کروں گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔ یا الٰہی احمد کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے احمد سے زیادہ افضل واشرف مخلوقات میں پیدا نہیں کیا۔ میں نے زمین و آسمان کی پیدائش سے پہلے ہی احمد کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھ دیا تھا۔ جب تک احمد اور احمد کی امت جنت میں داخل نہ ہوگی۔ جنت میری مخلوق پر حرام ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا الٰہی احمد کی امت کون لوگ ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ بہت زیادہ حمد کرنے والے لوگ ہیں۔ بلند جگہ پر چڑھتے اور اترتے وقت اور ہر حال میں میری حمد کریں گے۔ وہ اپنی کمر باندھیں گے۔ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کو پاک (وضو) کریں گے۔ دن میں روزے سے رہیں گے۔ رات بھر عبادت میں مشغول رہیں گے۔ میں ان لوگوں کا تھوڑا سا عمل بھی قبول کرلوں گا اور لا الہ الا اللہ کی شہادت سے جنت میں داخل کروں گا۔ یہ سن کر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا الٰہی اس امت کا نبی مجھے مقرر فرمادے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس امت کا نبی اسی امت میں سے ہوگا۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا الٰہی تو پھر مجھے اس نبی کا امتی بنادے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے موسیٰ تم اس نبی سے پہلے ہو۔ وہ نبی آخر میں پیدا ہوگا۔ آخرت میں تم دونوں کی باہمی ملاقات ہوگی۔ (ابو نعیم)

حضرت وہب بن منبہؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ پر وحی نازل کی۔ اے داؤد! تیرے بعد ایک نبی آئے گا۔ اس کا نام احمد اور محمد ہے وہ نبی صادق ہے کبھی اس پر غصہ نہ کروں گا۔ وہ کبھی میری نافرمانی نہ کرے گا۔ میں نے اس کے اگلے

پچھلے گناہ معاف کردیئے۔ اس کی امت، امت مرحومہ ہے۔ میں نے ان لوگوں کو نوافل کا وہ ثواب عطا کیا ہے۔ جو انبیاء کو عطا کیا گیا ہے اور میں نے ان پر وہ فرائض عائد کئے ہیں جو انبیاء علیہم السلام پر فرض تھے وہ لوگ قیامت کے دن ایسی حالت میں میرے پاس آئیں گے کہ ان کا نور انبیاء کے نور کے مثل ہوگا اور وہ نور اس لئے تاباں ہوگا کہ میں نے ہر نماز کے لئے طہارت ان پر فرض کی ہے۔ جیسے انبیاءؑ پر طہارت فرض تھی۔ میں نے ان کو جنابت سے غسل کرنے کا حکم دیا ہے۔ جس طرح انبیاءؑ اس کے مامور تھے۔ میں نے ان پر حج فرض کیا ہے جس طرح انبیاءؑ پر حج فرض تھا۔ ان کو میں نے جہاد کا حکم دیا ہے جس طرح انبیاءؑ پر جہاد فرض تھا۔ اے داؤد میں نے محمد ﷺ اور اس کی امت کو کل امتوں پر فضیلت عطا کی ہے۔ (بیہقی)

حضورؐ کے اسم گرامی کی تعظیم سے ایک گنہگار اسرائیلی کی بخشش

حضرت وہب ابن منبہؓ سے روایت ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص نہایت نافرمان اور بدکردار تھا۔ اس شخص نے دو سو برس تک خدا کی نافرمانی کی تھی۔ جب وہ مرا تو لوگوں نے اس کو اٹھا کر کوڑے پر پھینک دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل کی جاؤ اور اس کی نماز جنازہ پڑھو۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی۔ خداوندا اس شخص نے تیری نافرمانی دو سو سال تک کی ہے۔ حکم ہوا۔ ہاں وہ تو ایسا ہی تھا۔ مگر وہ جب توریت کو کھول کر محمدؐ کے اسم گرامی کو دیکھتا تو اس کو بوسہ دیتا تھا۔ آنکھوں پر رکھتا تھا اور آپ پر درود بھیجا کرتا تھا۔ مجھے اس کا یہ فعل پسند تھا۔ میں نے اس کے تمام گناہ معاف کردیئے اور اس کو ستر حوریں عطا کیں۔ (ابونعیم)

توریت میں مدینہ طیبہ کا ذکر

حضرت کعبؓ سے روایت ہے کہ توریت میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مدینہ سے یوں خطاب فرمایا یا طیبہ طابہ یا مسکینہ تو خزانوں کو نہ قبول کیجئے میں تیری سطحوں کو قریوں کی سطحوں پر بلندی عطا کروں گا یعنی ہزار مرتبے بلند کروں گا۔ قاسم بن محمد کی روایت ہے کہ توریت میں مدینہ طیبہ کے چالیس نام مذکور ہیں۔ (اخبار المدینہ)

حضور سرور عالمؐ کے مبعوث ہونے کی خبر یہود اور رہبانوں نے دی

کسی شخص نے حضرت سلمان فارسیؓ سے دریافت کیا کہ تمہارے اسلام لانے کا واقعہ کیا ہے تو انہوں نے بیان کیا کہ میرا بڑا بھائی مالدار آدمی تھا۔ اس کا معمول تھا کہ جب اس کی مجلس کے لوگ منتشر ہو جاتے تو وہ چپکے سے اپنے منہ پر ڈھاٹا باندھ کر گھر سے نکل کر پہاڑ پر چلا جاتا۔ ایک روز میں نے اس سے کہا تو مجھے اپنے ساتھ کیوں نہیں لے جاتا تو اس نے جواب دیا تو ابھی لڑکا ہے۔ ایسا نہ ہو تیری زبان سے کوئی بات نکل جائے۔ میں نے کہا۔ ڈر کی کوئی بات نہیں۔ بڑے بھائی نے کہا کہ اس پہاڑ میں کچھ ایسے لوگ ہیں جو ہر وقت عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔ آخرت کو یاد کرتے ہیں اور ہماری نسبت اس وجہ سے کہ ہم آگ کی پرستش کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ہم غلط مذہب کے پیرو ہیں۔ میں نے کہا تو پھر مجھے ان کے پاس لے چلو۔ بڑے بھائی نے جواب دیا۔ اچھا لیکن میں پہلے ان سے اجازت لے آؤں۔ اجازت مل گئی میں نے وہاں پہنچ کر دیکھا کہ چھ یا سات آدمی بیٹھے ہوئے ہیں۔ کثرت عبادت و ریاضت سے سوکھ کر ہڈی کی مالا بنے ہوئے ہیں۔ دن بھر روزے سے رہتے ہیں اور رات اللہ اللہ میں گزار دیتے ہیں۔ میں ان کے پاس بیٹھ گیا۔ ان لوگوں نے حمد و ثناء کے بعد انبیاء سابقین کے حالات بیان کئے اور مجھ سے از راہ نصیحت کہا کہ آتش پرستی سراسر کفر و

ضلالت ہے جو لوگ آتش پرستی کرتے ہیں ان سے خدا راضی نہ ہوگا۔ آتش پرستوں کا کوئی دین مذہب نہیں۔ یہ نصیحت سن کر میں واپس چلا آیا۔ دوسرے دن پھر گیا تو ان لوگوں نے مجھے پھر نصیحت کی مجھے ان لوگوں کی بات پسند آ گئی اور میں ان کی صحبت میں رہنے لگا۔ ان لوگوں نے مجھ سے کہا۔ سلمان تو لڑکا ہے۔ تجھ میں اتنی طاقت نہیں کہ ہمارے برابر عبادت کر سکے۔ بس تیرے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ نماز پڑھ لیا کر۔ باقی اوقات کھاؤ پیؤ۔ آرام کرو۔

اتفاق کی بات ہے کہ بادشاہ کو ان عابدوں کے حالات کی اطلاع ہوگئی س نے فوراً شہر کے حدود سے باہر نکل جانے کا حکم صادر کیا۔ وہ لوگ مجبوراً وہاں سے موصل روانہ ہوگئے۔ میں بھی ان کے ساتھ ساتھ رہا۔ الغرض جب یہ لوگ موصل پہنچے تو لوگوں نے ان کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ کچھ دیر بعد ایک شخص غار میں سے نکل کر آیا۔ لوگوں نے اس کی بہت تعظیم و تکریم کی۔ اس شخص نے ہمارے قافلہ کے لوگوں سے دریافت کیا۔ تم لوگ کہاں گئے تھے؟ ان لوگوں نے جواب دیا۔ پھر میرے متعلق دریافت کیا یہ لڑکا کون ہے؟ جواب دیا یہ لڑکا ہمارا خاص پیروکار ہے۔ اس کے بعد اس شخص نے خدا کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد انبیاء علیہم السلام کے حالات بیان کئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات پر چلنے اور کاربند ہونے کی تلقین کی وعظ و نصیحت کے بعد جب وہ شخص اٹھا تو میں بھی کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا کہ آپ مجھے اپنی خدمت میں قبول کیجئے۔ اس مرد عابد نے جواب دیا۔ بیٹا تم بچے ہو۔ تم میں اتنی طاقت کہاں کہ میرے ساتھ عبادت کر سکو۔ میں اپنے غار سے ایک ہفتہ کے بعد اتوار کو نکلا کرتا ہوں۔ میں نے کہا جو کچھ بھی ہو۔ میں آپ کے ساتھ ہی رہوں گا۔ وہ چپ ہوگیا اور میں اس کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ غار میں پہنچ کر وہ نماز میں مشغول ہوگیا اور آئندہ اتوار تک شب و روز نماز میں مشغول رہا۔ کسی وقت میں نے اس کو نہ کھاتے پیتے دیکھا نہ آرام کرتے۔ اتوار کی صبح کو ہم دونوں غار

سے باہر نکلے۔ باہر آ کر اس نے حسب معمول لوگوں کو وعظ و نصیحت کی اور اس کے بعد غار کی طرف واپس آ گیا۔ اسی طرح میں اس کے ساتھ ایک مدت تک رہتا رہا۔ ایک اتوار کو اس نے وعظ بیان کرتے ہوئے کہا کہ میری عمر بہت ہو گئی ہے۔ اب میری ہڈیوں میں چلنے پھرنے کی طاقت نہیں رہی۔ موت کا وقت قریب آ گیا ہے۔ ایک مدت سے بیت المقدس میں حاضری کی تمنا ہے مجھے وہاں پہنچنا ضروری ہے۔ میں نے عرض کیا۔ میں آپ کے ساتھ ضرور چلوں گا۔ الغرض ہم دونوں بیت المقدس پہنچ گئے۔ مرد عابد حسب معمول عبادت میں مشغول ہو گیا۔

اس مرد عابد نے باتوں باتوں میں مجھے بتایا اے سلمان! اللہ تعالیٰ عنقریب تہامہ میں ایک نبی پیدا کرنے والا ہے۔ اس کا نام احمد ہوگا اور اس نبی کی علامت یہ ہے کہ وہ صدقہ نہ کھائے گا۔ اس کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی اور اس کے ظہور کا زمانہ قریب آ گیا ہے۔ میں تو پاؤں گور میں لٹکائے بیٹھا ہوں۔ اگر تیری زندگی میں اس نبی کا ظہور ہو تو اس کی نبوت کی تصدیق کرنا اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنا۔ میں نے عرض کیا کہ اگر اس نے تمہارا مذہب اور طریقہ ترک کرنے کو کہا تو پھر؟ مرد عابد نے جواب دیا۔ ہاں، خواہ وہ میرا دین ترک کرنے کو کیوں نہ کہے۔

اس کے بعد وہ مرد عابد بیت المقدس سے باہر نکلا۔ دروازے پر ایک لنجا آدمی بیٹھا ہوا ملا۔ اس لنجے نے مرد عابد سے کہا کہ اپنا ہاتھ مجھے دے۔ مرد عابد نے اپنا ہاتھ اس کے آگے کر دیا۔ مرد عابد نے کہا۔ بسم اللہ کھڑا ہو جا۔ وہ فوراً کھڑا ہو گیا۔ مرد عابد تو ایک طرف کو چل دیا اور اس لنجے نے مجھ سے کہا کہ یہ میرے کپڑے میرے سر پر رکھ دے۔ میں نے اٹھا کر رکھ دیئے۔ یہ بھی چل دیا۔ اتنی دیر میں وہ مرد عابد نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ میں اس کی تلاش میں نکلا۔ لوگوں سے دریافت کرتا رہا۔ یہی جواب ملتا رہا۔ تیرے آگے آگے جا رہا ہے۔ اسی جستجو میں مجھے قبیلہ بنی کلب کا ایک قافلہ ملا۔ اس قافلہ

والوں سے میں نے اس مرد عابد کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے مجھے پکڑ کر اونٹ پر بٹھالیا اور اپنے ساتھ شہر میں لاکر فروخت کر دیا ایک انصاری عورت نے مجھے خرید کر باغ کی خدمت پر مامور کر دیا۔

ایک روز حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ادھر تشریف لائے۔ حضورؐ کے ساتھ بہت سے آدمی تھے۔ میں کچھ کھجوریں لے کر حاضر خدمت ہوا۔ آپ کے سامنے رکھیں۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ کھجوریں کیسی ہیں؟ میں نے عرض کیا۔ یہ صدقہ ہے۔ تو آپؐ نے اصحاب سے فرمایا۔ لو تم کھاؤ اور خود نوش نہ فرمائی۔ اسی طرح ایک دوسرے موقع پر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوریں پیش کیں۔ فرمایا یہ کھجوریں کیسی ہیں؟ عرض کیا۔ ہدیہ ہے حضورؐ نے بسم اللہ کہہ کر خود بھی نوش فرمائیں اور اصحاب کو بھی مرحمت کیں۔

یہ نشانی دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا کہ آپ ہی نبی برحق ہیں جن کے بارے میں اس مرد عابد نے مجھ سے وصیت کی تھی۔ میں نے بے تابانہ انداز میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد پھرنے لگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے۔ آپ نے قمیض مبارک کا گریبان ڈھیلا کر دیا۔ مہر نبوت نظر آ گئی۔ اس کے بعد میں آپ کے سامنے آ کر بیٹھ گیا اور آپؐ کی نبوت کا اقرار کر لیا۔ **اشهد ان لا اله الا الله وانک لرسول الله۔**

(حاکم و بیہقی)

یہودی حضورؐ کے توسل سے
خدا سے مدد مانگا کرتے تھے

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ خیبر کے یہودیوں کی لڑائی بنی غطفان سے ہوئی۔ مقابلہ ہوا تو خیبر کے یہودیوں کو شکست ہوئی اور انہوں نے خدا سے اس

طرح دعا مانگی۔

ترجمہ: اے اللہ ہم تجھ سے بحق محمدؐ نبی امی چاہتے ہیں کہ بنی غطفان پر تو ہم کو نصرت عطا فرما۔ محمد وہ نبی امی ہے جس کے متعلق تو نے وعدہ کیا ہے کہ آخر زمانہ میں اس کا ظہور ہوگا تو ہمیں ان پر نصرت عطا فرما۔ حق تبارک وتعالیٰ نے اس دعا کی برکت سے ان کو نصرت عطا فرمائی۔ اس کے بعد جب بھی کبھی دشمنوں سے مقابلہ ہوتا اسی دعا کی برکت سے یہودی بنی غطفان کو بھگا دیتے تھے (حاکم)

اہل عرب نبوت کی طمع میں لڑکوں کا نام محمد رکھتے تھے

حضرت سعید بن المسیبؓ سے روایت ہے کہ اہلِ عرب اہل کتاب اور کاہنوں سے سنا کرتے تھے کہ ایک نبی عرب سے مبعوث ہوگا۔ اس کا نام محمد ہوگا۔ عرب کے جس جس آدمی نے یہ خبر سنی اس نے نبوت کی طمع میں اپنے بیٹے کا نام محمد رکھا۔ (ابن سعد)

بخت نصر کا خواب

حضرت وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ ایک روز بخت نصر (بادشاہ) نے خواب دیکھا جس سے پریشان ہوگیا۔ مگر بھول گیا۔ کاہنوں اور جادوگروں کو بلا کر پوچھا۔ انہوں نے کہا جب تک خواب بیان نہ کرو گے تعبیر کیا بیان کرسکیں گے۔ بخت نصر نے دانیال علیہ السلام کو بلا کر خواب کا حال بیان کیا۔ دانیال علیہ السلام نے فرمایا کہ تو نے خواب میں ایک اتنا بڑا بت دیکھا ہے جس کا سر آسمان میں اور پاؤں زمین میں ہے۔ اس کا اعلیٰ حصہ سونے کا اور درمیانی چاندی کا اور نچلا حصہ تانبے کا ہے۔ اس کی دونوں پنڈلیاں لوہے کی اور دونوں پاؤں مٹی کے ہیں۔ تو اس کی جسامت، حسن وضعت کو دیکھ کر متعجب تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ایک پتھر پھینکا جو اس کے سر پر آ کر گرا۔ جس

سے اس کا ایک ایک حصہ پاش پاش ہو گیا۔ اور سونا چاندی تانبا اور مٹی مخلوط ہو گئے اور وہ پتھر جو آسمان سے گرا تھا بڑھتے بڑھتے اتنا بڑا ہو گیا کہ وہ روئے زمین پر محیط ہو گیا۔ بخت نصر نے کہا بے شک یہی خواب میں نے دیکھا تھا آپ اس خواب کی تعبیر بیان فرمائیں۔ دانیال علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ بت جو تجھے خواب میں نظر آیا۔ مختلف امتیں ہیں جو شروع درمیانی اور آخری زمانہ میں پیدا ہوں گی۔ اور وہ پتھر جو آسمان سے اس بت پر پھینکا گیا وہ اللہ تعالیٰ کا دین ہے جو آخر زمانہ کی امتوں کو عطا کیا جائے گا وہ دین تمام امتوں پر غالب آئے گا۔ اللہ تعالیٰ اس دین کے ذریعہ تمام امتوں اور مذاہب کو خوار و پامال کر دے گا۔ وہ دین روئے زمین پر غالب رہے گا۔ (ابونعیم)

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا خواب

حضرت کعبؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ بغرض تجارت ملک شام گئے تو وہاں آپ نے خواب دیکھا۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے وہ خواب بحیرا راہب سے بیان کیا۔ بحیرا نے دریافت کیا۔ آپ کہاں کے باشندے ہیں؟ حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا مکہ کا رہنے والا ہوں۔ بحیرا نے پوچھا کس قبیلہ سے تعلق رکھتے ہو؟ حضرت ابوبکرؓ نے کہا قریش سے۔ پھر دریافت کیا تم کام کیا کرتے ہو؟ حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا تجارت۔ یہ سب باتیں دریافت کر کے بحیرا نے جواب دیا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے خواب کو سچا کرے ایک نبی تمہاری قوم میں مبعوث ہونے والا ہے تم اس نبی کے وزیر ہو گے اور اس کی وفات کے بعد اس کے جانشیں بنو گے۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے اس خواب کا ذکر کسی سے نہ کیا یہاں تک کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اعلان کیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ حضور سرور عالمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضورؐ سے کہا۔ اے محمدؐ! جس چیز کا آپ نے دعویٰ کیا ہے اس کی کیا دلیل و سند ہے۔ حضور سرور عالمؐ

نے فرمایا کہ جو خواب تم نے شام میں دیکھا تھا وہ اس پر دلیل ہے۔ یہ سنتے ہی حضرت ابوبکر صدیقؓ حضورؐ سے بغلگیر ہوئے اور دونوں آنکھوں سے درمیان بوسہ دیا اور کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ (ابن عساکر فی تاریخ دمشق)

ایک درخت کی شاخ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی شہادت دی

کسی شخص نے حضرت ابوبکرؓ سے دریافت کیا کہ تم نے اسلام لانے سے پیشتر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی کوئی علامت ونشانی بھی مشاہدہ کی؟ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جواب دیا بے شک۔ میں ایام جاہلیت میں ایک درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا یکا یک ایک درخت کی شاخ جھک کر میرے قریب آ گئی میں اس کو دیکھنے لگا۔ میں کہہ رہا تھا کہ یہ کیا معاملہ ہے اتنے میں وہ شاخ جھکتی جھکتی میرے سر کے بالکل قریب آ گئی مجھے اندرون شاخ سے آواز سنائی دی کہ فلاں وقت ایک نبی خروج کرے گا تجھے اس نبی کے ساتھ اسعد الناس بن کر رہنا چاہئے۔ (ابن عساکر)

اصحاب رسولؐ کا ذکر کتب سماوی میں اور ان کو زمین کی حکومت ملنے کی بشارت

ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں اس آیت کی تفسیر میں (ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثها عبادی الصالحون) حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ اللہ جل شانہ نے توریت، زبور اور اپنے علم سابق میں زمین و آسمان کی پیدائش سے پہلے یہ خبر دی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت زمین کی وارث ہوگی۔ (ابن ابی حاتم)

زبور میں اصحاب رسولؐ کی وراثت ارضی کی بشارت

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ زبور میں ایک سو پچاس سورتیں ہیں چوتھی سورت میں یہ خبر مذکور ہے۔

"اے داؤد! جو بات میں کہتا ہوں تم اس کو سن لو اور سلیمانؑ کو حکم دو کہ وہ لوگوں سے کہہ دے کہ ان کے بعد میں زمین کا مالک ہوں۔ محمدؐ اور اس کی امت کو میں اس زمین کا وارث بناؤں گا"۔ (ابن ابی حاتم)

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا حلیہ کتب سابقہ میں

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت ابوبکرؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ میں حضور سرور عالمؐ کی بعثت سے پہلے ایک بار یمن گیا اور قبیلہ ازد کے ایک بہت بڑے عالم کے پاس جس کی عمر ۳۹۰ سال تھی قیام کیا۔ اس عالم نے مجھ سے کہا۔ میرا خیال ہے کہ تم حرم کے باشندہ ہو۔ میں نے کہا بیشک۔ پھر کہا تم قریشی معلوم ہوتے ہو۔ میں نے کہا ہاں میں قریشی ہوں۔ اس عالم نے کہا ایک علامت تمہاری دیکھنی باقی رہ گئی ہے۔ میں نے پوچھا وہ کون سی علامت ہے۔ شیخ نے کہا اچھا اپنا پیٹ کھولو۔ میں نے کہا کس لئے؟ شیخ نے جواب دیا کہ سچے علم میں یہ بات موجود ہے کہ ایک نبی حرم محترم میں مبعوث ہوگا ایک جوان ادھیڑ عمر اس کا معین و مددگار ہوگا اور دشمنوں کے نرغہ اور اژدہام کے وقت اس کی مدد کرے گا وہ نوجوان گورے رنگ کا چھریرے بدن کا ہوگا۔ اس کے پیٹ پر ایک تل اور اس کی بائیں ران پر ایک نشانی ہوگی اگر کوئی حرج نہ ہو تو مجھے اپنا پیٹ کھول کر دکھا دو مجھے تم میں جو اوصاف نظر آ رہے ہیں میں ان کی تکمیل چاہتا ہوں جو چیز مجھ سے مخفی رہے گی وہ مجھ سے مخفی ہی رہے گی۔ حضرت ابوبکرؓ فرماتے

ہیں کہ میں نے اسی وقت اپنا پیٹ کھول دیا اس شیخ نے میری ناف کے اوپر ایک سیاہ تل دیکھ کر کہا۔ قسم ہے رب کعبہ کی تم وہی شخص ہو۔ (ابن عساکر)

حضرت عمر فاروقؓ کا حلیہ کتب سماوی میں

حضرت ابو عبیدہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضورؐ کے زمانے میں گھوڑا دوڑایا۔ اسی دوران میں آپ کی ران قبا کے نیچے سے کھل گئی۔ اہل نجران کے ایک مرد بزرگ نے آپ کی ران کا تل دیکھ کر کہا۔ یہی وہ شخص ہے جس کا ذکر ہماری کتابوں میں موجود ہے یہ شخص ہمیں ہمارے شہروں سے نکال دے گا۔ (ابن سعد)

حضرت عمر فاروقؓ کے ہاتھ پر فتوحات کی بشارت

ابی شعیب بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ مقام جابیہ میں فروکش تھے کہ حضرت خالدؓ بن الولید بیت المقدس کی طرف آئے۔ جابیہ والوں نے ان سے پوچھا۔ تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے جواب دیا خالدؓ بن الولید۔ پھر ان لوگوں نے دریافت کیا کہ تمہارے افسر اعلیٰ کا کیا نام ہے؟ انہوں نے جواب دیا عمر بن الخطابؓ۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہمارے سامنے ان کی صفت بیان کرو۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے صفت بیان کی۔ اہل جابیہ نے کہا کہ یہ شہر تم سے فتح نہ ہوگا یہ شہر حضرت عمر بن الخطابؓ ہی فتح کریں گے۔ ہماری کتابوں میں اس کی تفصیل موجود ہے کہ اس شہر کا فاتح کون ہے ہمیں اس فاتح کا حلیہ بھی معلوم ہے۔ ہماری کتابوں میں مذکور ہے کہ قیساریہ بیت المقدس سے پہلے فتح ہوگا اس لئے تم لوگ یہاں سے چلے جاؤ اور قیساریہ فتح کر کے اپنے امیر کو ساتھ لے کر آ جاؤ۔ (ابن عساکر)

حضرت عمر فاروقؓ کی توصیف توریت میں

مغیث الاوزاعی سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت کعبؓ سے پوچھا کہ توریت میں میری کیا کیا صفت مذکور ہے۔ حضرت کعبؓ نے بیان کیا کہ توریت میں آپ کی توصیف اس طرح مذکور ہے کہ وہ خلیفہ لوہے کا قرن ہے اور نہایت شدید امیر ہے۔ اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرے گا۔ اس کے بعد ایک خلیفہ ہوگا اس کو امت قتل کردے گی اس کے بعد بلا واقع ہوگی۔ (طبرانی)

حضور (ﷺ) کی وفات کے بعد خلفائے اربعہ کی خلافت کی پیشین گوئیاں

ابوالقاسم بغوی نے سعید بن عبدالعزیز سے تخریج کی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو صاحب قربات حمیری (جو ایک زبردست عالم تھا) سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کون ان کا جانشین ہوگا۔ اس نے جواب دیا "امین" یعنی ابوبکر صدیق ہوں گے اس کے بعد پوچھا گیا کون قائم مقام ہوگا۔ اس نے جواب دیا "قرن جدید" یعنی عمر فاروقؓ۔ پھر اس سے پوچھا گیا ان کے بعد کون ہوگا؟ اس نے جواب دیا "ازہر" یعنی عثمانؓ ہوں گے۔ اس کے بعد پھر اس سے پوچھا گیا ان کے بعد کون ہوگا؟ اس نے جواب دیا "وضاح منصور" یعنی معاویہؓ ہوں گے۔ (ابوالقاسم)

حضورؐ کی بعثت سے پہلے کاہنوں کی پیشین گوئیاں

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ان سے آکر کہا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ سطیح کاہن کا ذکر کیا کرتے ہیں کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ آدمؑ کی

اولاد میں اللہ تعالیٰ نے کسی کو سطیح کے مشابہ پیدا نہیں کیا۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا ہاں ہے تو یہی بات اللہ تعالیٰ نے سطیح کاہن کو ایسا پیدا کیا تھا جیسا گوشت کا لوتھڑا۔ بے حس و حرکت تھا۔ لوگ اس کو تختہ پر ڈال کر ادھر ادھر لے جاتے تھے سطیح کے جسم میں نہ ہڈی تھی نہ پٹھا۔ صرف کھوپڑی، گردن اور دو ہتھیلیاں تھیں لوگ اس کو پیروں کی طرف سے گردن کی طرف اس طرح لپیٹ دیتے تھے جیسے کپڑا لپیٹ دیا جاتا ہے۔ سطیح کے جسم کا کوئی حصہ سوائے زبان کے متحرک نہ تھا۔ ایک مرتبہ وہ مکہ معظمہ آیا لوگ اس کو تختہ پر ڈال کر لائے۔ قریش کے لوگ اس سے ملنے آئے اور اس سے عرض کیا کہ ہمارے زمانہ میں اور اس کے بعد جو کچھ ہونے والا ہے اگر اس کا تمہیں علم ہو تو ہمیں بتاؤ۔ سطیح نے جواب دیا۔ اے گروہ عرب تم بے علم اور کم فہم ہو تمہارے بعد ایسے لوگ پیدا ہونے والے ہیں جو طرح طرح کے علم حاصل کریں گے۔ بتوں کو توڑ ڈالیں گے۔ روم تک پہنچیں گے۔ اہل عجم کو قتل کریں گے۔ غنیمت طلب کریں گے۔ اہل عرب نے سوال کیا وہ لوگ کس قوم اور قبیلہ سے ہوں گے؟ سطیح نے جواب دیا کہ وہ تمہارے ہی پسماندہ ہوں گے۔ وہ شیطان کی عبادت چھوڑ دیں گے۔ بتوں کو توڑ دیں گے اور خدائے رحمٰن کی پرستش کریں گے۔ اہل عرب نے دریافت کیا کہ وہ لوگ کس نسل سے ہوں گے؟ سطیح نے قسم کھا کر کہا کہ وہ بنی عبد شمس اور عبد مناف کی نسل سے ہوں گے۔ اہل عرب نے سوال کیا کہ ان لوگوں کا کس شہر میں ظہور ہوگا؟ سطیح نے جواب دیا اسی شہر میں۔ اسی شہر میں ایک نبی ہدایت یافتہ ظاہر ہوگا لوگوں کو ہدایت کی طرف بلائے گا۔ پتھروں کو چھوڑ دے گا۔ پتھروں کی عبادت سے بری ہوگا اور اس رب کی عبادت کرے گا جو احد اور واحد ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی وفات ایسے حال میں ہوگی کہ وہ محمود ہوگا۔ وہ نبی زمین سے مفقود ہو جائے گا۔ آسمان میں اس کے پاس فرشتے حاضر رہیں گے اس نبی کی وفات کے بعد اس کا جانشین وہ صدیق ہوگا کہ وہ جس وقت حکم دے گا صداقت اور

راستی کا مجسمہ ہوگا۔ مخلوق کے حقوق ادا کرنے میں سختی برتے گا نہ نرمی۔ اس کے بعد پھر وہ شخص اس کا قائم مقام ہوگا جو صاحب استقامت اور تجربہ کار ہوگا مہمانوں کی حق مہمانی ادا کرے گا۔ عدالت کو مستحکم کرے گا اس کے بعد ان کا جانشین وہ مردہ زرہ پوش ہوگا جو اپنے کام میں ماہر اور آزمودہ کار ہوگا اس کے پاس لوگ گروہ در گروہ جمع ہوں گے لوگ اس کو تہمت اور غضب سے قتل کریں گے۔ دانشمند اور بزرگ لوگ اسکے خون کا بدلہ لینے کے لئے کھڑے ہو جائیں گے۔ اس کے بعد ان کا جانشین وہ ناصر ہوگا جس کی رائے ایک مکر کرنے والے کی رائے کے ساتھ خلط ملط ہو جائے گی۔ اس کے بعد سلطنت اور خلافت کا والی اس کا بیٹا ہوگا اور اپنے باپ کی پوری دولت پر قابض ہو جائے گا۔ لوگ اس کی تعریف بہت کم کریں گے وہ لوگوں سے مال لے کر خود کھائے گا اور اپنے بعد آنے والے کے لئے خزانہ کی شکل میں چھوڑے گا اس کے بعد بادشاہی کا دور دورہ ہوگا۔ (ابو نعیم)

قدیم پتھروں پر حضورؐ کا اسم گرامی نقش تھا

سلیمان راوی ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے حضرت کعبؓ سے کہا کہ حضورؐ کے جو فضائل آپ کی پیدائش سے پیشتر وقوع میں آئے۔ آپ ہمیں بتلایئے حضرت کعبؓ نے کہا اے امیر المومنین میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ کو ایک پتھر ملا تھا اس پر چار سطریں لکھی ہوئی تھیں۔ (پہلی سطر) میں لکھا ہوا تھا ''اللہ میں ہی ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں میری ہی عبادت کرو''۔

(دوسری سطر) میں تھا ''بلاشبہ میں ہی خدا ہوں میرے سوا کوئی لائق پرستش نہیں محمد میرا رسول ہے جو شخص ان پر ایمان لائے گا اور ان کی اتباع کرے گا اس کے لئے جنت ہے''۔

(تیسری سطر) یہ تھی ”بلاشبہ میں ہی خدا ہوں اور میرے سوا اور کوئی لائق عبادت نہیں جو شخص میرا دامن تھام لے گا۔ اسی کو نجات ملے گی“۔

(چوتھی سطر) میں یہ تھا ”بلاشبہ میں ہی خدا ہوں اور میرے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں۔ حرم میرے لئے ہے۔ کعبہ میرا گھر ہے جو شخص میرے گھر میں داخل ہوگا عذاب سے محفوظ رہے گا“۔ (ابن عساکر)

زیر زمین ایک عجیب وغریب کتاب

محمد بن اسود نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ قریش کو مقام ابراہیم کے نیچے سے ایک ایسی کتاب دستیاب ہوئی تھی جس میں حضور سرور عالمؐ کا ذکر مبارک تھا۔ قریش نے اس کتاب کو پوشیدہ کردیا۔ (بیہقی)

خانہ کعبہ کے پتھر پر ایک عجیب وغریب نقش

حضرت طلحہؓ سے روایت ہے کہ پہلی مرتبہ بیت اللہ شریف کی جو عمارت گری۔ تو اس میں ایک ایسا پتھر پایا گیا۔ جس پر ایک عبارت کھدی ہوئی تھی۔ ایک آدمی کو بلا کر پڑھوایا گیا تو اس پر عبارت کندہ تھی۔

ترجمہ: ”میرا منتخب موکل انابت کرنے والا مختار بندہ اس کے پیدا ہونے کی جگہ مکہ اور ہجرت کی جگہ طیبہ ہوگی۔ وہ دنیا سے نہیں جائے گا یہاں تک کہ ٹیڑھے راستے کو وہ سیدھا کردے گا اور وہ یہ گواہی دے گا کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود نہیں۔ اس کی امت کے لوگ بڑے حمد کرنے والے ہوں گے۔ وہ ہر ایک ٹیلے پر اللہ کی حمد بیان کریں گے اور اپنی کمروں پر تہمد باندھین گے اور اپنے ہاتھوں اور پیروں کو پاک رکھیں گے۔ (ابونعیم)

شہر عموریہ کے کینسہ میں طلائی عبارت

ابو الطیب عبدالمنعم بن غلبون المقری سے روایت ہے کہ جب عساکر اسلامی نے شہر عموریہ فتح کیا تو وہاں ایک کینسہ میں سونے کے پانی سے یہ عبارت نقش تھی۔

ترجمہ: ''برے خلق کا وہ خلف ہے جو سلف کو برا کہے۔ سلف سے ایک شخص ہزار خلف سے بہتر ہے۔ اے صاحب غار تو نے افتخار کی بزرگی حاصل کی ہے اس لئے ملک جبار نے تیری ثنا کی ہے۔ ملک جبار اپنی اس کتاب میں جو اس نے اپنے نبی مرسل پر نازل کی ہے کہتا ہے۔ ثانی اثنین اذ ہما فی الغار۔ یہ خطاب حضرت صدیقؓ کے متعلق ہے۔ اے عمر تو والی نہ تھا۔ بلکہ مخلوق کے واسطے عدل اور داد و دہش میں باپ تھا۔ اے عثمان تجھ کو لوگ ایسی حالت میں قتل کریں گے کہ تو مقہور ہوگا اور جب تو قبر میں ہوگا تو تیری زیارت نہ کریں گے اور اے علی تو ابرار کا امام ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے کفار کو دفع کرنے والا ہے۔ بس یہ صاحب غار ہے اور یہ اخیار میں سے ایک ہے اور یہ فریاد رس شہروں کا ہے اور یہ ابرار کا امام ہے جو لوگ ان چاروں کی برائی کریں اور ان کو عیب لگائیں۔ ان پر جبار کی لعنت ہے۔

ابو الطیب کہتے ہیں کہ میں نے اس کینسہ والے کے ایک دوست سے جس کی بڑھاپے کی وجہ سے دونوں ابرو آنکھوں پر لٹک رہی تھیں دریافت کیا کہ تمہارے کینسہ کے دروازے پر یہ عبارت کتنے عرصہ سے منقوش ہے تو اس نے جواب دیا کہ تمہارے نبی کے مبعوث ہونے سے دو ہزار برس پہلے سے۔ (ابن عساکر)

حضور ﷺ کے ظہور سے سو برس پہلے کی کتابت

ابو محمد الجوہری نے اپنی امالی میں یحییٰ بن الیمان سے روایت کی ہے کہ بنی سلیم کی مسجد کے امام نے مجھ کو خبر دی ہے کہ ہمارے بزرگوں نے اہل روم سے جہاد کیا تو انہوں

نے ایک کینسہ میں یہ شعر لکھا پایا۔

ترجمہ: ''جس امت نے حسینؓ کو قتل کیا۔ وہ امت حسینؓ کے نانا کی شفاعت کی امید روز حساب میں رکھے گی۔

انہوں نے رومیوں سے دریافت کیا کہ یہ شعر کتنے عرصے سے تمہارے کینسہ میں تحریر ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے نبی کے ظہور سے چھ سو برس پہلے سے۔

(ابو محمد الجوہری)

حضور ﷺ کے اجداد میں آدمؑ سے حضرت عبداللہ تک کوئی بے نکاح نہیں تھا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالمؐ نے فرمایا ہے کہ آدم علیہ السلام سے میرے باپ تک کسی نے زنا نہیں کیا۔ (ابن سعد)

دوسری روایت میں ہے کہ مجھے عہد جاہلیت کی بے نکاحی سے کوئی تعلق نہیں۔ میں اسلامی نکاح کے بعد ظہور میں آیا ہوں۔ (طبرانی)

ایک اور روایت میں ہے کہ حضور سرور عالمؐ نے فرمایا ہے کہ میرے ماں باپ ہرگز بغیر نکاح نہیں ملے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ مجھ کو اصلاب طیبہ سے ارحام طاہرہ کی طرف منتقل کرتا رہا۔ میں مصفیٰ اور مہذب تھا۔ میں اچھے قبیلہ کی اچھی شاخ میں پیدا ہوا۔ (ابو نعیم)

حضرت عبید اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا۔ مخلوق میں سے بنی آدم کو منتخب کیا اور بنی آدم میں سے عرب کو چنا اور عرب سے مضر کو اور مضر سے قریش کو اور قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھ کو چنا۔ میں ابتدا سے انتہا تک سب سے اچھے لوگوں میں سے ہوں۔ (بیہقی)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

جبرئیلؑ نے مجھ سے کہا کہ میں نے کل زمین مشرق سے مغرب تک پلٹ ڈالی۔ میں نے کوئی مرد محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل اور کسی باپ کے بیٹے کو بنی ہاشم سے زیادہ افضل نہیں پایا۔ (طبرانی)

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو حضور سرور عالمؐ کی زیارت کرائی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا ان کو ان کے بیٹوں کو دکھایا۔ آدمؑ نے بعض کو بعض پر افضل پایا۔ سب سے آخر میں انہیں ایک نور لامع نظر آیا۔ حضرت آدمؑ نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا یا اللہ یہ کون شخص ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یہ تمہارا بیٹا ہے جو سب سے اول اور آخر ہے۔ اس کا نام احمد ہے۔ قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہے۔ (بیہقی)

حضرت عبدالمطلب کا خواب

ابوبکر بن عبداللہ نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ ان سے ابو طالب نے عبدالمطلب کی روایت بیان کی۔ (عبدالمطلب نے کہا) کہ میں مقام حجر میں سو رہا تھا۔ مجھے خواب نظر آیا۔ ڈر گیا اور فوراً قریش کی ایک کاہنہ کے پاس جا کر بیان کیا کہ میں نے آج رات ایک خواب دیکھا ہے کہ ایک درخت اگا۔ اس کی چوٹی آسمان تک پہنچ گئی اور اس کی شاخیں مغرب سے مشرق تک پہنچ گئیں۔ اسی کے ساتھ ساتھ میں نے ایک نور دیکھا۔ وہ نور آفتاب کے نور سے ستر درجہ بڑا تھا۔ تمام عرب وعجم اس نور کو سجدہ کر رہے تھے اور وہ درخت عظمت نور اور سر بلندی میں آناً فاناً بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ وہ نور کچھ دیر کے لئے چھپ جاتا تھا۔ کچھ دیر بعد پھر آب وتاب سے جلوہ گر ہوتا۔ میں نے قریش کے ایک گروہ کو اس درخت کی شاخوں سے لٹکا دیکھا اور ایک گروہ قریش کو دیکھا کہ وہ

اس درخت کی جڑ پر تیشہ زنی کا قصد کر رہے ہیں۔ جس وقت قریش کے لوگ اس درخت کے قریب گئے تو ان کو ایک حسین وجمیل ومعطر نوجوان نے ان لوگوں کو پکڑ پکڑ کر کمریں توڑ ڈالیں اور آنکھیں نکال دیں۔ میں بھی اس درخت کا کچھ حصہ لینا چاہتا تھا مگر کامیاب نہ ہوسکا میں نے دریافت کیا آخر یہ درخت کن لوگوں کے لئے ہے تو مجھ سے کہا گیا کہ جو لوگ اس درخت کو پکڑ کر لٹکے ہوئے ہیں۔ یہ درخت ان ہی لوگوں کے لئے ہے۔ اسی حالت میں میری آنکھ کھل گئی۔ خوف وہیبت کی وجہ سے تھرتھرا رہا تھا۔

یہ خواب سن کر اس کاہنہ کے ہوش اڑ گئے اور کہنے لگے اگر یہ خواب سچا ہے تو تیرے سلب سے ضرور کوئی ایسا مرد پیدا ہوگا جو مشرق اور مغرب کا مالک ہوگا۔ مخلوق اس کی مطیع فرمان ہوگی۔ اس کے بعد عبدالمطلب نے ابوطالب سے کہا شاید وہ بچہ تو ہے۔ ابھی ذکر اذکار کا سلسلہ تھا کہ حضورؐ نے ظہور فرمایا۔ ابوطالب کہنے لگے خدا کی قسم وہ درخت ابو القاسم امین (حضور سرور عالمؐ کی کنیت) ہیں لوگ ابوطالب سے کہتے تھے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیوں ایمان نہیں لاتے تو وہ جواب دیتے کہ مجھے بے آبروئی اور شرم وندامت کا خوف ہے۔ (ابونعیم)

عبدالمطلب کو دیکھ کر ایک یہودی عالم کی حیرت انگیز پیشین گوئی

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ مجھ سے عبدالمطلب نے ذکر کیا کہ میں ایک بار ایام سرما میں یمن آیا اور ایک یہودی عالم کے پاس قیام کیا۔ ایک عالم اہل کتاب نے مجھ سے پوچھا تم کس قبیلہ سے ہو؟ میں نے کہا قریش سے۔ پھر پوچھا قریش کے کن لوگوں میں سے ہو؟ میں نے جواب دیا۔ بنی ہاشم سے۔ یہ سن کر اس شخص نے کہا اگر تم اجازت دو تو میں تمہارے جسم کا کچھ دیکھ لوں۔ میں

نے کہا۔ ہاں ستر کے علاوہ دیکھ سکتے ہو۔ اس کے بعد اس عالم نے میری ناک کا ایک نتھنا کھول کر دیکھا۔ پھر دوسرا کھول کر دیکھنے لگا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تمہارے ایک ہاتھ میں ملک اور دوسرے میں نبوت ہے اور یہ بات میں بنی زہرہ میں پاتا ہوں۔ اس کے بعد اس عالم نے کہا کیا تم شادی شدہ ہو؟ میں نے کہا نہیں۔ اس نے کہا اب جب تم لوٹ کر جاؤ تو بنی زہرہ میں شادی کرنا۔ اس کے بعد عبدالمطلب مکہ معظمہ واپس آ گئے اور ہالہ بنت وہب بن عبد مناف سے نکاح کر لیا جن کے بطن سے حضرت حمزہ اور صفیہ پیدا ہوئیں اور حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب نے آمنہ بنت وہب سے نکاح کر لیا۔ جن کے بطن مبارک سے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں رونق افروز ہوئے۔ (حاکم)

حضرت عبداللہ پر عرب کی ایک ماہ پیکر عاشق ہوگئی

حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد حضرت عبداللہ کسی مقام کی تعمیر میں مصروف تھے۔ اتفاقاً ایسی حالت میں ان کا گزر لیلیٰ عدویہ کی طرف ہوا۔ حضرت عبداللہ کی پیشانی میں نور تاباں تھا۔ وہ آپ کو دیکھتے ہی سو جان سے عاشق ہوگئی اور کہنے لگی کہ اگر تم مجھ سے ملاقات کر لو تو تمہاری خدمت میں ایک سو اونٹ پیش کروں گی۔ حضرت عبداللہ نے کہا اچھا میں غسل کر کے آؤں گا۔ حضرت عبداللہ فوراً حضرت آمنہ کے پاس تشریف لائے۔ نور نبوت شکم آمنہ میں منتقل ہوگیا۔ غسل کر کے لیلیٰ کے پاس گئے تو اس نے سیدھے منہ بات نہ کی اور کہنے لگی۔ اب تمہارے پاس کیا رکھا ہے تمہارے پاس جو چیز تھی وہ تو تم آمنہ کو دے آئے۔ تم نے آمنہ کے ساتھ صحبت کی ہے وہ ضرور ایک بادشاہ جنے گی۔ (ابونعیم)

حضور سرور عالمؐ کے سال ولادت میں اصحاب فیل کی تباہی

ابن سعد اور ابن عساکر نے ابو جعفر بن علیؓ سے روایت کی ہے کہ اصحاب فیل کا واقعہ محرم کی درمیانی تاریخوں میں رونما ہوا تھا اور اس واقعہ سے پچاس راتوں کے بعد حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب اصحاب فیل مکہ مکرمہ کے نزدیک پہنچے تو عبدالمطلب نے ان کا استقبال کیا اور ان کے بادشاہ سے کہا۔ تم کس غرض سے یہاں آ ئے۔ کسی آدمی کو ہمارے پاس کیوں نہیں بھیج دیا۔ بادشاہ نے جواب دیا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ جو شخص بیت اللہ میں داخل ہوتا ہے اسے امن مل جاتا ہے۔ میں بیت اللہ کے رہنے والوں کو ڈرانے آیا ہوں۔ عبدالمطلب نے کہا۔ تجھے جن چیزوں کی ہوس یہاں کھینچ کر لائی ہے وہ چیزیں تیرے آگے لاکر رکھے دیتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ تو آگے بڑھنے سے باز آجا اور واپس چلا جا۔ بادشاہ نے کوئی بات نہ سنی اور پیش قدمی جاری رکھی اور بیت اللہ کی طرف چل دیا۔ عبدالمطلب بیت اللہ کو چھوڑ کر ایک پہاڑ پر کھڑے ہوکر یہ اشعار پڑھنے لگے۔

ترجمہ: اے میرے اللہ ہر ایک معبود کا ایک امر حلال کیا ہوا ہے تو اپنے حلال کو منع کر۔ ان لوگوں کا مکروفریب تیرے عذاب اور قوت پر ہرگز غالب نہ ہوگا۔

ترجمہ: اے میرے اللہ اگر تو کرتا ہے تو جو شے تجھے ظاہر ہوئی ہے اس کے ساتھ تو حکم دے۔

اسی وقت دریا کی طرف سے ایک بادل سا اٹھا۔ عبید بن عمر اللیثی کی روایت میں

ہے کہ ابلق ابابیلوں کی ایک ٹکڑی دریا کی طرف سے اڑتی ہوئی آئی ہر ابابیل کے پاس تین تین کنکریاں تھیں (ایک چونچ میں اور ایک ایک دونوں پنجوں میں) یہ ابابیلیں اصحاب فیل کے سروں پر فضا میں صف بستہ کھڑی ہوگئیں اور کنکریاں پھینکنی شروع کردیں۔ تمام اصحاب فیل ہلاک ہوکر گھاس اور کوڑے کی مثل ہوگئے۔ (بیہقی)

حضرت آمنہؓ کا گھر نور سے بھر گیا آسمان کے ستارے زمین کے قریب آگئے

حضرت عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت ہے کہ جس رات میں حضور بطن مادر سے صفحہ ہستی پر رونق افروز عالم ہوئے۔ اس رات میری والدہ بھی حضرت آمنہؓ کے پاس موجود تھیں۔ میری ماں کا بیان ہے کہ گھر میں نور ہی نور بھرا ہوا تھا ستاروں پر نظر پڑی تو وہ اتنے قریب نظر آئے کہ مجھے خطرہ معلوم ہونے لگا کہیں مجھ پر گر نہ پڑیں۔ جس وقت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے سارا مکان نور سے بھر گیا۔ نور ہی نور نظر آرہا تھا۔ (طبرانی)

حضور سرور عالم (ﷺ) دونوں ہاتھ زمین پر ٹیکے پیدا ہوئے

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت آمنہؓ نے فرمایا ہے کہ میں جب حاملہ ہوئی مجھے اس وقت سے ولادت تک کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔ جس وقت حضور سرور عالمؐ میرے بطن سے جدا ہوئے اس وقت ایک ایسا نور رونما ہوا جس سے مشرق سے مغرب تک روشن ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ زمین پر ٹیکے پیدا ہوئے۔ پھر آپ نے ایک مٹھی خاک اٹھا کر مٹھی میں بند کرلی اور آسمان کی طرف اپنا سر

اٹھا کر دیکھا۔ (ابن سعد)

حضور سرور عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ولادت سے ملاء اعلیٰ میں جشن

عمر ابن قتیبہؓ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ سے سنا ہے کہ جس وقت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا وقت قریب آیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آسمان کے سب دروازے کھول دو۔ بہشت کے سب دروازے کھول دو۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ حضور کے استقبال کے لئے زمین پر جاؤ۔ فرشتے زمین پر اترے اور ایک دوسرے کو بشارت دینے لگے۔ حضور سرور عالمؐ کی ولادت کی خوشی میں پہاڑوں کی ضخامت اور بلندی میں اضافہ ہوگیا۔ دریا جوش مارنے لگے۔ دریا کی مخلوق ایک دوسرے کو بشارت دینے لگی۔ ابلیس لعین کو ستر طوق گرانبار پہنا کر بحر اخضر کے قعر عمیق میں ڈال دیا گیا۔ دوسرے شیاطین کو بھی طوق پہنائے گئے۔ اس دن آفتاب کو بھی خاص قسم کا نورانی لباس پہنایا گیا۔ آفتاب کے سر پر ۷۰ ہزار حوریں انتظار میں کھڑی تھیں اور ولادت باسعادت کی منتظر تھیں۔ جس وقت حضور سرور عالمؐ دنیا میں تشریف لے آئے۔ فرشتوں نے آپس میں ایک دوسرے کو مبارک باد دی۔ ہر آسمان میں زبرجد کا ایک ستون قائم کیا گیا جو آپ کے نور سے روشن ہوگیا۔ حضور سرور عالمؐ نے ان ستونوں کو ملاحظہ فرمایا ہے۔ جس رات آپ پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے حوض کوثر کے کنارے ۷۰ ہزار درخت مشک اذفر اگائے اور ان درختوں کے پھلوں کو جنتیوں کے لئے سامان بخور بنایا اور اس وقت تمام اہل سماوات نے سلامتی کی دعا مانگی۔ تمام دنیا کے بت اوندھے ہوگئے۔ لات و عزیٰ دونوں بتوں کا یہ حال تھا کہ وہ دونوں اپنے خزانوں سے نکل آئے اور یہ کہنے لگے کہ قریش کا بھلا ہو۔ قریش کے پاس امین آیا ہے۔ قریش کے پاس

صدیق آیا ہے۔ قریش نہیں جانتے کہ ہمیں کیا مصیبت درپیش ہے۔ بیت اللہ کی یہ حالت تھی کہ جوف بیت اللہ سے بہت دنوں تک لوگوں نے یہ آواز سنی کہ اب میرا نور مجھے واپس مل جائے گا۔ اب میرے پاس میری زیارت کرنے والے آیا کریں گے۔ اب میں جاہلیت کی نجاستوں سے پاک ہو جاؤں گا۔ اے عزیٰ تو ہلاک ہو گیا اور تین دن تین رات بیت اللہ کا زلزلہ ساکن نہ ہوا۔ (ابونعیم)

ایک یہودی خاتم نبوت دیکھتے ہی بیہوش ہو کر گر پڑا

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی مکہ میں سکونت اختیار کر کے تجارت کیا کرتا تھا جس رات حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ اس نے اہل قریش سے پوچھا کیا آج رات تمہارے قبیلہ میں کسی کے گھر میں بچہ پیدا ہوا ہے۔ لوگوں نے کہا ہمیں معلوم نہیں۔ یہودی نے کہا کہ میں جو بات کہہ رہا ہوں اس کو یاد رکھنا کہ آج رات اس امت کا نبی آخر الزماں پیدا ہوا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے دونوں شانوں کے درمیان ایک علامت ہے۔ جس پر بال بکثرت ہیں۔ اہل قریش نے ایک دوسرے سے اس بات کا تذکرہ کیا تو معلوم ہوا کہ عبداللہ بن عبدالمطلب کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا ہے اور اس کا نام محمدؐ رکھا گیا ہے۔ اہل قریش نے یہودی کو اطلاع دی۔ یہودی نے کہا مجھے اپنے ساتھ لے چلو میں اس بچہ کو دیکھوں گا۔ وہ لوگ اس یہودی کو حضرت عبداللہؓ کے گھر لے گئے۔ حضرت آمنہؓ نے حضور سرور عالمؐ کو اس کے سامنے رکھ دیا۔ لوگوں نے حضورؐ کی پشت اس کے سامنے کھول دی۔ یہودی خاتم نبوت کو دیکھتے ہی بیہوش ہو کر گر پڑا۔ ہوش آیا تو لوگوں نے اسے خوب برا بھلا کہا۔ یہودی نے کہا۔ خدا کی قسم کہ نبوت بنی اسرائیل میں سے چلی گئی۔ یہودی نے کہا۔ اے اہل قریش تم اس بچہ کی

ولادت کی خوشیاں منا رہے ہو خدا کی قسم یہ بچہ ایک دن تمہارے اوپر غلبہ حاصل کرلے گا اور اس کے غلبہ کی خبر مشرق سے مغرب تک پہنچ جائے گی۔ (ابن سعد)

ابلیس لعین کو حضرت جبرئیلؑ نے ٹھوکر رسید کی

حضرت عکرمہؓ سے روایت ہے کہ جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ زمین نور سے منور ہوگئی اور ابلیس لعین نے کہا کہ آج کی رات ایک ایسا لڑکا پیدا ہوا ہے جو ہمارا کام خراب کردے گا۔ ابلیس کے لشکریوں نے اس سے کہا کہ اگر تو اس لڑکے کے پاس گیا تو تیری عقل خراب ہوجائے گی۔ اس کے بعد ابلیس لعین حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا حق تبارک وتعالیٰ نے اسی وقت حضرت جبرئیل کو بھیجا۔ انہوں نے ابلیس لعین کے ایسی ٹھوکر رسید کی کہ وہ عدن میں جاگرا۔ (ابن ابی حاتم فی تفسیرہ)

ابلیس لعین کا آسمان پر داخلہ بند

ابن عساکر نے معروف بن خربوذ سے روایت کی ہے کہ ابلیس لعین ساتوں آسمانوں میں جہاں چاہے چلا جاتا تھا۔ جس وقت حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے اس کا داخلہ چوتھے آسمان سے اوپر بند کردیا گیا اور جب حضور سرور کائناتؐ پیدا ہوئے تو پہلے آسمان پر جانے کی بھی ممانعت کردی گئی۔ (ابن عساکر)

ایوان کسریٰ میں زلزلہ
فارس کی آگ سرد ہوگئی

مخزوم بن ہانی المخزومی سے روایت ہے کہ جس رات حضور سرور عالمؐ پیدا ہوئے ایوان کسریٰ میں زلزلہ آیا۔ جس کے سبب چودہ کنگرے گر گئے فارس کی آگ بجھ گئی اور بحیرہ ساوہ خشک ہوگیا۔ (ابونعیم)

بت خانہ میں بت اوندھے منہ گر پڑے

حضرت عروہؓ سے روایت ہے کہ قریش کی ایک جماعت بت خانہ میں اپنے اپنے بتوں کے پاس بیٹھی تھی کہ وہ خود بخود اوندھے گر پڑے ان لوگوں نے ان بتوں کو سیدھا کر دیا تھوڑی دیر بعد وہ خود بخود گر پڑے۔ تیسری بار پھر خود بخود اوندھے ہو گئے۔ لوگوں نے کہا آج رات کوئی نیا واقعہ ضرور ظہور میں آیا ہے۔ تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا کہ اس رات حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تھے اور ان بتوں کے پیٹ کے اندر سے آواز آئی کہ یہ بت اس مولود کی وجہ سے گر پڑے ہیں جس کے نور سے تمام راستے روئے زمین کے مشرق سے مغرب تک منور ہو گئے ہیں اور اس مولود کی وجہ سے تمام دنیا کے بت گر پڑے ہیں اور روئے زمین کے بادشاہوں کے دل کانپ گئے ہیں۔

(خرائطی فی الہواتف)

حضور سرور عالم (ﷺ) ختنہ شدہ اور ناف بریدہ پیدا ہوئے تھے

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالمؐ ختنہ شدہ اور ناف بریدہ پیدا ہوئے تھے۔ (ابن عساکر)

دنیا میں صرف بارہ نبی ختنہ شدہ پیدا ہوئے

ابن الکلبی کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت کعب احبارؓ نے بیان کیا ہے کہ ہم نے اپنی بعض کتابوں میں پڑھا ہے کہ آدمؑ ختنہ شدہ پیدا ہوئے تھے اور ان کے بعد بارہ نبی ان کی اولاد سے ختنہ شدہ پیدا ہوئے۔ جن میں سب سے آخری حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ وہ انبیاء یہ ہیں۔ حضرت شیثؑ، ادریس، نوح، سام، لوط، یوسف، موسیٰ، سلیمان، شعیب، یحییٰ، ہود اور صالح علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ (حاکم)

حضور سرور عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) گہوارہ میں چاند سے باتیں کیا کرتے تھے

حضرت عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں آپ کی نبوت کی علامت دیکھ کر مشرف بہ اسلام ہوا۔ میں نے دیکھا تھا کہ آپ گہوارہ میں چاند سے باتیں کیا کرتے تھے اور انگشت مبارک سے چاند کی طرف اشارہ فرماتے تو وہ اسی طرف کو جھک جاتا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ میں چاند سے باتیں کیا کرتا تھا اور چاند مجھ سے باتیں کیا کرتا تھا۔ جس وقت میں روتا چاند مجھے بہلایا کرتا تھا اور جس وقت چاند عرش کے نیچے سجدہ کرتا میں اس کی آواز سنتا تھا۔ (بیہقی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم گہوارہ میں کلام کیا کرتے تھے

حافظ ابن حجر نے شرح بخاری میں سیر واقدی کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا ہونے کے وقت ہی کلام فرمایا تھا۔

حضورؐ کا جھولا فرشتے جھلایا کرتے تھے

ابن سبع نے خصائص میں لکھا ہے کہ حضور سرور عالمؐ کا جھولا فرشتے جھلایا کرتے تھے۔ حضور نے دنیا میں سب سے پہلے جو کلام کیا وہ یہ تھا اللہ اکبر کبیرًا والحمدللہ کثیرًا۔

بی بی حلیمہؓ کے گھر میں خیر و برکت

جس وقت حضرت بی بی حلیمہ سعدیہؓ نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو پلانے کے لئے لیا تو حق تعالیٰ نے ان کو بے شمار خیر و برکت عطا فرمائی۔ تمام مویشی دودھ دینے لگے اور ہر طرح کی آسودگی نمایاں ہوگئی۔ (طبرانی)

شق صدر

حضرت علی بن عبداللہ بن عباسؓ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حلیمہؓ باتیں کیا کرتی تھیں کہ جس وقت میں نے رسول اللہ کا دودھ چھڑایا تو آپ نے سب سے پہلے یہ کلام فرمایا اللہ اکبر کبیراً والحمدللہ کثیراً سبحان اللہ بکرۃ واصیلاً پھر جب آپ بڑے ہوئے تو اپنے رضاعی بھائی کے ساتھ بکریاں چرانے جنگل جانے لگے۔ ایک دن دوپہر کے وقت حضورؐ کا سوتیلا بھائی باحال پریشان بھاگتا ہوا آیا اور کہنے لگا جلدی چلو۔ ایک مرد ناگہانی طور پر آپ کو اٹھا کر پہاڑ پر لے گیا اور وہاں اس نے آپ کا سینہ ناف تک چیر دیا اس کے بعد کیا ہوا مجھے معلوم نہیں۔ یہ سن کر حلیمہؓ اور ان کے شوہر دوڑے ہوئے گئے آپ پہاڑی کی چوٹی پر بیٹھے نظر آئے۔ آپ تحیر سے آسمان کی طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔ بی بی حلیمہ فوراً پہاڑی پر چڑھ گئی اور سینہ سے لگا کر آپ نے دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور کہنے لگیں، ماں صدقے خیر تو ہے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اماں ہم دونوں بھائی ایک جگہ کھڑے تھے۔ یکا یک تین آدمی نمودار ہوئے۔ ایک کے ہاتھ میں چاندی کا آفتابہ تھا۔ دوسرے کے ہاتھ میں زمرد کا طشت تھا۔ جس میں برف بھرا ہوا تھا۔ یہ لوگ مجھے پکڑ کر پہاڑی کی چوٹی پر لے گئے اور احتیاط سے لٹا کر ایک شخص نے میرا سینہ ناف تک چیرا میں اس کی طرف دیکھتا رہا۔ مجھے کسی قسم کی تکلیف یا درد محسوس نہ ہوا۔ پھر اس نے اپنا ہاتھ میرے پیٹ کے اندر ڈالا اور میرے پیٹ میں آنتیں اور جو چیزیں تھیں باہر نکال دیں اور ان کو برف سے دھویا اور خوب اچھی طرح سے دھویا اس کے بعد ان سب چیزوں کو سینہ کے اندر رکھ دیا۔ بعد ازاں دوسرا آدمی میرے قریب آیا اور اس نے اپنا ہاتھ میرے پیٹ میں ڈال کر میرا دل نکالا اور اس کو چاک کیا۔ دل کے اندر سے ایک سیاہ قطرہ خون کا نکالا۔ اس کو نکال کر

پھینک دیا اور مجھ سے کہا اے اللہ کے حبیب تمہارے قلب مبارک میں جو حصہ شیطان کا تھا اس کو نکال کر پھینک دیا۔ اس کے بعد اس شخص نے اس میں کوئی چیز بھر کر جو اس کے پاس موجود تھی نور کی مہر لگادی مجھے اس وقت میں اس مہر کی برودت رگ، جوڑوں، پٹھوں میں محسوس ہو رہی ہے۔ اس کے بعد تیسرے شخص نے ان دونوں سے کہا تھا کہ تمہارا کام ختم ہو چکا۔ اب تم ہٹ جاؤ چنانچہ وہ تیسرا شخص آیا اور اس نے اپنے ہاتھ کو شروع سینہ سے لے کر ناف تک پھیرا اور کہا کہ آپ کو آپ کی امت کے دس آدمیوں کے ساتھ وزن کرو۔ ان دونوں آدمیوں نے مجھے وزن کیا تو میں ان سے وزنی نکلا۔ پھر اس نے کہا اچھا انہیں چھوڑ دو۔ اگر آپ کا کل امت کے ساتھ وزن کرو گے تب بھی آپ ان سے بھاری ہوں گے۔ اس کے بعد ان لوگوں نے مجھے اٹھا کر بٹھا دیا اور میرے سر اور آنکھوں کے درمیان بوسہ دے کر کہا۔ اللہ کے حبیب آپ ہرگز خوف نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ خیر کا ارادہ کیا ہے۔ اس کے بعد وہ مجھے میری جگہ پر چھوڑ کر آسمان پر پرواز کرنے لگے۔ حضرت حلیمہ سعدیہؓ آپ کو گود میں اٹھا کر لے آئیں۔ (بیہقی)

حضور ﷺ کے سر پر ابر سایہ فگن رہتا تھا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حلیمہ سعدیہ حضور سرور عالمؐ کو تھوڑی دیر کے لئے بھی اپنے سے جدا نہ کرتی تھیں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کہیں دور چلے جائیں۔ ایک روز حلیمہ سعدیہ کی غفلت سے حضور سرور عالمؐ اپنے رضاعی بھائی کے ہمراہ بکریوں کی چراگاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ حلیمہ سعدیہ ان کو تلاش کرنے نکلیں کچھ دیر بعد آپ اپنی رضاعی بہن کے ساتھ ملے۔ حلیمہ سعدیہ نے اپنی لڑکی سے کہا کہ ایسی گرمی میں آپؐ کو یہاں کیوں لے کر آئی۔ اس نے جواب دیا۔ اماں جان میرے بھائی کو

گرمی معلوم نہیں ہوئی آپ کے اوپر ایک ابر سایہ کئے ہوئے تھا جس وقت آپ ٹھہر جاتے تھے وہ ٹھہر جاتا تھا اور جس وقت آپ چلتے تھے وہ بھی ساتھ ساتھ چل پڑتا۔ حلیمہ نے کہا بیٹی جو بات تو کہہ رہی ہے وہ سچ ہے۔ اس نے قسم کھا کر کہا۔ ہاں بالکل ٹھیک ہے۔ (ابن سعد)

خاتم نبوت

حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور سرور عالمؐ کی مہر نبوت آپ کے دوشانوں کے بیچ کبوتر کے انڈے کی مثل دیکھی۔ اس کا رنگ آپ کے جسم کے رنگ کے مشابہ تھا۔ (مسلم)

خاتم نبوت پر کیا عبارت تحریر تھی

حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالمؐ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی جس کے باطن پر تحریر تھا۔ الله وحده لا شريك له محمد رسول الله اور ظاہری حصہ پر یہ عبارت مسطور تھی۔ توجه حيث شئت فانك المنصور (ابونعیم)

حضور سرور عالم آگے پیچھے دونوں جانب یکساں دیکھا کرتے تھے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے اصحاب سے فرمایا کہ تم لوگ میرے سامنے اس جگہ دیکھتے ہو۔ واللہ تم لوگوں کا رکوع وسجود مجھ پر مخفی نہیں رہتا میں اپنی پشت کے پیچھے سے بھی تم کو دیکھتا ہوں۔ (بخاری)

دوسری روایت میں ہے کہ حضور سرور عالمؐ نے فرمایا ہے جیسے میں اپنے سامنے دیکھتا ہوں ویسے ہی اپنے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔ (مسند عبدالرزاق)

حضور سرور عالمؐ کے لعاب دہن مبارک کی برکات

وائل بن حجر سے روایت ہے کہ حضور سرور عالمؐ کے پاس پانی کا ایک ڈول لایا گیا۔ آپ نے اس ڈول سے تھوڑا سا پانی نوش فرمایا اور باقی پانی کنویں میں ڈال دیا۔ اس کنویں سے مشک کی خوشبو آنے لگی۔ (ابن ماجہ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالمؐ نے ان کے گھر کے کنویں میں لعاب دہن مبارک ڈالا۔ مدینہ طیبہ میں اس سے زیادہ شیریں کنواں اور کوئی نہ تھا۔ (ابونعیم)

زرینہ (حضور ﷺ کی لونڈی) سے روایت ہے کہ حضورؐ عاشورے کے دن اپنے شیر خوار بچوں کو اور اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کے شیر خوار بچوں کو بلا کر ان کے منہ میں لعاب دہن مبارک ڈالا کرتے تھے اور ان بچوں کی ماؤں سے فرمادیتے کہ اب ان کو دن بھر دودھ نہ پلانا۔ (بیہقی)

حضور کے منہ کا چبایا ہوا گوشت کھانے سے بیہودہ گوئی کافور

ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ ایک بدزبان عورت حضور سرور عالمؐ کے پاس آئی۔ آپ اس وقت سوکھا ہوا گوشت کھا رہے تھے۔ اس عورت نے کہا۔ کیا آپ مجھے گوشت نہیں کھلائیں گے۔ آپ کے سامنے جو گوشت رکھا ہوا تھا۔ آپ نے اس میں سے کچھ اس کو دیا۔ عورت نے لینے سے انکار کردیا اور کہا مجھے وہ گوشت دیجیے جو آپ کے دہن مبارک میں ہے۔ حضور نے اپنے دہن مبارک سے گوشت نکال کر اس عورت کو دے دیا۔ وہ گوشت کو کھا گئی اس گوشت کھانے کی برکت سے اس کی بیہودہ و فحش گوئی کی عادت جاتی رہی۔ (طبرانی)

لعاب دہن مبارک کی حیرت انگیز تاثیر

ابو عبید نحوی سے روایت ہے کہ عامر بن کریز اپنے بیٹے عبداللہ کو حضورؐ کے پاس لائے اس وقت عبداللہ کی عمر ۵ سال تھی۔ حضورؐ نے اس کے منہ میں لعاب دہن مبارک ڈال دیا۔ اس کی برکت کچھ اس قسم کی تھی کہ وہ اگر کسی پتھر کو مارتے تو اس میں سے پانی نکل آتا تھا۔ (بیہقی)

حضور (ﷺ) کی زبان مبارک چوس کر امام حسنؓ سیراب ہو گئے

حضرت ابو جعفرؓ سے روایت ہے کہ ایک موقعہ پر حضرت امام حسنؓ حضورؐ کے ساتھ تھے۔ پانی موجود نہ تھا۔ امام حسنؓ کو سخت پیاس محسوس ہوئی پانی تلاش کرایا گیا مگر دستیاب نہ ہوا۔ حضور سرور کائناتؐ نے اپنی زبان مبارک امام حسنؓ کے منہ میں دے دی۔ وہ اسے چوس کر سیراب ہو گئے۔ پیاس رفع ہو گئی۔ (ابن عساکر)

حضور سرور عالم (ﷺ) کے دانتوں کے درمیان سے نور جھڑتا تھا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالمؐ کے سامنے دو دانت کشادہ تھے۔ جس وقت آپ کلام فرماتے تو ایسا معلوم ہوتا۔ گویا آپ کے ان دونوں دانتوں کے درمیان سے نور نکل رہا ہے۔ (دارمی)

حضور (ﷺ) کے روئے مبارک سے نور کی شعاعیں نکلتی تھیں

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں ایک روز سحر کے وقت کپڑا سی رہی تھی۔ سوئی

گر گئی۔ تلاش کی مگر تاریکی کی وجہ سے نہ ملی۔ اتنے میں حضور سرور عالم تشریف لے آئے۔ آپ کے روئے مبارک کے نور کی شعاع سے وہ سوئی مل گئی۔ (ابن عساکر)

حضور (ﷺ) کی بغلوں کا رنگ کبھی متغیر نہیں ہوا

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سجدہ کرتے۔ آپ کی دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھی جاتی۔ طبری نے لکھا ہے کہ عام طور پر لوگوں کی بغلوں کا رنگ تبدیل ہو جاتا ہے لیکن یہ حضورؐ کی خصوصیت ہے کہ آپ کی بغل کا رنگ کبھی تبدیل نہیں ہوا اور نہ آپ کی بغل میں کوئی بال تھا۔ (ابن سعد)

حضور (ﷺ) سے زیادہ کوئی شخص فصیح نہیں تھا

محمد بن ابراہیم التیمیؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ آپ سے زیادہ فصیح ہم نے کوئی شخص نہیں دیکھا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ قرآن شریف میری زبان میں نازل کیا گیا ہے۔ قرآن کی زبان عربی مبین ہے۔ پھر میرے فصیح ہونے میں کون سی چیز مانع ہے۔ (بیہقی)

حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالمؐ نے فرمایا ہے کہ میں اعراب العرب ہوں۔ میں قریش میں پیدا ہوا اور بنی سعد میں نشو و نما پائی۔ میرے کلام میں محاورہ کی غلطی کہاں سے آئے گی۔ (طبرانی)

شرح صدر اور اس کی کیفیت

ابراہیم بن طہمان سے روایت ہے کہ میں نے سعد سے اللہ تعالیٰ کے قول الم نشرح لک صدرک کے متعلق پوچھا تو سعد نے مجھ سے قتادہؓ سے روایت کی کہ انہوں نے انسؓ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا شکم مبارک سینہ کے پاس

سے اسفل بطن تک چیرا گیا اور سینہ سے آپ کا قلب مبارک نکال کر سونے کے ایک طشت میں دھویا گیا۔ پھر آپ کا قلب مبارک ایمان وحکمت سے بھرا گیا۔ پھر اپنی جگہ رکھ دیا گیا۔ (بیہقی)

شق صدر میں کیا حکمت تھی؟

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک روز حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیلؑ امین آئے۔ حضور سرور عالمؐ لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ انہوں نے آپ کو پکڑ لیا اور زمین پر لٹا کر آپ کا سینہ شق کیا۔ قلب کو باہر نکالا اور قلب کو شق کر کے علقہ نکال دیا اور کہا کہ یہ شیطان کا حصہ آپ کی ذات مبارک میں تھا۔ پھر سونے کے طشت میں قلب کو دھو کر درست کیا اور اس کو اپنی جگہ رکھ کر سی دیا۔ حضور کا رضاعی بھائی یہ منظر دیکھ کر دوڑتا ہوا حلیمہ سعدیہ کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ کسی شخص نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیا۔ حلیمہ سعدیہ اور ان کے شوہر دوڑے ہوئے آئے۔ حضورؐ کے چہرۂ مبارک کا رنگ متغیر تھا۔ حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک میں سلائی کا نشان موجود تھا۔ (احمد)

حضور ﷺ کو کبھی جماہی نہیں آئی

یزید بن اصلام سے روایت ہے کہ حضور سرور عالمؐ کو کبھی جماہی نہیں آئی۔ (ابن ابی شیبہ)

دوسری روایت میں ہے (جماہی شیطانی اثر سے آیا کرتی ہے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ شیطان کے شر سے محفوظ تھے اس لئے شیطانی اثر یعنی جماہی کا نہ آنا ظاہر ہے۔ (مولف)

حضور ﷺ آسمان کے فرشتوں کی آواز بھی سنا کرتے تھے

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالمؐ نے فرمایا ہے کہ میں جو کچھ دیکھتا

ہوں وہ تمہیں نظر نہیں آتا اور جو بات سنتا ہوں وہ تمہیں سنائی نہیں دیتی۔ آسمان آواز دیتا ہے اور اس کے لئے حق ہے کہ آواز دے۔ اس لئے کہ آسمان میں مقدار چار انگشت بھی جگہ خالی نہیں جہاں فرشتہ سربسجود نہ ہو۔ (ابونعیم)

حضور ﷺ کی آواز جس جگہ پہنچتی تھی وہاں اور کسی کی آواز نہیں پہنچتی تھی

حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالمؐ نے ہم لوگوں میں خطبہ پڑھا۔ حضورؐ کا خطبہ پردہ نشین عورتوں نے پردہ میں سنا۔ (ابونعیم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے جمعہ کے دن منبر پر خطبہ ارشاد فرمایا اور آپ نے لوگوں سے فرمایا۔ بیٹھ جاؤ۔ عبداللہ بن روحہ اس وقت بنی غنم میں تھے۔ انہوں نے حضور ﷺ کی آواز سنی وہ سن کر وہیں بیٹھ گئے۔ (بیہقی)

حضور ﷺ کی عقل تمام دنیا کی مجموعی عقل سے زیادہ تھی

حضرت وہب بن منبہؓ سے روایت ہے کہ میں نے اکثر کتابوں میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ابداء سے اس کے انتہائی وقت تک حضور سرور عالمؐ کی عقل شریف کے مقابلے میں تمام آدمیوں کو عقل نہیں دی۔ دنیا کے تمام آدمیوں کو حضورؐ کے مقابلہ میں مجموعی طور پر اتنی عقل دی گئی ہے جیسے ریگستان کے مقابلے میں ریت کا ذرہ۔ میں نے کتابوں میں یہ بھی پڑھا ہے کہ حضورؐ عقل اور رائے میں سب سے راجح و برتر تھے۔ (ابن عساکر)

حضور ﷺ کا پسینہ یا عطر روح افزا

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ اگر حضورؐ کہیں تشریف لے جاتے اور

یہ معلوم نہ ہوتا کہ کس جگہ تشریف لے گئے ہیں تو لوگ آپؐ کے پسینہ کے خوشبو سے معلوم کر لیتے تھے کہ حضورؐ اس گلی سے گزرے ہیں یا اس طرف تشریف لے گئے ہیں۔

حضورؐ جس پتھر یا درخت کے پاس سے گزرتے تھے وہ پتھر اور درخت آپ کو سجدہ کیا کرتا تھا۔ (دارمی)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور سرور عالمؐ جس وقت سامنے سے تشریف لاتے ہم آپ کی خوشبو سے پہچان لیتے تھے کہ حضور تشریف لا رہے ہیں۔ (ابن سعد)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائناتؐ سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت اور نورانی تھے۔ چودھویں رات کا چاند بھی روئے زیبا کے سامنے شرماتا تھا۔ آپ کے روئے مبارک پر مثل موتی کے پسینہ آیا کرتا تھا اور خوشبو میں مشک سے زیادہ خوشبو اور مہک دار ہوتا تھا۔ (ابو نعیم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور سرور کائناتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں نے اپنی لڑکی کی شادی کی ہے۔ آپ میری امداد فرمایئے۔ حضور سرور عالمؐ نے فرمایا کہ اس وقت تو میرے پاس کچھ دینے کو نہیں ایک چوڑے منہ کی شیشی اور کسی درخت کی لکڑی لے آ۔ وہ آدمی دونوں چیزیں لے کر حاضر خدمت ہوا۔ حضورؐ نے اپنی دونوں کلائیوں کے پسینہ سے شیشی بھر دی اور اس شخص کو دیتے ہوئے فرمایا کہ اپنی بیٹی سے کہنا کہ اس لکڑی کو شیشی میں ڈبو کر جسم اور کپڑوں پر خوشبو لگایا کرے راوی کا بیان ہے کہ جس وقت وہ لڑکی خوشبو استعمال کرتی تھی اس کی مہک تمام مدینہ میں پھیل جاتی تھی۔ خوشبو اور مہک کی وجہ سے لوگوں نے اس کے گھر کا نام بیت المطیبین رکھ دیا تھا۔ (ابو یعلیٰ)

حضور سرور عالمؐ کا قد موزوں

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے بہت لانبے تھے نہ بہت چھوٹے قد کے

بلکہ آپ کا قد میانہ تھا۔ اگر آپ کہیں تنہا تشریف لے جاتے اور آپ کے ہمراہ کوئی شخص نہ ہوتا تو آپ میانہ قد معلوم ہوتے تھے اور اگر کوئی آپ کے ہمراہ دراز قد ہوتا تو حضورؐ اس سے لانبے معلوم ہوتے تھے۔ اکثر ایسا اتفاق ہوا کہ آپ کے دونوں جانب لانبے قد کے دو مرد ہوتے تو آپ ان دونوں سے لانبے معلوم ہوتے تھے۔ ابن سبعؒ نے خصائص میں ذکر کیا ہے کہ آپ جس وقت بیٹھتے تھے۔ آپ کے شانے حاضرین مجلس سے اونچے معلوم ہوتے تھے۔ (ابن ابی خثیمہ)

حضور ﷺ کے جسم مبارک کا سایہ نہ تھا

ذکوانؓ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالمؐ کا سایہ نہ دھوپ میں نظر آتا تھا اور نہ چاندنی میں۔ ابن سبع نے کہا ہے کہ یہ بات بھی حضور علیہ السلام کی خصوصیات میں سے ہے کہ آپ کے جسم مبارک کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا اس لئے کہ آپ نور تھے جس وقت آپ دھوپ یا چاندنی میں چلتے تھے۔ آپ کا سایہ نظر نہیں آتا تھا۔

حضور ﷺ کے جسم مبارک یا کپڑوں پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی

قاضی عیاض نے شفا میں اور غرفی نے مولد میں ذکر کیا ہے کہ یہ بات حضورؐ کی خصوصیات میں سے ہے کہ نہ کبھی آپ کے جسم مبارک پر مکھی بیٹھی نہ کپڑوں پر اور نہ کبھی آپ کے کپڑوں میں جوں پڑی۔ (شفا قاضی عیاض)

حضور سرور عالمؐ کے موئے مبارک کی کرامت

عبدالحمید بن جعفر نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ جنگ یرموک میں حضرت خالد بن الولید کی ٹوپی گم ہوگئی۔ تلاش کرنے پر دستیاب ہوگئی۔ لوگوں نے اس تلاش بسیار کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بیان فرمایا کہ حضورؐ نے عمرہ ادا کیا اور سر مبارک کے بال

منڈوائے۔ لوگ تبرک کے طور پر ان بالوں کو لینے کے لئے دوڑے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک کے کچھ بال میرے بھی ہاتھ لگے۔ میں نے وہ بال مبارک اپنی ٹوپی میں سی لئے۔ اس کے بعد میں جس جنگ میں شامل ہوا۔ حق تعالیٰ نے نصرت عطا فرمائی۔ (حاکم)

حضور ﷺ کا خون مطہر

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ وہ حضور سرور عالمؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضور علیہ السلام اس وقت پچھنے لگوا رہے تھے۔ جس وقت آپ فارغ ہوگئے تو فرمایا۔ عبداللہ یہ خون لے جاؤ اور کسی ایسی جگہ ڈال دو جہاں کسی کو نظر نہ آئے۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے وہ خون پی لیا۔ کچھ دیر بعد لوٹ کر آئے تو حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ وہ خون تم نے کیا کیا۔ ابن زبیرؓ نے عرض کیا کہ میں نے وہ خون ایسی جگہ پوشیدہ کردیا ہے کہ میرے خیال میں اس سے زیادہ اور کوئی پوشیدہ مقام نہ ہوگا۔ حضورؐ نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ وہ خون تم نے پی لیا ہوگا۔ عبداللہ بن زبیرؓ نے عرض کیا۔ جی ہاں رسول اللہؐ میں نے پی لیا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ **ویل للناس منک وویل لک من الناس۔** (طبرانی)

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ بڑے زبردست بہادر صحابی تھے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ آپ میں قوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی خون مطہر کی تھی۔

حضور ﷺ کی رفتار کا اعجاز

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ میں شریک تھا۔ حضورؐ چلتے چلتے مجھ سے آگے بڑھ جاتے تھے چنانچہ میں نے اپنی برابر کے آدمی کے سے کہا۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی قسم چلتے وقت حضورؐ کے لئے زمین

لپیٹ دی جاتی ہے۔ (ابن سعد)

یزید بن مرشد کی روایت ہے کہ حضور علیہ السلام اس قدر تیز چلا کرتے تھے کہ کوئی شخص اگر دوڑ کر آپ کو پکڑنا چاہتا تو نہ پکڑ سکتا۔ (ابن سعد)

حضور ﷺ کی آنکھیں سوتی تھیں مگر دل نہ سوتا تھا

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یارسول اللہؐ! آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ حضورؐ نے فرمایا اے عائشہؓ میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں مگر میرا دل نہیں سوتا۔ (بخاری)

حضور ﷺ کی قوت رُجولیت

سلمٰی کنیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ حضور سرور عالمؐ نے ایک رات میں اپنی ۹ بیویوں کے ساتھ مباشرت کی۔ (ابن سعد)

صفوان بن سلیمؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جبرئیلؑ میرے پاس ایک ہانڈی لائے اس میں کوئی چیز پکی ہوئی تھی۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ اس میں سے کھاؤ۔ چنانچہ اس کو کھاتے ہی مجھ میں جماع کی طاقت چالیس مردوں کے برابر ہوگئی۔ (ابن سعد)

حضور سرور عالمؐ کو کبھی احتلام نہیں ہوا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ کسی نبی کو ہرگز احتلام نہیں ہوا احتلام شیطان کی شرارت سے ہوا کرتا ہے۔ (طبرانی)

حضور ﷺ کا بول و براز فوراً زمین کھا جاتی تھی

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضورؐ سے عرض کیا کہ آپ بیت الخلا

تشریف لے جاتے ہیں مگر وہاں کچھ بھی فضلہ نظر نہیں آتا۔ حضورؐ نے فرمایا اے عائشہؓ تمہیں معلوم نہیں کہ جو فضلہ انبیاء علیہم السلام کے پیٹ سے خارج ہوتا ہے اس کو زمین کھا جاتی ہے۔ (ابن سعد)

حضرت عائشہؓ کی آزاد کردہ لونڈی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے ذکر کیا کہ حضور سرور عالمؐ قضائے حاجت کے لئے بیت الخلا میں داخل ہوئے آپ کے بعد میں داخل ہوئی۔ مجھے وہاں کوئی فضلہ نظر نہ آیا۔ البتہ مشک کی سی خوشبو اس مقام سے پائی۔ (حاکم)

حضور (ﷺ) کے پیشاب سے پیٹ کی تمام بیماریاں غائب

حضرت ام ایمنؓ سے روایت ہے کہ حضور رات کو اٹھے۔ مکان کے ایک گوشہ میں ہانڈی رکھی ہوئی تھی۔ اس میں پیشاب کیا۔ ام ایمنؓ کہتی ہیں میری آنکھ کھلی پیاس لگ رہی تھی وہ ہانڈی میرے ہاتھ لگی۔ میں اس میں جو کچھ تھا پی گئی۔ صبح کو اٹھ کر میں نے حضورؐ سے ذکر کیا تو آپ نے ہنس کر فرمایا اب تمہیں کبھی پیٹ کی بیماری عمر بھر نہ ہوگی۔ (دارقطنی)

حضور ﷺ کا چہرہ چاند کی طرح گول تھا اور آپؐ چودھویں رات کے چاند کی مثل تھے

جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ ان سے کسی شخص نے پوچھا۔ کیا رسول اللہ کا چہرۂ مبارک لانبا تھا؟ جابرؓ نے جواب دیا۔ نہیں بلکہ سورج اور چاند کی طرح گول تھا۔ (مسلم)

ابو اسحاق نے بنی ہمدان کی ایک عورت سے روایت کی ہے کہ میں نے حضورؐ کے ہمراہ حج کیا۔ تو میں نے اس عورت سے کہا کہ مجھے تشبیہ دے کر بتاؤ حضورؐ کیسے تھے؟

اس عورت نے کہا کہ حضورؐ چودھویں رات کے چاند کی مثل تھے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد میں نے آپ جیسا نہیں دیکھا۔ (بیہقی)

حضور سرور عالم کا رنگ گورا مگر سرخی مائل تھا

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گورے تھے اور آپ کے رنگ میں سرخی ملی ہوئی تھی۔ (ابن عساکر)

حضور کی آنکھیں بڑی بڑی پلکیں دراز اور آنکھوں میں سرخی کے ڈورے تھے

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسولؐ کی آنکھیں بڑی بڑی پلکیں لمبی لمبی اور آپ کی آنکھوں میں سرخی کے ڈورے تھے۔ (بیہقی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخر عمر تک بوڑھے نہیں ہوئے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ان سے کسی شخص نے دریافت کیا۔ کیا حضورؐ بوڑھے ہوگئے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو بڑھاپے کے عیب سے پاک رکھا۔ آپ کے سر اور داڑھی میں صرف ۱۷ یا ۱۸ سفید بال تھے۔ (بیہقی)

حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سر کے بال گھونگریالے تھے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اتنے گورے تھے گویا آپ چاندی سے بنائے گئے ہیں۔ سر مبارک کے بال گھونگریالے مگر لچکیلے تھے۔ شکم مبارک ہموار تھا۔ آپ کے شانوں کے جوڑ بڑے بڑے تھے۔ (ترمذی)

حضورؐ کی پیشانی چوڑی ناک ستواں اور بھنویں باریک تھیں

ایک صحابیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا آپ نہایت خوبصورت

جسم کے مرد تھے پیشانی بڑی۔ ناک ستواں اور بھنویں باریک تھیں۔ آپ کے سینے کے نیچے سے ناف تک بالوں کی ایک لمبی لکیر تھی۔ (بیہقی)

ہنستے وقت حضورؐ کے منہ سے نور کی شعاعیں نکلتی تھیں اور ان کا عکس دیواروں پر پڑتا تھا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جس وقت حضورؐ چلتے تھے تو اپنا پورا قدم زمین پر رکھتے تھے۔ آپ کے پاؤں کے تلوے میں گڑھا نہ تھا اور جس وقت چادر دوش مبارک سے جدا کرتے تو حضورؐ کا جسم چاندی کا پترا معلوم ہوتا تھا۔ جس وقت آپ ہنستے تو دیواروں پر روشنی پڑتی تھی۔ آپ جیسا میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد کبھی نہیں دیکھا۔ (بزار)

حضورؐ کی ہتھیلیاں ریشم سے زیادہ ملائم تھیں

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ کی ہتھیلیاں ریشم سے زیادہ ملائم تھیں اور حضور کے جسم کی خوشبو مشک وعنبر سے بہتر واعلیٰ تھی۔ (بخاری)

حضورؐ کا مشہور نام اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک سے مشتق ہے

حضرت حسان بن ثابتؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح بیان کرتے ہوئے کہا ہے۔

ترجمہ: آپ ایسے واضح النسب ہیں کہ خاتم نبوت اللہ کے نور کی آپ پر ظاہر ہوتی ہے اور گواہی دیتی ہے۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ نبی کا نام ملایا ہے جس وقت موذن نماز کے پانچ

وقتوں میں اشھد ان لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو اشھدان محمداً رسول اللہ کہتا ہے۔

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نام سے آپ کا نام نکالا ہے تاکہ آپ کی جلالت مرتبت عیاں ہو پس صاحب عرش محمود ہے اور یہ نبی محمدؐ ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو ایک دنبہ سے عبدالمطلب نے آپ کا عقیقہ کیا اور محمدؐ نام رکھا۔ کسی شخص نے عبدالمطلب سے دریافت کیا کہ تم نے حضورؐ کا نام محمدؐ کیوں رکھا ہے؟ باپ دادا کے نام پر کیوں نام نہ رکھا تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ کا نام میں نے اس خیال سے محمد رکھا کہ اللہ تعالیٰ آسمان میں آپ کی حمد کرے اور زمین پر آدمی آپ کی حمد کریں۔ (ابن عساکر)

حضور (ﷺ) کی والدہ محترمہ کا انتقال اور جنات کی نوحہ خوانی

ام اسماء نے اپنی والدہ سے روایت کی ہے کہ میں حضورؐ کی والدہ محترمہ حضرت آمنہؓ کے پاس ان کی بیماری کے زمانہ میں جس میں ان کی موت واقع ہوئی تھی حاضر ہوئی۔ حضورؐ اس وقت پانچ سال کے تھے۔ اپنی والدہ کے سرہانے بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت آمنہؓ نے حضورؐ کے روئے مبارک کو دیکھ کر یہ اشعار پڑھے۔

ترجمہ: اے لڑکے اللہ تعالیٰ تجھے برکت عطا کرے۔ اے بیٹے اس شخص کے جو وفات پا چکا ہے۔

ترجمہ: جس کا تو فرزند ہے اس نے اللہ تعالیٰ کی مدد سے نجات پائی تھی اور اس کی دیت اس روز دی گئی جس روز قرعہ ڈالا گیا تھا۔

ترجمہ: اس کی ان سو اونٹوں سے دیت دی گئی تھی کہ وہ چھوڑے ہوئے چرتے تھے جو بات میں نے خواب میں دیکھی ہے۔ اگر وہ صحیح ہے۔

ترجمہ: تو مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہے۔ ذوالجلال والاکرام کی طرف سے کہ وہ مخلوق کا خدا ہے۔

ترجمہ: تو حرام اور حلال شے کے بارے میں بھیجا جائے گا اور تحقیق حق اور اسلام کے ساتھ بھیجا جائے گا۔

ترجمہ: وہ حلال وحرام اور تحقیق واسلام تیرے نکوکار باپ ابراہیم کا دین ہے۔ اللہ تعالیٰ تجھے بتوں سے منع کرے گا یعنی تو دین ابراہیم کے لوگوں کو ہدایت کرے گا اور حلال وحرام کی تعلیم دے گا اور بتوں کی عبادت سے لوگوں کو روکے گا۔

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ تجھ کو اس بات سے منع کرے گا کہ تو اقوام کے ساتھ بتوں کا والی نہ ہو اور ان سے دشمنی کرے گا اور ان کو دوست نہ بنائے گا۔

اس کے بعد حضرت آمنہؓ انتقال فرما گئیں۔ جنات نے آپ کی وفات پر مرثیہ پڑھے جس کے چند اشعار یہ ہیں۔

ترجمہ: ہم روتے ہیں اس جوان عورت نکوکار امینہ پر کہ وہ صاحب جمال صاحب عفت اور صاحب وقار تھی۔

ترجمہ: وہ عبداللہ کی زوجہ اور ان کی ہمسر تھی۔ وہ اللہ تعالیٰ کے اس نبی کی والدہ تھی جو صاحب سکینہ ووقار ہے۔

ترجمہ: وہ نبی صاحب منبر مدینہ میں ہوگا اس نبی کی والدہ ماجدہ اپنی قبر کے پاس رہن ہوگی۔ (ابونعیم)

حضورؐ کے توسل سے اہل مکہ پر نزول باراں

رقیقہ بنت صیفی حضورؐ کے دادا عبدالمطلب کی ہمسن تھیں۔ رقیقہ کا بیان ہے کہ مکہ میں اس قدر قحط سالی ہوئی کہ لوگوں کے گوشت پوست خشک ہو گئے میں سو رہی تھی کہ

ہاتف نے بڑی بھاری آواز سے پکار کر کہا۔

''اے قریش والو! یہ نبی تمہیں میں سے بھیجا گیا ہے اس کے دن آ گئے ہیں یہ اس کے خروج کا وقت ہے۔ تم لوگ بارش اور فراخ سالی کے لئے کیوں دعا نہیں کرتے تم اپنے آدمیوں میں ایسے شخص کو تلاش کرو جو نسب اور قوم میں متوسط ہے اور مرتبہ میں تم سے بڑا ہے اور وہ گورے رنگ کا عظیم وجسیم ہے۔ اس کی جلد باریک اور نازک ہے اس کی پلکیں گھنی اور رخسار کشیدہ ہیں اس کی ناک اونچی ہے اسی پر مخلوق کی حاجت روک دی گئی ہے اس کا ایک راستہ ہے وہ اس کی طرف رہنمائی کرے گا۔ ضرورت ہے کہ وہ شخص اور اس کے بیٹے اس کام کے لئے کھڑے ہو جائیں اور ان کے ساتھ عرب کے ہر خاندان کا ایک مرد ہو۔ یہ سب لوگ پانی سے غسل کریں۔ خوشبو لگائیں پھر رکن کو بوسہ دیں اور بیت اللہ شریف کا سات سات بار طواف کریں اور یہ سب لوگ کوہ ابوقبیس پر چڑھ جائیں اور وہ مرد موصوف الذکر یعنی عبدالمطلب اللہ تعالیٰ سے پانی کے لئے دعا مانگے۔ قوم آمین کہے۔ اس وقت تم جو دعا مانگو گے قبول ہوگی''۔

رقیقہ کہتی ہیں کہ میں جب صبح کو بیدار ہوئی تو میری عقل زائل ہو چکی تھی خوف کی وجہ سے بدن کا رواں رواں کھڑا تھا میں نے فوراً سرداران مکہ کے پاس آ کر اپنا خواب بیان کیا۔ تمام اہل قریش حضرت عبدالمطلب کے پاس جمع ہو گئے اور حسب ہدایت غسل و طواف کر کے کوہ ابوقبیس پر چڑھ گئے۔ حضرت عبدالمطلب پہاڑ کی چوٹی پر کھڑے ہو گئے۔ ان کے ہمراہ حضورؐ بھی تھے حضرت عبدالمطلب نے خدا سے دعا مانگی۔ ابھی لوگ پہاڑ سے اترنے نہ پائے تھے کہ موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ قریش کے بڑے بوڑھوں نے عبدالمطلب کے شکریہ کے طور پر یہ اشعار پڑھے۔

ترجمہ: شیبۃ الحمد کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے ہمارے شہر کو سیراب کیا جب کہ ہم نے امیر کو گم کیا اور بارش نے اپنا دامن کھینچ لیا۔

ترجمہ: شیبۃ الحمد کے سبب سے اس سیاہ ابر نے پانی کے ساتھ بخشش کی کہ اس کے لئے بارش از روے بہنے کے ہے۔ اس ابر سے حیوانات اور درخت زندہ ہو گئے۔

ترجمہ: سیاہ ابر کی بارش اور حیوانات واشجار کا زندہ ہو جانا اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اور یہ احسان اس شخص کے سبب سے ہے کہ اس کا طائر مبارک ہے اور وہ ان لوگوں سے اچھا ہے جس کی بشارت ایک دن معتر نے دی ہے۔

ترجمہ: وہ ایسا مبارک نام ہے کہ اس کے سبب سے ابر سے پانی مانگا جاتا ہے وہ ایسا ہے کہ مخلوق میں اس کی مثل اور اس کی ہم قدر و منزلت کوئی نہیں ہے۔ (ابن سعد)

حضورؐ اپنے دادا کے جس کام کے لئے جاتے تھے وہ کام ہو جاتا تھا

کندیر بن سعید نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں حج کیا۔ ایک مرد کو طواف کرتے دیکھا وہ کہہ رہا تھا۔ (پھیر دے میرے راکب محمد کو اے میرے رب پھیر دے اور میرے ساتھ بخشش اور بھلائی کر) میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون شخص ہے۔ لوگوں نے کہا یہ عبدالمطلب ہیں۔ انہوں نے اپنے بیٹے کو اپنے اونٹ کی تلاش کے لئے بھیجا ہے وہ جب اپنے بیٹے کو کسی کام کے لئے بھیجتے تھے وہ کام فوراً ہو جاتا تھا اب کی بار ذرا دیر ہو گئی۔ اسی واسطے یہ دعا مانگ رہے ہیں۔ ابھی کچھ دیر نہ گزری تھی کہ حضور بھی تشریف لے آئے اور اونٹ بھی آ گیا۔ (بخاری فی تاریخہ)

عبدالمطلب کے فرش پر حضورؐ کے سوا اور کوئی نہیں بیٹھ سکتا تھا

عباس بن عبداللہ بن معبد سے روایت ہے کہ عبدالمطلب کے واسطے ظل کعبہ میں فرش بچھایا جاتا تھا اور عبدالمطلب کے کسی بیٹے کو ان کے عظمت و جلال کی وجہ سے اس

فرش پر بیٹھنے کی ہمت نہ ہوتی تھی۔ حضور سرور عالمؐ اس فرش پر آکر بیٹھ جاتے تھے۔ آپ کے چچا حضورؐ کو فرش پر سے اٹھانے کی کوشش کرتے تو عبدالمطلب کہتے۔ میرے بیٹے کو چھوڑ دو۔ میرے بیٹے کو بیٹھا رہنے دو۔ عبدالمطلب آپ کی پشت پر ہاتھ پھیر کر کہتے میرے اس بیٹے کی بڑی شان ہوگی۔ عبدالمطلب کی وفات کے وقت حضورؐ کی عمر ۸ سال تھی۔ عبدالمطلب نے ابو طالب کو بلا کر وصیت کی کہ میرے بعد حضورؐ کی پرورش اور تربیت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھنا۔

ابو طالب کی کفالت کے زمانے میں حضور سرور عالمؐ کے حالات

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ابو طالب کے بیٹے صبح کے وقت خواب سے بیدار ہوتے تو ان کی آنکھوں میں چیپڑ لگے رہتے تھے۔ آنکھوں سے رطوبت بہتی رہتی تھی۔ حضورؐ بالکل صاف ستھرے اٹھتے تھے اور کھانے کے وقت جب ابو طالب اپنے بیٹوں کے سامنے کھانے کی رکابیاں رکھتے تو آپس میں چھینا جھپٹی کرنے لگتے۔ حضورؐ یہ دیکھ کر فوراً اپنا ہاتھ روک لیتے اور ان کے ساتھ چھینا جھپٹی میں شریک نہ ہوتے تھے۔ ابو طالب نے اپنے بیٹوں کی بدتمیزیاں دیکھ کر حضورؐ کے واسطے علیحدہ کھانے کا انتظام کر دیا تھا۔ (ابن عساکر)

حضور سرور عالم (ﷺ) نے کبھی بھوک پیاس کی شکایت نہیں کی

حضرت ام ایمن سے روایت ہے کہ میں نے حضورؐ کو کبھی بھوک پیاس کی شکایت کرتے نہیں سنا۔ آپ جس وقت صبح کو اٹھتے تو تھوڑا سا آب زمزم نوش فرما لیتے۔ ہم اکثر

صبح کا کھانا آپ کے سامنے پیش کرتے تو حضورؐ فرماتے۔ میرا ارادہ کھانا کھانے کا نہیں ہے میرا پیٹ بھرا ہوا ہے۔ (واقدی)

حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سر پر درخت سایہ کرتا تھا

حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابو طالب شام کی طرف گئے۔ حضورؐ ان کے ہمراہ تھے۔ ملک شام میں ایک راہب رہتا تھا۔ راہب کے پاس ہی قیام کیا۔ اونٹوں کے کجاوے کھول دیئے۔ راہب اٹھ کر آیا اور ادھر ادھر گھوم پھر کر حضورؐ کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا کہ یہ لڑکا سید العالمین ہے۔ رسول رب العالمین ہے۔ یہ وہ ہے جس کو حق تعالیٰ نے رحمتہ للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔ قافلہ والوں نے اس راہب سے دریافت کیا۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ رسول رب العالمین ہیں تو اس نے جواب دیا کہ تمہارا قافلہ جس وقت گھاٹی سے نکلا۔ حضورؐ جس درخت یا پتھر کے پاس سے گزرتے تھے وہ فوراً سجدہ میں گر جاتا تھا۔ درخت اور پتھر سوائے نبی کے اور کسی کو سجدہ نہیں کرتے۔ میں حضور سرور عالمؐ کو ان کی خاتم نبوت سے پہچانتا ہوں۔ اس بات چیت کے بعد راہب واپس چلا گیا۔ قافلہ والوں کے لئے کھانا پکوا کر لایا۔ اس وقت سرور عالمؐ اونٹ چرانے تشریف لے گئے تھے راہب نے کہا کسی آدمی کو بھیج کر حضورؐ کو بلواؤ۔ حضورؐ تشریف لے آئے۔ آپ کے سر پر ایک بادل کا ٹکڑا سایہ کئے ہوئے تھا۔ (ابن ابی شیبہ)

حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے توسل

سے باران رحمت کا نزول

جلہمہ بن عرفطہ سے روایت ہے کہ میں مکہ معظمہ پہنچا۔ اس وقت مکہ میں قحط سالی تھی۔ قریش نے عرض کیا۔ اے ابو طالب قحط کی وجہ سے ہم لوگوں کا برا حال ہو گیا ہے بارش کے لئے دعا مانگو۔ ابو طالب بارش کی دعا کرنے چلے۔ حضورؐ اور مکہ مکرمہ کے بہت

سے لڑکے ہمراہ تھے۔ بیت اللہ شریف سے پشت لگا کر کھڑے ہو گئے۔ ان کی انگلیاں حضورؐ نے پکڑیں۔ حق تعالیٰ سے نزول باراں کی درخواست کی۔ اسی وقت آسمان پر بادل آ کر برسنے لگا۔ جل تھل بھر گئے۔ شہر میں غلہ کی ارزانی اور چرندوں کے لئے چارہ کی فراوانی ہو گئی۔ ابو طالب نے اس واقعہ کو ان الفاظ میں نظم کیا ہے۔

ترجمہ: آپ ایسے گورے اور ایسے واضح النسب ہیں کہ ابر آپ کے چہرہ مبارک یا آپ کی ذات اقدس کے ساتھ پانی مانگتا ہے اور آپ یتیموں کی پناہ اور بیوہ عورتوں کے نگہبان ہیں۔

ترجمہ: آپ کے ساتھ وہ لوگ جو آل ہاشم سے ہیں اور ہلاک ہونے والے ہیں پناہ چاہتے ہیں۔ وہ آپ کے پاس نعمت اور عظیم نعمتوں میں ہیں۔ (ابن عساکر)

حق تعالیٰ نے حضورؐ کو زمانہ شباب میں جاہلیت کی باتوں سے محفوظ رکھا

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالمؐ کعبۃ اللہ کی تعمیر کے لئے پتھر اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے۔ آپ اس وقت صرف تہہ پہنے ہوئے تھے آپ کے چچا حضرت عباسؓ نے فرمایا۔ اے میرے بھتیجے اگر تم اپنا تہہ کھول کر کاندھے پر رکھ لو تو پتھر کی رگڑ وغیرہ سے محفوظ رہو۔ حضورؐ نے ایسا ہی کیا۔ آپ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ اس کے بعد کسی شخص نے آپ کو برہنہ نہیں دیکھا۔ (بخاری)

عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہؐ آپ کبھی ایام جاہلیت میں عورتوں کے کھیل تماشہ میں شریک ہوئے تھے۔ فرمایا نہیں۔ (طبرانی)

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ، سے روایت ہے کہ کسی شخص نے رسول اللہؐ سے پوچھا کہ آپ نے کبھی بتوں کی پوجا کی ہے۔ فرمایا نہیں۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہؐ آپ

نے کبھی شراب پی؟ فرمایا ہرگز نہیں اس لئے کہ میں اس بات کو جانتا تھا کہ جو شخص بت پرستی اور شراب نوشی کا مرتکب ہوگا وہ کفر کا مرتکب ہوگا۔ مجھے اس وقت نہ کتاب کا علم تھا نہ ایمان کو پہچانتا تھا۔ (ابو نعیم)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ اپنے چچا زاد بھائیوں کے ساتھ اساف بت کے پاس کھڑے تھے۔ آپ نے خانہ کعبہ کی پشت کی طرف ایک ساعت نظر اٹھائے رکھی اس کے بعد واپس لوٹ گئے۔ حضورؐ کے چچا زاد بھائیوں نے کہا اے محمد تجھے کیا ہوگیا؟ آپ نے فرمایا مجھے اس بت کے پاس کھڑے ہونے کی ممانعت کی گئی ہے۔ (ابن عساکر)

حضورؐ کی قوم آپ کے عہد شباب میں آپ کی تعظیم کرتی تھی اور آپ کے ذریعہ دعا کراتی تھی

ابن شہاب سے روایت ہے کہ جس وقت قریش نے خانہ کعبہ تعمیر کیا اور بناتے بناتے رکن کی جگہ تک پہنچے تو ان میں آپس میں جھگڑا ہوگیا کہ رکن کو کون اٹھائے جب کوئی صورت فیصلہ نظر نہ آئی تو باہمی قرارداد سے طے پایا کہ جو شخص ہمارے آگے سے آئے اسی کو اپنا حکم بنالیں۔ اتنے میں حضورؐ تشریف لے آئے۔ اس وقت آپ لڑکے اور کم عمر تھے۔ قریش نے آپ کو حکم قرار دیا۔ حضور سرور عالمؐ نے اس پتھر کو ایک کپڑے کے اندر رکھ کر حکم دیا کہ ہر قبیلہ کا سردار اس کپڑے کو پکڑ کر اٹھائے۔ روسائے قبائل نے تعمیل حکم کی۔ حضورؐ نے دیوار پر چڑھ کر اس پتھر کو اپنے ہاتھوں سے اٹھا کر اس کی مقررہ جگہ پر رکھ دیا۔ اس بات سے تمام اہل قریش آپ سے بہت خوش ہوئے اور آپ کی کمال ذہانت و فطانت کی داد دی۔ قریش حضورؐ سے اس درجہ خوش تھے کہ انہوں نے متفقہ رائے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو امین کا خطاب دیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر فرشتوں نے سایہ کیا

ابن اسحاق نے کہا ہے کہ حضرت خدیجہؓ نے حضورؐ سے عرض کیا کہ آپ ان کا مال لے کر تجارت کے واسطے شام جائیں، چنانچہ آپ حضرت خدیجہؓ کے غلام میسرہ کے ہمراہ شام تشریف لے گئے اور ایک درخت کے سایہ میں جو ایک راہب کے صومعہ کے قریب تھا۔ قیام فرمایا۔ راہب نے میسرہ سے دریافت کیا۔ تمہارے ہمراہ یہ کون شخص ہے۔ میسرہ نے کہا یہ ایک قریشی اہل حرم ہیں۔ یہ سن کر راہب نے کہا کہ اس درخت کے نیچے سوائے نبی کے کسی نے قیام نہیں کیا۔ میسرہ کا بیان ہے کہ دوپہر کے وقت جب گرمی شدت کی ہوئی تھی۔ دو فرشتے سر مبارک پر سایہ کئے رہتے تھے۔ پھر جب سامان تجارت فروخت کر کے حضورؐ شام سے مکہ مکرمہ واپس تشریف لائے تو یہ نظارہ حضرت خدیجہؓ نے بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ میسرہ نے بھی دوران سفر کے حالات بیان کئے۔ اسی وقت سے حضرت خدیجہؓ کو حضورؐ سے عقد مسنون کرنے کا شوق دامن گیر ہوا۔ (ابن سعد)

حضرت خدیجہؓ کو نکاح کرنے کا غیبی اشارہ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رجب کی عید میں اہل مکہ کی عورتوں میں کسی بات پر جھگڑا ہوگیا۔ یہ سب عورتیں ایک بت کے پاس کھڑی ہوئی تھیں۔ یکایک ان کو ایک انسانی شبیہ نظر آئی اور اس نے ان عورتوں کے قریب آ کر بلند آواز سے پکار کر کہا۔

''اے تیما کی عورتو! عنقریب تمہارے شہر میں ایک نبی جس کا نام احمد ہے مبعوث ہونے والا ہے۔ جو عورت اس سعادت کی خواہش مند ہو کہ وہ اس نبی کی زوجیت قبول کرے۔ اس کو بلا تامل اپنا ارادہ پورا کرنا چاہئے''۔

یہ آواز سن کر عورتوں نے اس کو کنکریاں ماریں۔ برا بھلا کہا۔ حضرت خدیجہؓ بھی ان

عورتوں میں شامل تھیں۔ مگر وہ خاموش رہیں اور انہوں نے اپنی زبان سے کچھ نہ کہا۔
(ابن سعد)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور آغاز وحی

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ پر شروع شروع میں آغاز وحی اس طور پر ہوئی کہ آپ کو سچے خواب نظر آتے تھے۔ آپ جو کچھ خواب میں مشاہدہ فرماتے صبح کو ہو بہو اسی طرح ظہور میں آتا۔ اس کے بعد حضورؐ خلوت گزیں ہو گئے۔ آپ غار حرا میں کئی کئی رات عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ حضورؐ کھانے پینے کا سامان اپنے ہمراہ لے جاتے تھے۔ جب ختم ہو جاتا پھر واپس تشریف لا کر لے جاتے اسی دوران میں ایک روز حضور سرور عالمؐ عبادت میں مشغول تھے کہ آپ کے پاس ایک فرشتہ نے آ کر کہا پڑھو۔ حضورؐ نے فرمایا مجھے پڑھنا نہیں آتا۔ اس فرشتہ نے حضورؐ کو بغل میں لے کر خوب دبوچا۔ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ اس فرشتے نے مجھے اس زور سے بھینچا کہ مجھ میں طاقت باقی نہ رہی۔ اس کے بعد اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا پڑھو۔ میں نے جواب دیا مجھے پڑھنا نہیں آتا۔ اس فرشتے نے مجھے آغوش میں لے کر خوب دبایا۔ اس کے بعد مجھے چھوڑ دیا اور کہا پڑھو۔ میں نے کہا مجھے پڑھنا نہیں آتا۔ اس بار فرشتے نے پھر مجھے دبایا۔ میں بے حال ہو گیا۔ اس کے بعد اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا پڑھو۔ اقراء بسم ربک الذی خلق. خلق الانسان من علق اقراء و ربک الاکرم الذی علم الانسان مالم یعلم۔ فرشتہ چلا گیا۔ میرا دل خوف کی وجہ سے کانپ رہا تھا۔ اس کے بعد حضورؐ حضرت خدیجہؓ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا مجھے کمبل اڑھاؤ آج میرے ساتھ ایسا واقعہ پیش آیا جس سے مجھے جان کا خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔ حضرت خدیجہؓ نے آپ کو کمبل اڑھایا۔ عرض کیا حضورؐ آپ کسی بات کا خیال نہ کریں۔ آپ صلہ رحمی کرتے

ہیں۔ سچی بات کہتے ہیں۔ سختی برداشت کرتے ہیں۔ مہمانوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ نادار اور مفلس لوگوں کو کسب کراتے ہیں جو شخص حق پر ہوتا ہے اور مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے آپ اس کی اعانت کرتے ہیں۔ حق تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہے۔

کچھ دیر بعد جب حضورؐ کے اوسان درست ہوئے تو حضرت خدیجہؓ حضورؐ کو ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ کے پاس لے کر گئیں اور اس سے سارا واقعہ کا ذکر کیا (ورقہ بن نوفل ایک زبردست نصرانی عالم تھا۔ ورقہ نے ہی انجیل کا ترجمہ عربی زبان میں کیا تھا) ورقہ نے حضورؐ کی زبانی سارا حال سنا۔ ورقہ نے جواب دیا کہ یہ وہی فرشتہ تھا جو حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوا تھا۔ ورقہ نے کہا کاش میں اس وقت زندہ رہوں جس وقت آپ کی قوم آپ کو وطن سے نکالے گی۔ حضورؐ نے فرمایا کیا مجھے میری قوم جلاوطن کرے گی۔ ورقہ نے جواب دیا ہاں آپ جو چیز لے کر آئے ہیں اور کوئی اس جیسی چیز لے کر نہیں آیا۔ قوم نے ہمیشہ ایسے لوگوں کے ساتھ عداوت اور مخالفت کی ہے اگر میں آپ کی نبوت کے زمانہ میں زندہ رہا تو آپ کی پوری پوری مدد کروں گا۔ اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد ہی ورقہ کا انتقال ہو گیا۔ (بخاری و مسلم)

فترت وحی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اضطراب اور حضرت جبرئیلؑ کی تسلی دہانی

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ وحی آتے آتے کچھ روز بندش ہو گئی۔ اس بات سے حضورؐ کو سخت قلق و اضطراب ہوا۔ آپؐ نے کئی بار ارادہ کیا کہ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر اپنے آپ کو نیچے گرا دیں مگر اسی وقت حضرت جبرئیلؑ نے حاضر ہو کر آپ کو تسلی دی۔ ”اے محمدؐ آپ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے برحق رسول ہیں“۔ اس بات سے حضورؐ کو تشفی ہو جاتی اور دولت خانہ واپس آجاتے۔ (احمد)

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے شرح بخاری میں لکھا ہے کہ ابتدائے نزول وحی میں حضور سرور عالمؐ کو فرشتہ کا دبوچنا حضورؐ کی خصوصیات میں سے ہے۔ آغوش میں لے کر دبوچنے کی حکمت یہ تھی کہ آپ کسی دوسری شے کی طرف التفات سے فارغ الذہن رہیں اور اس امر میں شدت و کوشش کا اظہار اس امر کی تنبیہہ کے پیش نظر تھا کہ وہ قول ثقیل جو آپ کو آئندہ القا کیا جانے والا ہے آپ اس کے متحمل ہو سکیں اور ابتدائے وحی میں اس کی ضرورت بھی تھی کہ آپ کے قلب مبارک میں تخیل اور وسوسہ کی گنجائش نہ رہے۔

ابتدائے نبوت میں حضرت اسرافیلؑ تین سال تک حضورؐ کو تعلیم دیتے رہے

حضرت امام بیہقی نے شعبی سے روایت کی ہے کہ حضورؐ کو چالیس سال کی عمر میں خلعت نبوت پہنایا گیا۔ نبوت کے شروع کے تین سال میں حضرت اسرافیلؑ حضورؐ کے ساتھ رہے۔ ان ایام میں قرآن شریف نازل نہیں ہوا تھا حضرت اسرافیلؑ حضورؐ کو کلمہ اور دوسری چیزوں کی تعلیم دیتے تھے۔ تین سال تک حضرت جبرئیلؑ آپ کے ساتھ رہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ بیس سال تک قرآن نازل ہوتا رہا دس سال مکہ معظمہ میں اور دس سال مدینہ طیبہ میں۔

آغاز نبوت سے پیشتر حضور (ﷺ) کو درخت اور پتھر سلام کرتے تھے

عبدالملک بن عبداللہ ابی سفیان بن العلاء بن جاریہ الثقفی نے بعض اہل علم سے روایت کی ہے کہ جب حق تعالیٰ نے حضورؐ کو نبوت کی کرامت عطا کرنے کا ارادہ کیا تو اس کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ حضورؐ جس درخت یا پتھر کے پاس سے گزرتے تھے وہ درخت یا پتھر آپ کو سلام کرتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، السلام علیک یا رسول

اللہ کی ندا سن کر ادھر ادھر مڑ کر دیکھتے تھے مگر کوئی سلام کرنے والا نظر نہ آتا تھا۔ (بیہقی)

عسکلان بن عواکن الحمیری کا قبول اسلام

حضرت عبدالرحمان بن عوف نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ میں ایک مرتبہ یمن کے سفر پر گیا۔ عسکلان بن عواکن الحمیری کے ہاں قیام کیا۔ عسکلان بہت بوڑھا مرد بزرگ تھا۔ عسکلان نے مجھ سے دریافت کیا۔ سناؤ تم لوگوں میں کوئی نیا آدمی ظاہر ہوا ہے جس نے تمہارے دین کے خلاف کیا ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کا اعلان فرما چکے تھے۔ عسکلان کبرسنی کے باعث ثقل سماع میں مبتلا تھا۔ نشست و برخاست دشوار تھی۔ میں جب اس کے پاس پہنچا تو اس کے بیٹوں پوتوں نے اس کو گاؤ تکیہ کے سہارے بٹھایا۔ عسکلان نے مجھ سے کہا۔ تم اپنا نسب بیان کرو۔ میں نے کہا میں عبدالرحمٰن بن عوف بن عبدالحارث بن زہرہ ہوں۔ عسکلان نے کہا اے زہرہ کے بھائی میں تجھے ایک خوشخبری سناتا ہوں۔ میں نے کہا ضرور عسکلان نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ کے شروع میں تیری قوم میں ایک نبی کو مبعوث کیا ہے اور اس پر ایک کتاب نازل کی ہے وہ بتوں کی عبادت سے منع کرتا ہے۔ اسلام کی طرف بلاتا ہے حق بات کا حکم کرتا ہے۔ بری باتوں سے روکتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ وہ نبی کن لوگوں میں سے ہے۔ عسکلان نے کہا کہ وہ بنی ہاشم سے ہے اور تم اس کی ننھیال میں سے ہو۔

اے عبدالرحمٰن تم یہاں سے جلد واپس چلے جاؤ اور اس کی مدد کرو اس کی تصدیق کرو اور اس نبی کے پاس یہ میرے چند اشعار لے جاؤ۔

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وہ صاحب بلندیوں کا ہے اور نکالنے والا رات اور صبح کا۔

ترجمہ: آپ شرف اور جواں مردی میں قریش سے ہیں اے فرزند اس شخص کے ذبح سے جس کا فدیہ دیا گیا ہے۔

ترجمہ: آپ خدا کی طرف سے بھیجے گئے ہیں۔ مخلوق کو یقین کی طرف بلاتے ہیں اور حق وفلاح کے واسطے رہنمائی کرتے ہیں۔

ترجمہ: میں اس اللہ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں کہ وہ موسیٰ کا رب ہے۔ تحقیق آپ بطحا میں بھیجے گئے ہیں۔

ترجمہ: آپ ملیک یعنی اللہ تعالیٰ کے پاس میری شفاعت فرمائیں کہ وہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو فلاح کی طرف بلاتا ہے۔

عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا بیان ہے کہ یہ اشعار میں نے اسی وقت یاد کر لئے اور مال تجارت جلدی جلدی فروخت کر کے مکہ مکرمہ واپس آیا اور حضرت ابوبکرؓ سے ملاقات کی اور ان کو سارا قصہ سنایا۔

حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ وہ نبی محمد بن عبداللہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے ان کو رہنما بنا کر بھیجا ہے۔ تم ان کے پاس چلو۔ حضورؐ اس وقت حضرت خدیجہؓ کے مکان میں تشریف فرما تھے۔ ہم دونوں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضورؐ نے مجھے دیکھ کر متبسمانہ انداز میں فرمایا: تمہارے چمکنے اور پر رونق چہرے سے مجھے خیر کی امید ہے۔ سناؤ کیا خبر ہے جو امانت لے کر آئے ہو، پیش کرو۔ میں نے سارا واقعہ حضورؐ کے سامنے پیش کیا اور عسکلان کے اشعار پڑھ کر سنائے اور خود بھی مشرف بہ اسلام ہو گیا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ حمیر کا بھائی (عسکلان) خاص ایماندار لوگوں میں سے ہے۔ حضورؐ نے یہ بھی فرمایا کہ مجھ پر بہت سے لوگ ایمان لاتے ہیں۔ میری نبوت کی تصدیق کرتے ہیں اور وہ میرے پاس حاضر نہیں ہوئے۔ وہ لوگ میرے سچے بھائی ہیں۔ (ابن عساکر)

حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بعثت کے وقت غیب کی آوازیں

(۱) حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا ہے کہ میں ایک روز بتوں کے پاس سو رہا تھا ان بتوں کے پاس کسی شخص نے ایک گائے کا بچہ ذبح کیا۔ اس وقت اس گائے کے بچہ کے پیٹ میں سے کسی نے اس شدت کے ساتھ شور مچایا۔

ترجمہ: (اے جلیح یہ امر نجات دینے والا ہے مرد نصیحت کرنے والا ہے وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے) یہ سن کر لوگ بھاگ کھڑے ہوئے۔ میں اس فکر میں رہا کہ میں اس آواز کا حال اور انجام معلوم کروں۔ کچھ دیر بعد دوسری اور تیسری مرتبہ پھر یہی آواز بلند ہوئی۔ اس واقعہ کو کچھ زیادہ دن نہیں گزرے تھے کہ ہم نے حضورؐ کی بعثت کی خبر سنی۔ (بخاری)

(۲) حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا ہے کہ میں نے سواد بن اقارب سے کہا کہ اپنے ابتدائے اسلام کی بات سناؤ۔ سواد بن اقارب نے کہا کہ ایک جن میرا دوست تھا میں ایک رات سو رہا تھا۔ اس جن نے مجھے آ کر جگاتے ہوئے کہا۔ اٹھو اور سمجھو کہ لوئی بن غالب میں ایک نبی مبعوث ہوا ہے پھر اس نے یہ اشعار پڑھے۔

ترجمہ: جنات میں سے میں تعجب کرتا ہوں اور جنات کے نجس لوگوں سے تعجب کرتا ہوں اور اس امر سے تعجب کرتا ہوں کہ وہ اپنے اونٹوں پر کجاوے باندھتا ہے۔

ترجمہ: وہ جنات مکہ کی طرف میل کرتے ہیں اور ہدایت کی خواہش کرتے ہیں۔ ان جنات میں جو مومن ہیں وہ ان نجس جنات کی مثل نہیں۔

ترجمہ: تو اس کے خلاصہ کی طرف جا۔ جو ہاشم سے ہے اور اپنی آنکھوں کو وزدہ ہاشم کی طرف اٹھا کے دیکھ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کہ بنی ہاشم کے

راس ہیں اور اس قبیلہ کا وزدہ ہیں۔

اس کے بعد اس جن نے مجھے بیدار کر کے ڈرا کے کہا کہ اے سواد بن اقارب اللہ تعالیٰ نے ایک نبی کو مبعوث کیا ہے تو اس کے پاس جا تو ہدایت پائے گا اور تجھ کو بزرگی حاصل ہوگی۔

دوسری رات بھی اسی قسم کا واقعہ پیش آیا۔ اس جن نے مجھے بیدار کر کے یہ اشعار سنائے۔

ترجمہ: میں جنات سے اور ان کی طلب سے تعجب کرتا ہوں اور جنات اونٹوں کے اوپر کجاوے باندھتے ہیں اس سے تعجب کرتا ہوں۔

ترجمہ: وہ جنات مکہ کی طرف میل کرتے ہیں اور ہدایت کی خواہش کرتے ہیں۔ جنات میں صادق لوگ ان کذابوں کے مثل نہیں۔

ترجمہ: ہاشم سے جو خلاصہ مرد ہے اس کی طرف کوچ کر دے۔ جنات کے اگلے لوگ ان کے بعد کے لوگوں اور اتباع کے مثل نہیں۔

تیسری رات اس جن نے مجھے یہ اشعار سنائے۔

ترجمہ: جنات سے میں تعجب کرتا ہوں اور ان کی دلیری سے تعجب کرتا ہوں اور اس امر سے تعجب کرتا ہوں کہ وہ اونٹوں پر کجاوے باندھتے ہیں اور آمادۂ سفر ہیں۔

ترجمہ: وہ جنات مکہ کی طرف میل کرتے ہیں اور ہدایت کی خواہش کرتے ہیں جو جنات شریر ہیں وہ نیک جنوں کے مثل نہیں۔

ترجمہ: تو ہاشم کے منتخب اور خلاصہ مرد کی طرف کوچ کر جو جنات ایمان والے ہیں وہ ان جنات کی مثل نہیں جو کافر ہیں۔

سواد بن اقارب کہتے ہیں کہ تین رات پے در پے اس جن کے اشعار سن کر میرے دل میں اسلام کی محبت جاگزیں ہوگئی۔ میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا حضورؐ نے مجھے

دیکھتے ہی فرمایا۔ مرحبا یا سواد بن اقارب جو چیز تجھ کو میرے پاس لائی ہے۔ مجھے اس کا علم ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے چند اشعار کہے ہیں۔ سماعت فرمائیے۔

ترجمہ: میرے پاس ایک اچھی صورت والا سو جانے کے بعد رات میں آیا۔ جس امر میں میں نے اس کو آزمایا ہے وہ جھوٹا نہیں ہے۔

ترجمہ: وہ اچھی صورت والا تین رات آیا۔ اس کا قول ہر رات یہی تھا کہ تیرے پاس ایک رسول آیا ہے جو لوئی بن غالب کی اولاد سے ہے

ترجمہ: میں نے اپنی پنڈلی سے اپنے تہبند کو باندھا (یعنی میں آمادۂ سفر ہوا) اور تیز رفتار اونٹنی نے جو بڑے چہرے والی ہے اس نے میدانوں کو قطع کرنے کے بعد مجھ کو بیچ میں لا پہنچایا۔

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ رب ہے اور اس کے سوا کوئی رب نہیں ہے اور آپ ہر ایک غالب پر مامون ہیں یعنی ہر ایک غالب آپ پر بھروسہ کئے ہوئے ہیں۔

ترجمہ: اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ از روئے شفاعت کے اللہ تعالیٰ کے پاس مرسلوں سے زیادہ قریب ہیں۔ اے اکرمین اور پاکوں کے بیٹے۔

ترجمہ: جو شے آپ کے پاس آئی ہے اے خیر خلق آپ ہمیں اس کا حکم فرمائیے اگرچہ اس میں ایسی محنت اور دشواری ہو کہ آدمی بوڑھا ہو جائے۔

ترجمہ: آپ میری شفاعت اس دن فرمائیں کہ کوئی صاحب شفاعت اس دن آپ کے سوا سواد بن اقارب کو بے نیاز کرنے والا نہیں۔ (رواہ البخاری فی تاریخہ)

(۳) حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالمؐ کی بعثت کی خبر سب سے پہلے مدینہ میں اس طرح آئی کہ مدینہ کی عورت کے ایک جن تابع تھا۔ وہ جن ایک پرندہ کی شکل میں اس عورت کے مکان پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس عورت نے جن سے کہا کہ نیچے اتر آ۔ مگر اس نے نیچے آنے سے انکار کر دیا اور کہا مکہ میں ایک ایسا نبی مبعوث ہوا

ہے جس نے ہم لوگوں کے ٹھہرنے کو منع کیا اور زنا کو ہم پر حرام کیا ہے۔ (طبرانی)

(۴) ارطاۃ بن المنذر سے روایت ہے کہ میں نے ضمرہ سے سنا ہے۔ وہ کہتے تھے کہ مدینہ میں ایک عورت تھی۔ ایک جن اس سے جماع کیا کرتا تھا۔ وہ یکا یک غائب ہوگیا۔ اس عورت کے پاس آنا چھوڑ دیا۔ ایک روز وہ اتفاق سے ایک سوراخ میں سے ظاہر ہوا۔ اس عورت نے جن سے کہا کہ آج خلاف عادت اس طرح کیوں آیا۔ اس جن نے جواب دیا کہ ایک نبی مکہ میں ظاہر ہوا ہے اور وہ جو کچھ لایا ہے۔ میں نے اس کو سنا ہے اس نے زنا کو حرام قرار دیا ہے۔ لو ہمارا اسلام لو۔ یہ کہہ کر وہ رخصت ہوگیا۔ (ابونعیم)

○ یزید بن رومان سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفانؓ اور طلحہ بن عبداللہؓ نے حضورؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ حضرت عثمانؓ نے عرض کیا میں ابھی ابھی شام سے آیا ہوں۔ معان اور زرقاء کے درمیان رات کو قیام تھا کہ مجھے ایک غیبی آواز سنائی دی۔ کوئی شخص پکار پکار کر کہہ رہا تھا۔ اے سونے والو بیدار ہو جاؤ۔ احمدؐ (نبی) نے مکہ میں ظہور کیا۔ چنانچہ مکہ میں پہنچ کر آپ کی بعثت کی خبر سنی۔ (ابن سعد)

ایک جن شاتم رسول کو ایک عفریت نے قتل کر دیا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ کسی جن نے مکہ معظمہ کے کوہ ابوقبیس پر چڑھ کر یہ اشعار پڑھے۔

ترجمہ: برا کرے اللہ تعالیٰ کعب بن فہر کی رائے کا یہ لوگ کتنے سبک عقل ہیں۔

ترجمہ: بنی کعب کا دین ان کے آبائے کرام حمایت کرنے والوں کا دین ہے اور وہ اس دین میں ملامت کیئے جاتے ہیں۔

ترجمہ: تمہارا ساتھ جنات دیں گے جس وقت تم پر حکم کیا جائے گا اور وہ مرد تمہارا

ساتھ دیں گے جو نخیل اور آطام کے ہیں۔

ترجمہ: قریب ہے کہ تو سواروں کو دیکھے گا کہ وہ خرام کریں گے ایسی حالت میں کہ قوم کو بڑے بڑے شہروں میں قتل کریں گے۔

ترجمہ: کیا تم لوگوں میں کوئی ایسا کریم ہے کہ اس کا نفس آزاد ہے اور اس کے ماں باپ اور چچا شریف ہیں۔

ترجمہ: وہ کریم ایسی ضرب لگانے والا ہو کہ وہ ضرب عذاب اور خوشی ہو سختی اور غم سے۔

یہ بات بجلی کی طرح سارے مکہ میں مشہور ہوگئی۔ مشرکین بھی ان اشعار کو پڑھنے لگے۔ ان اشعار کو سن کر مشرکین نے مومنوں کی طرف رخ کیا۔ حضورؐ نے فرمایا یہ وہ شیطان ہے جو بتوں کے اندر سے آدمیوں کا کلام کرتا ہے۔ اس کا نام مسعر ہے اللہ تعالیٰ اس شیطان کو ذلیل کرے گا۔ اس واقعہ کے تیسرے دن کسی ہاتف نے پہاڑ پر چڑھ کر یہ اشعار پڑھے۔

ترجمہ: ہم نے مسعر شیطان کو قتل کر ڈالا جبکہ اس نے سرکشی اور تکبر کیا۔

ترجمہ: اور مسعر شیطان نے حق کو سبک سمجھا اور امر منکر کو سنت ٹھہرایا۔ میں نے مسعر کا قناع اس تلوار سے بنایا کہ وہ بنیاد ہستی کھودنے والی اور قاطع ہے۔

ترجمہ: اس شیطان کو اس سبب سے میں نے قتل کیا کہ اس نے ہمارے نبی مظہر کو برا کہا تھا۔

یہ اشعار سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنات میں سے یہ وہ عفریت ہے جس کا نام سمحج ہے میں نے اس کا نام عبداللہ رکھا ہے۔ یہ مجھ پر ایمان لایا ہے۔ اس نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ اس شیطان کی جستجو میں چند روز سے تھا۔ (ابو نعیم)

حضرت تمیم داریؓ سے روایت ہے کہ میں شام میں تھا۔ جس وقت رسول اللہؐ مبعوث

ہوئے میں کسی کام سے جنگل کی طرف گیا تھا۔ رات ہو گئی۔ میں وہیں لیٹ گیا۔ یکایک ایک زوردار آواز آئی۔ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ حاصل کرو۔ اس لئے کہ جس کسی شخص کو اللہ تعالیٰ سے نجات نہیں دلا سکتا۔ میں نے کہا۔ تجھے خدا کی قسم بات صاف صاف کہو۔ اس نے کہا کہ رسول اللہؐ نے ظہور فرمایا ہے اور ہم نے مقام جیحون میں آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ ہم مسلمان ہو گئے ہیں اور آپ کا ہم نے اتباع کیا ہے۔ اب جنات کا مکر چلا گیا۔ اب جنات آگ کے شعلوں سے مارے جاتے ہیں تو محمد رسول اللہؐ رب العالمین کی طرف جا اور مسلمان ہو جا۔

تمیم داریؓ کہتے ہیں کہ میں صبح اٹھتے ہی ایک راہب کے پاس گیا اور اس سے رات کی بات ذکر کی۔ اس نے جواب دیا کہ تجھ سے جنات نے جو کچھ کہا ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ وہ نبی حرم سے ظہور کرے گا۔ اس کی ہجرت کی جگہ حرم ہوگی وہ خیر الانبیاء ہے تو ان کی طرف کیوں نہیں جاتا۔ (ابونعیم)

حضور ﷺ کی بعثت کے وقت بت اوندھے ہو گئے طاق کسریٰ میں شگاف آ گیا

حضرت وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ جس وقت حضور ﷺ خلعت نبوت سے سرفراز ہوئے تو طاق کسریٰ شق ہو گیا۔ دریائے دجلہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ (واقدی)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو ہر ایک بت صبح کے وقت اوندھا پڑا ہوا تھا۔ شیاطین نے ابلیس لعین کو جا کر خبر کی۔ ابلیس نے کہا کہ ایک نبی مبعوث ہوا ہے۔ شیاطین تلاش میں نکلے مگر پتہ نہ چل سکا۔ ابلیس نے کہا اچھا میں تلاش کرتا ہوں ابلیس چل دیا۔ مکہ معظمہ میں حضورؐ کو پایا اور

شیاطین سے آ کر کہا کہ میں اس نبی کو دیکھ آیا ہوں۔ اس کے ساتھ جبریل علیہ السلام ہیں۔ (ابونعیم)

حضور ﷺ کی بعثت کی وجہ سے جنات کا آسمان میں داخلہ بند

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ شیاطین آسمان پر چڑھ کر وحی کے کلمات سن کر زمین پر اترتے تھے اور جو کلمات سنتے تھے ان میں اپنی طرف سے کچھ اور باتیں ملا کر لوگوں کو بتایا کرتے تھے جس وقت حضورؐ مبعوث ہوئے۔ شیاطین ان جگہوں پر جانے سے روک دیئے گئے۔ شیاطین نے ابلیس لعین سے ذکر کیا۔ ابلیس نے کہا زمین پر ضرور کوئی حادثہ رونما ہوا ہے ابلیس نے شیاطین کو دریافت کے لئے بھجا۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن شریف پڑھتے ہوئے پایا۔ شیاطین نے قرآن شریف سن کر اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر فرمایا۔ واللہ وہ حادثہ یہی ہے۔ اب تو شیاطین آگ کے انگاروں سے مارے جاتے ہیں۔ جس وقت کوئی ستارہ ٹوٹتا ہوا معلوم ہو تو سمجھ لو کہ اس نے شیطان کو پا لیا۔ اس کا نشانہ خطا نہیں ہوتا۔ اس ستارہ سے شیطان قتل تو نہیں ہوتا۔ لیکن اس کا چہرہ، پسلی اور ہاتھ جل جاتے ہیں۔ (احمد)

حضور سرور عالمؐ کی بعثت پر ستارے ٹوٹنے سے قریش کی گھبراہٹ

حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لئے جانے کے بعد ستارے ٹوٹنے بند ہو گئے تھے جب حضورؐ مبعوث ہوئے۔ پھر ستارے ٹوٹنے لگے۔ قریش ستاروں کو ٹوٹتا دیکھ کر ڈر گئے اور وہ یہ خیال کرنے لگے کہ دنیا کے خاتمہ کا وقت آ گیا۔ بنی ثقیفہ نے تو اپنے غلام اور چوپائے آزاد کرنے شروع کر دیئے۔

پھر جس وقت یہ خبر عبد یا ئیل کو پہنچی تو اس نے لوگوں سے کہا۔ گھبراؤ مت۔ جلدی نہ کرو۔ یہ بات معلوم کرو کہ جو ستارے آسمان سے ٹوٹتے ہیں وہ کون سے ستارے ہیں۔ اگر وہ ستارے مشہور و معروف ہیں تو سمجھ لو کہ دنیا کے خاتمہ کا وقت آ گیا اور اگر وہ ستارے غیر معروف ہوں تو اس کا باعث کوئی واقعہ عظیم ہے۔ لوگوں نے دیکھ بھال کر کہا کہ وہ غیر معروف ستارے ہیں۔ عبد یا ئیل نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں کسی نبی کا ظہور ہوا ہے۔ کچھ دنوں بعد سفیان بن حرب طائف گئے تو انہوں نے لوگوں سے ذکر کیا کہ محمد بن عبداللہؐ نے نبوت کا اعلان کیا ہے۔ (واقدی)

حضور ﷺ کی بعثت کے بعد حضرت جبرئیلؑ نے ابلیس کے زور سے دھکا مارا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو مبعوث کیا تو ابلیس لعین آپ کے پاس آ کر مکر کرنے لگا۔ حضرت جبرئیلؑ نے اسی وقت آ کر ابلیس لعین کے اتنی زور سے دھکا مارا کہ وہ وادی اردان میں جا کر گرا۔ (ابو نعیم)

قرآن شریف کا اعجاز اور مشرکین قریش کا اعتراف

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک روز ولید بن مغیرہ حضورؐ کے پاس آیا۔ حضورؐ نے اس کو قرآن پڑھ کر سنایا۔ اس پر رقت طاری ہوئی۔ یہ خبر ابو جہل کو پہنچی تو وہ فوراً ولید کے پاس جا کر کہنے لگا۔ اے چچا مجھے معلوم ہوا ہے کہ قوم تمہارے واسطے مال جمع کرنے کا ارادہ کر رہی ہے کیونکہ تم محمدؐ کے پاس گئے تھے اور اس کی باتیں سن کر تمہیں بڑا تاثر ہوا۔ ولید نے کہا۔ قریش کو علم ہے کہ میں ان سے زیادہ مالدار ہوں۔ ابو جہل

نے کہا تو پھر کوئی ایسی کیا بات کہی؟ ولید نے جواب دیا۔ خدا کی قسم تم لوگوں میں مجھ سے بہتر شاعر، رجز اور قصیدہ خواں نہیں۔ جو بات محمدؐ کہتے ہیں وہ اشعار سے مشابہ نہیں۔ اس کے کلام میں بڑی حلاوت ہے۔ اس کا کلام سن کر خوش دلی پیدا ہوتی ہے۔ اس کا قول وزن دار اور فائق ہے۔ ابوجہل نے کہا کہ ان باتوں سے تیری قوم راضی نہ ہوگی۔ جب تک محمدؐ کے بارے میں کوئی تشفی خیز بات نہ کہ۔ ولید نے کہا اچھا میں سوچ کر جواب دوں گا۔ چنانچہ کئی روز بعد اس نے کہنا شروع کیا کہ محمدؐ پر تو کسی نے سحر کر دیا ہے۔ اس کا کلام اور اس کی باتیں سحر کاری کا ثمرہ ہیں۔ (حاکم)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نضر بن حارث بن کلدہ بن عبد مناف نے قریش کے ایک مجمع میں کھڑے ہو کر کہا۔ اے اہل قریش تم لوگ ایک ایسے امتحان میں مبتلا ہوئے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئے تھے۔ محمدؐ کم سن تھے تو تم ان کی بڑی قدر و منزلت کرتے تھے۔ وہ تم میں نہایت سچے اور امین تھے۔ جب ان کا بڑھاپے کا زمانہ آیا اور انہوں نے تمہارے سامنے وہ چیز پیش کی جو وہ لے کر آئے تھے تو تم نے ان کو ساحر کہا خدا کی قسم محمدؐ ساحر نہیں۔ ہم نے بہت سے کاہنوں کا حال دیکھا ہے۔ وہ مجنوں بھی نہیں ہم نے بہت سے جنوں والوں کا حال دیکھا ہے۔ شاعر بھی نہیں۔ بھلا فن شعر میں ہم سے بڑھ چڑھ کر کون ہے۔ اے قریش والو اپنے معاملہ کو اچھی طرح سوچ سمجھ لو۔ یہ تمہارے امتحان کا وقت ہے۔ (ابن اسحاق)

حضور علیہ کو مال و دولت اور خوبصورت عورتوں کا لالچ دینے کی کوشش

حضر جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ قریش کے ایک مجمع میں اس بابت مشورہ ہوا کہ محمدؐ کی بات تمام قوم میں پھیل گئی ہے۔ اگر کوئی آدمی شاعر، کاہن اور ساحر ہوتا تو ہم

اس کو محمدؐ کے پاس بات چیت کرنے بھیجتے۔ یہ سن کر عتبہ نے کھڑے ہو کر کہا میں ان باتوں کا بہت بڑا عالم ہوں۔ اگر یہ بات ہے کہ محمدؐ ساحر ہیں یا شاعر ہیں تو مجھے پتہ چل جائے گا۔ چنانچہ عتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ عتبہ نے آپ سے پوچھا۔ اے محمد آپ اچھے ہیں یا ہاشم؟ آپ اچھے یا عبدالمطلب؟ آپ اچھے ہیں یا عبداللہ؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان باتوں کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کے بعد عتبہ نے کہا تو پھر آپ ہمارے معبودوں کو کیوں برا بھلا کہتے ہیں اور ہمارے باپ داداؤں کو گمراہ قرار دیتے ہیں۔ اگر آپ کو ریاست کی خواہش ہے تو ہم آپ کو اپنا سردار ماننے کے لئے تیار ہیں اور اگر آپ کو حسین عورتوں کی ضرورت ہے تو ہم وہ بھی مہیا کر سکتے ہیں۔ اگر مال و دولت کی خواہش ہے تو ہم آپ کے واسطے اتنا مال جمع کر دیں گے کہ آپ کے پسماندگان کے لئے بھی کافی ہوگا۔ عتبہ یہ باتیں کہہ رہا تھا حضورؐ خاموش بیٹھے سن رہے تھے۔ جس وقت عتبہ خاموش ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ الرحمن الرحیم حمٓ تنزیل من الرحمن الرحیم، کتاب فصلت ایاتہ قرآنا عربیا لقوم یعلمون پڑھتے پڑھتے فان اعرضوا فقل انذرتکم صاعقة مثل صاعقة عاد و ثمود تو عتبہ نے حضورؐ کو قسم دیتے ہوئے کہا کہ آپ خدا کے واسطے باز رہیں۔ ایسا نہ ہو کہ مجھ پر عذاب نازل ہو جائے۔ ابوجہل کو فکر ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ عتبہ حضورؐ کی طرف مائل ہو جائے ابوجہل اور اس کے رفقاء عتبہ کے گھر گئے اور اس سے کہا ہمارا تو خیال تھا کہ تو محمدؐ کی طرف مائل ہو گیا ہے اور تجھے ان کی باتیں اچھی معلوم ہوئی ہیں۔ اگر تجھے مال و دولت درکار ہو تو ہم دینے کے لئے تیار ہیں۔ عتبہ نے یہ بات سن کر غضب ناک ہو کر خدا کی قسم کھا کر کہا کہ اب میں محمدؐ سے کبھی کلام نہیں کروں گا۔ تم مجھے مال و دولت کا کیا لالچ دیتے ہو۔ میں قریش میں سب سے زیادہ مالدار ہوں۔ میں محمدؐ کے پاس گیا تھا آپ نے میری بات کا جواب جس چیز سے دیا۔ وہ خدا کی قسم نہ شعر ہے

نہ سحر ہے نہ کہانت ہے۔ آپ نے میرے سامنے بسم اللہ الرحمن الرحیم حمٓ تنزیل من الرحمن الرحیم کتاب فصلت آیاتہ کو پڑھا جب آپ پڑھتے پڑھتے فقل انذرتکم صاعقۃ مثل صاعقۃ عادو ثمود تک پہنچے تو میں نے آپ کو قسم دی کہ آپ رحم فرمائیں اور مجھ سے باز رہیں۔ تم لوگوں کو علم ہے کہ محمدؐ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ مجھے اسی وقت خوف دامنگیر ہوا کہیں تم لوگوں پر عذاب نازل نہ ہو جائے۔

(ابن ابی شیبہ)

دوسری روایت میں یہ ہے کہ عتبہ نے اپنے یار دوستوں سے کہا کہ تم آج کے دن میری اطاعت کرو۔ اس کے بعد تمہارا جی چاہے میری بات نہ ماننا۔ میں نے خدا کی قسم اس آدمی سے ایسا کلام سنا ہے کہ میں نے اس جیسا کلام آج تک نہیں سنا۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس کی تردید کیونکر کروں۔ (بیہقی)

ابوجہل بھی حضور ﷺ کی نبوت اور صداقت کا معترف تھا

مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ میں ابوجہل بن ہشام کے ساتھ مکہ کی گلیوں میں سے گزر رہا تھا کہ ہماری ملاقات حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی۔ حضور سرور عالمؐ نے ابوجہل سے فرمایا۔ "اے ابوالحکم اللہ اور اس کے رسول کی طرف آجاؤ تم کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں"۔ ابوجہل نے جواب دیا۔ اے محمدؐ کیا آپ ہمارے معبودوں کو برا بھلا کہنے سے باز نہ آئیں گے۔ ان باتوں سے ہماری یہ سمجھ میں آتا ہے کہ ہم آپ کے کمالات اور بزرگی کے قائل ہو جائیں ہم اقرار کرتے ہیں کہ آپ واقعی باکمال آدمی ہیں اور آپ نے حق رسالت خوب ادا کیا ہے۔ اگر ہمیں یہ علم ہو جائے کہ آپ جو بات کہتے ہیں حق ہے تو میں آپ کا ضرور اتباع کروں گا۔ یہ سن کر حضور سرور عالمؐ لوٹ کر چلے گئے اور

ابوجہل نے مجھے مخاطب کر کے کہا۔ خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ جو بات محمدؐ کہتے ہیں وہ بالکل حق وصداقت ہے لیکن کیا کروں اپنی قوم سے مجبور ہوں۔ (بیہقی)

کلام الٰہی سن کر بنی سلیم آغوش اسلام میں

شعبی اور زہری سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی سلیم کا ایک مرد حضور سرور عالمؐ کے پاس آیا۔ اس کا نام قیس بن نسیبہ تھا۔ اس نے حضورؐ کی زبان مبارک سے کلام الٰہی سنا۔ بہت سی باتیں دریافت کیں مسلمان ہوگیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد اس نے اپنی قوم سے آ کر کہا کہ میں نے روم وفارس کی نرم نرم باتیں، عربوں کے اشعار کاہنوں کی کہانت اور بڑے بڑے لوگوں کا کلام سنا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ان لوگوں کے کلام سے کوئی مشابہت نہیں رکھتا۔ اے میری قوم کے لوگو! تم میری بات مانو اور حضورؐ پر ایمان لے آؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ فتح مکہ کے سال بنی سلیم کے سات سو یا ایک ہزار افراد نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ (ابن سعد)

وحی کس طرح نازل ہوتی تھی اور وحی کے وقت حضور ﷺ کی کیا کیفیت ہوتی تھی

ابوجعفر سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیلؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ راز کی باتیں کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ ان باتوں کو سنتے تھے مگر جبرئیلؑ نظر نہ آتے تھے۔ (ابن ابوداؤد)

حضرت عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ جس وقت حضورؐ پر وحی نازل ہوتی تھی ہمیں ایسی آواز سنائی دیتی تھی۔ جیسے شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ۔ (ترمذی)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ کے پاس وحی کیوں کر آتی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ کبھی وحی مثل گھنٹی کی آواز کے آتی ہے۔ جب آواز منقطع ہو جاتی ہے تو فرشتہ ہم کلام ہوتا ہے یہ وحی مجھ پر زیادہ سخت ہوتی ہے اور کبھی وحی اس طور پر آتی ہے کہ ایک فرشتہ انسانی شکل میں متشکل ہو کر میرے پاس آ کر مجھ سے ہم کلام ہوتا ہے۔ وہ جو کچھ کہتا ہے میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے موسم سرما میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پر وحی نازل ہوئی اور آپ کی پیشانی مبارک پسینہ سے تر ہوگئی۔ (بخاری)

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ جس وقت حضورؐ پر وحی نازل ہوتی آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہو جاتا تھا۔

یعلی بن امیہؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک روز حضور سرور عالمؐ کو ایسی حالت میں دیکھا جب آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی۔ اس وقت آپ کی دونوں آنکھیں اور پیشانی مبارک سرخ تھی اور آپ کے منہ سے ایسے خراٹے نکل رہے تھے جیسے اونٹ کے نکلا کرتے ہیں۔ (بخاری)

ابو اروی الدوسی سے روایت ہے کہ حضورؐ پر وحی نازل ہو رہی تھی آپ اونٹ پر سوار تھے۔ وحی کے بار سے وہ اونٹ بلبلا رہا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ دوہرے ہوئے جا رہے تھے۔ مجھے اس کی یہ حالت دیکھ کر گمان ہوتا تھا کہ اس کے ہاتھ نہ ٹوٹ جائیں۔ وہ اونٹ کئی دفعہ زمین پر بیٹھ گیا اور کئی بار وحی کے ثقل سے اس طرح کھڑا ہوا کہ اس نے اپنے دونوں ہاتھ میخوں کی طرح تان لئے۔ جس وقت وحی کا نزول ختم ہوا آپ کی پیشانی سے پسینہ موتیوں کی طرح بہہ رہا تھا۔ (ابن سعد)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جس وقت حضورؐ پر وحی نازل ہوتی تھی۔ ہماری کسی کی طاقت نہ ہوتی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نظر اٹھا کر دیکھ سکیں۔ (مسلم)

حضور ﷺ نے حضرت جبرئیلؑ کو ان کی اصلی صورت میں دیکھا

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیلؑ کو ان کی اصلی صورت میں دیکھا ہے۔ جبرئیلؑ کے چھ سو بازو تھے۔ ان کے بازوؤں میں سے ہر ایک بازو ایسا تھا۔ جس نے افق کا احاطہ کرلیا تھا اور ان کے بازوؤں میں سے مختلف رنگ کے جواہرات موتی اور یاقوت وغیرہ جھڑتے تھے۔

(احمد)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیلؑ کو سبز خلہ میں دیکھا ہے وہ اتنے عظیم الخلقت تھے کہ آسمان وزمین بھر گئے۔

شریح بن عبید سے روایت ہے کہ حضور جس وقت آسمان پر تشریف لے گئے تو حضورؐ نے جبرئیلؑ کو ان کی اصلی صورت میں دیکھا۔ ان کے بازوؤں میں زمرد ہوتی اور یاقوت پروے ہوئے تھے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ مجھ کو یہ نظر آیا کہ جبرئیلؑ کی دونوں آنکھوں کے درمیان کا فاصلہ اتنا تھا جو تمام افق آسمان کو محیط ہوجائے۔ اس سے پہلے میں نے جبرئیلؑ کو مختلف صورتوں میں دیکھا۔ وہ مجھے اکثر دحیہ الکلبیؓ کے شبیہ نظر آتے تھے اور کبھی میں نے ان کو اس طرح دیکھا جیسے کوئی شخص اپنے دوست کو چلمن کے پیچھے سے دیکھ رہا ہو۔ (ابوالشیخ)

حضور ﷺ کے حکم سے درخت چل کر آیا

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ مشرکین مکہ کے نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت ایذا پہنچائی۔ جبرئیلؑ آپؐ کو اپنے ہمراہ ایک ایسے صحرا کے کنارہ کی طرف لے گئے جہاں درختوں کا گھنا جنگل تھا۔ حضرت جبرئیلؑ نے کہا۔ آپ جس درخت کو چاہیں

آواز دیں حاضر ہوگا۔ حضورؐ نے ان درختوں میں سے ایک درخت کو آواز دی۔ وہ فوراً آپ کے روبرو آکر کھڑا ہو گیا اور حضورؐ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اپنی جگہ لوٹ جا۔ وہ درخت پھر اپنی جگہ واپس چلا گیا حضرت جبرئیلؑ نے فرمایا آپ بلاشبہ حق پر ہیں۔ (ابو یعلی)

حضور ﷺ نے بن بیاہی بکری کا دودھ دوہا

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں قریب البلوغ تھا عقبہ بن معیط کی بکریاں مکہ میں چرایا کرتا تھا۔ ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ صدیق کی معیت میں کفار کی اذیت سے تنگ آکر میرے پاس آئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبرؓ نے مجھ سے فرمایا۔ ہمیں دودھ پلاؤ گے؟ میں نے عرض کیا کہ میں امانت دار ہوں۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا کہ تیرے پاس کوئی ایسی بکری ہے جس کے ساتھ بکرے نے جفتی نہ کی ہو۔ میں ایک ایسی بکری پکڑ کر حضرت صدیق اکبرؓ کے پاس لے آیا۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے اس بکری کے پیر پکڑے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے تھنوں کو اپنے ہاتھ سے ملنا شروع کیا۔ دعا فرمائی۔ اس بکری کے تھن دودھ سے بھر گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ دوہا۔ ان دونوں حضرات نے نوش فرمایا اور مجھے بھی پینے کے لئے دیا۔ اس کے بعد حضورؐ نے بکری کے تھنوں سے فرمایا۔ ''سکڑ جاؤ'' جیسے پہلے تھے ویسے ہی ہو گئے۔ (طیالسی)

حضور سرور عالمؐ نے خالد بن سعید بن العاص کو دوزخ میں گرنے سے بچالیا

محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے حضرت خالد بن سعید بن العاص کے اسلام لانے کا یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ خالد نے خواب میں دیکھا کہ میں دوزخ کے کنارے کھڑا

ہوں اور میرے باپ مجھے دوزخ میں دھکا دے رہے ہیں اتنے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دونوں کولہے پکڑ لئے اور مجھے دوزخ میں گرنے سے بچا لیا۔ یہ خواب دیکھ کر خالد ڈر گئے انہوں نے اس خواب کا تذکرہ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا میں تمہیں بہترین مشورہ دیتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں تم ان پر ایمان لے آؤ۔ حضرت صدیقؓ کا مشورہ سن کر خالد حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ لوگوں کو کس چیز کی طرف بلاتے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں لوگوں کو اس خدا کی طرف بلاتا ہوں جس کا کوئی شریک نہیں اور محمدؐ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہے۔ تو پتھروں کی پوجا کرتا ہے۔ یہ کام چھوڑ دے یہ پتھر کے بت نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ نفع۔ ان کو یہ بھی پتہ نہیں کہ ان کی پوجا کرنے والے کون لوگ ہیں اور کون کون لوگ ان کی پرستش سے بیزار ہیں یہ بات سن کر خالد بن سعید مسلمان ہو گئے۔ خالدؓ کے والد کو جب معلوم ہوا تو انہوں نے اپنے بیٹے کو سخت زجر و توبیخ کی اور کہا میں تیری روٹی پانی بند کر دوں گا۔ خالدؓ نے جواب دیا مجھے تمہاری روٹی کی پرواہ نہیں۔ خدا رزاق ہے۔ خدا مجھے اتنا رزق دے گا کہ میں اپنی زندگی اس سے بسر کر لوں گا۔ (بیہقی)

حضرت سعد بن وقاص کا خواب

حضرت سعد بن وقاصؓ نے فرمایا ہے کہ میں نے اسلام قبول کرنے سے پیشتر خواب دیکھا کہ میں ایک ایسی تاریکی میں ہوں جہاں مجھے کوئی چیز سوائے تاریکی کے نظر نہیں آتی کچھ دیر بعد مجھے ایک روشن چاند نظر آیا۔ میں اس چاند کے قریب گیا۔ وہاں کچھ آدمی مجھے اپنے سے آگے جاتے دکھائی دیئے۔ یہ لوگ زید بن حارثہؓ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے۔ گویا میں ان لوگوں سے بہ زبان حال دریافت کر رہا

تھا کہ تم لوگ اس طرف کب آئے۔ ان حضرات نے بتایا کہ "ہم ابھی ابھی تیرے آگے آگے آرہے ہیں"۔ اس خواب کے کچھ دنوں بعد میں نے سنا کہ حضور سرور عالم لوگوں کو اسلام کی خفیہ دعوت دے رہے ہیں۔ چنانچہ ایک روز اجیاد کی گھاٹیوں میں میری ملاقات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوئی۔ میں نے آپ سے پوچھا۔ آپ کس چیز کی دعوت دے رہے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس بات کی گواہی دو کہ **لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ** (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں) میں نے اسی وقت کلمہ پڑھ لیا۔ (ابن ابی الدنیا)

معجزہ تکثیر طعام ایک پیالہ کھانے سے چالیس آدمی شکم سیر

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت **وانذر عشیر تک الا قربین** نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ بکری کے پائے اور ایک صاع گندم لے کر کھانا تیار کرو اور ایک بڑا پیالہ دودھ کا ہمارے واسطے مہیا کرو۔ جب سب انتظام مکمل ہو جائے تو بنی عبدالمطلب کو کھانے کی دعوت دو۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں نے حسب ارشاد کھانا تیار کیا۔ بنی عبدالمطلب کے چالیس آدمی کھانے کے لئے جمع ہوئے۔ ان لوگوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب، حمزہ اور عباس بھی تھے۔ میں کھانے کا بڑا پیالہ حضورؐ کے سامنے لے کر گیا۔ حضورؐ نے اس پیالہ میں سے گوشت کا ایک لمبا سا ٹکڑا اپنے دندان مبارک سے ٹکڑے ٹکڑے کر کے پیالہ میں چاروں طرف ڈال دیا اور فرمایا بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرو۔ لوگوں نے کھانا شروع کیا۔ سب شکم سیر ہو گئے اور کھانا اتنے کا اتنا پیالہ میں رہا۔ اس کے بعد حضور سرور عالمؐ نے فرمایا۔ اے علی! اب ان لوگوں کو دودھ

پلاؤ۔ سب لوگوں نے خوب سیر ہو کر پیا اور دودھ اتنے کا اتنا پیالہ میں رہا۔ کھانے سے فراغت پا کر ابولہب نے حاضرین مجلس سے کہا۔ دیکھا تمہارے میزبان نے تم پر جادو کر دیا۔ یہ سن کر تمام حاضرین اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضورؐ نے ان سے کوئی بات نہیں کی۔

دوسرے دن حضورؐ نے پھر کھانا تیار کرایا اور کل والے مہمانوں کو مدعو کیا۔ کھانے سے فراغت کے بعد حاضرین سے فرمایا۔ اے بنی عبدالمطلب خدا کی قسم میں تمہارے واسطے دنیا و آخرت لایا ہوں۔ میری اتباع کرو۔

حضور سرور عالمؐ کی برکت سے زمین سے پانی برآمد ہو گیا

عمرو بن سعید سے روایت ہے کہ ابو طالب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں ایک روز مقام ذی المجاز میں اپنے بھتیجے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا۔ مجھے پیاس معلوم ہوئی۔ میں نے حضور سے ذکر کیا مجھے پیاس لگ رہی ہے۔ میرا خیال تھا کہ شاید آپ کے ساتھ پانی ہوگا۔ حضورؐ نے اونٹنی سے اتر کر ابو طالب سے کہا۔ چچا آپ کو پیاس لگ رہی ہے۔ حضورؐ نے اپنی پشت کی جانب مڑ کر دیکھا تو پانی موجود تھا حضورؐ نے فرمایا لو چچا جان پانی پیو۔ (ابن سعد)

حضور سرور عالم کی دعا سے ابو طالب بستر مرض سے اٹھ کھڑے ہوئے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابو طالب بیمار ہو گئے۔ حضورؐ ان کی مزاج پرسی کے لئے گئے۔ ابو طالب نے کہا اے بھتیجے جس رب کی تو عبادت کرتا ہے۔ اس سے میری عافیت کے لئے دعا کر حضورؐ نے فرمایا اللّٰھم اشف عمی ابو طالب۔ ابو طالب اسی وقت صحت یاب ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ ابو طالب نے حضور صلی اللہ علیہ

وسلم سے کہا۔ اے بھتیجے جس رب کی تو عبادت کرتا ہے وہ تیرا مطیع ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اگر تم اللہ کی اطاعت کرو گے۔ اللہ تمہاری اعانت ضرور کرے گا۔ (ابن عدی)

مکہ میں قحط اور حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے توسل سے نزول باراں

حلیمہ بن عرفطہ سے روایت ہے کہ میں مسجد حرام میں گیا وہاں شور وغوغا بلند تھا۔ قریشی دعا مانگ رہے تھے۔ ان لوگوں میں سے کوئی کہہ رہا تھا کہ لات وعزیٰ کے پاس جاؤ اور ان سے پانی مانگو۔ کوئی کہہ رہا تھا۔ منات کے پاس جاؤ اور اس سے پانی مانگو غرض جتنے منہ تھے اتنی باتیں تھیں۔ ان ہی لوگوں میں سے کسی بڑے بوڑھے صائب الرائے نے کہا کہ کیوں ایسی کمزور رائے دیتے ہو۔ ابھی تم لوگوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی باقیات اور حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد موجود ہے ان سے مدد کی درخواست کرو۔ لوگ سمجھ گئے کہ اس کا اشارہ ابو طالب کی طرف ہے چنانچہ ہم سب لوگ ابو طالب کے گھر گئے۔ دروازہ پر دستک دی۔ ابو طالب باہر آئے۔ اس وقت وہ زرد رنگ کا تہہ باندھے ہوئے تھے۔ سب لوگوں نے ابو طالب سے کہا کہ بارش نہ ہونے سے قحط پڑ گیا ہے۔ لوگ اور جانور بھوکے مر رہے ہیں۔ آپ بارش کے لئے دعا کریں۔ ابو طالب نے کہا۔ ذرا آفتاب ڈھلنے دو۔ ہوا چل جائے۔ زوال آفتاب کے بعد ابو طالب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمراہ لے کر مسجد حرام میں تشریف لائے۔ خدا سے دعا کی۔ اسی وقت بادل گھر آیا۔ موسلا دھار بارش ہونے لگی۔ جل تھل بھر گئے اسی وقت ابو طالب نے چند اشعار پڑھے جن میں سے ایک شعر یہ ہے۔

ترجمہ: "آپ ایسے پاک ناموس ہیں کہ بادل آپ کے چہرۂ مبارک سے پانی حاصل کرتے ہیں۔ آپ یتیموں کے فریادرس اور بیوہ عورتوں کی عصمت ہیں۔ (تاریخ ابن عساکر)

حضور ﷺ نے حضرت حمزہؓ کو حضرت جبرئیلؑ کی زیارت کرائی

عمار بن ابی عمار سے روایت ہے کہ حضرت حمزہؓ نے کہا یا رسول اللہ مجھے جبرئیلؑ کو ان کی اصلی صورت میں دکھلا دو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان کی دید کی تاب نہ لاسکو گے۔ حضرت حمزہؓ نے کہا۔ نہیں آپ مجھے ضرور دکھلائیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اچھا۔ بیٹھ جاؤ۔ تھوڑی دیر بعد حضرت جبرئیلؑ اس لکڑی پر اترے۔ جس لکڑی پر مشرکین کعبہ کا طواف کرتے وقت اپنے کپڑے ڈال دیا کرتے تھے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ لو اب جبرئیلؑ کو دیکھ لو۔ حمزہؓ نے آنکھ اوپر اٹھائی تو ان کو حضرت جبرئیلؑ کے قدم مثل زمرد کے سبز نظر آئے۔ حضرت حمزہؓ انہیں دیکھتے ہی بے ہوش ہو گئے۔ (ابن سعد)

حضور ﷺ کی انگلی کے اشارہ سے چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک روز مشرکین نے حضورؐ کے پاس جمع ہو کر کہا کہ اگر آپ سچے ہیں تو ہمیں چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائیں۔ ایک ٹکڑا ابو قبلیس پر رہے اور آدھا قعیقعان پر۔ چودھویں رات تھی۔ پورا چاند تھا۔ حضورؐ نے اس معجزہ کے لئے حق تعالیٰ سے درخواست کی۔ فوراً چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ نصف حصہ ابو قبیس پر چلا گیا اور نصف حصہ قعیقعان پر چلا گیا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ تم لوگ گواہ رہو۔ (ابو نعیم)

ابو جہل کے شر سے حضور ﷺ کی حفاظت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ابو جہل نے لوگوں سے پوچھا۔ کیا محمد (ﷺ)

تم لوگوں کے سامنے اپنا چہرہ گرد آلود کرتے ہیں (یعنی نماز میں سجدہ کرتے ہیں) لوگوں نے کہا۔ ہاں آپ ہمارے سامنے سجدہ کرتے ہیں ابو جہل نے کہا لات وعزیٰ کی قسم اگر میں نے محمد (ﷺ) کو نماز پڑھتے دیکھا تو ان کا سر کچل دوں گا یا ان کا چہرہ گرد آلود کردوں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ ابو جہل حضورؐ پر حملہ کرنے کی نیت سے آیا۔ مگر وہ کامیاب نہ ہو سکا۔ پیچھے ہٹتا چلا گیا اور دونوں ہاتھوں سے اپنے کو بچاتا رہا لوگوں نے ابو جہل سے پوچھا تجھے کیا ہو گیا تو اس نے بیان کیا کہ میرے اور محمدؐ کے درمیان آگ کی ایک ہولناک خندق ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اگر وہ میرے نزدیک آتا تو فرشتے اس کی تکا بوٹی کر دیتے۔ (مسلم)

ابو جہل نے حضور کے سر پر پتھر مارنے کیلئے اٹھایا مگر اسکا ہاتھ خشک ہو گیا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک روز ابو جہل نے قریش کے ایک گروہ سے کہا۔ تمہیں معلوم ہے کہ محمد (ﷺ) ہمارے دین میں کس قدر عیب نکالتے ہیں اور ہمارے باپ دادا کو کس قدر برا کہتے ہیں اور ہمارے معبودوں کو برا کہتے ہیں۔ ہمیں بے عقل بتاتے ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ سے عہد کرتا ہوں کہ کل ایک پتھر لے کر بیٹھوں گا۔ جس وقت محمدؐ اپنی نماز میں مشغول ہوں گے اس پتھر سے ان کا سر کچل دوں گا۔ اگلے روز ابو جہل ایک پتھر لے کر بیٹھ گیا۔ حضورؐ نماز پڑھنے کھڑے ہوئے۔ جس وقت حضورؐ نے سجدہ کیا تو وہ پتھر لے کر آپؐ کی طرف آیا۔ قریب پہنچا تو اس کے حواس ایک دم خراب ہو گئے۔ اس کے چہرہ کا رنگ اڑ گیا اور اس کے دونوں ہاتھ پتھر کو اٹھائے ہوئے خشک ہو گئے ابو جہل نے اسی وقت وہ پتھر ہاتھوں سے پھینک دیا۔ اس کے بعد قریش کے کچھ آدمی ابو جہل کے پاس آ کر پوچھنے لگے۔ تمہیں کیا ہو گیا ابو جہل نے جواب دیا

کہ جس وقت میں نے پتھر پھینکنے کا ارادہ کیا تو آپ کے اس طرف سے ایک اونٹ مجھے کھانے کے لئے دوڑا۔ اس اونٹ کی کھوپڑی اور گردن کی جڑ اتنی موٹی تھی کہ میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ یہ واقعہ کسی شخص نے حضورؐ کو سنایا تو آپ نے فرمایا وہ جبرئیلؑ تھے اگر ابوجہل میرے قریب آتا تو وہ اسے پکڑ لیتے۔ (ابن اسحاق)

حضور ﷺ کے غیبی محافظوں کو دیکھ کر ابوجہل کے ہوش خراب ہو گئے

ابوقرعۃ الباہلی سے روایت ہے کہ کسی شخص کا قرضہ ابوجہل کے ذمہ تھا مگر وہ ادا نہ کرتا تھا۔ اس شخص سے لوگوں نے کہا۔ ہم تجھے ایسا آدمی بتاتے ہیں کہ اس کی وجہ سے تیرا قرضہ وصول ہو جائے گا۔ لوگوں نے اس کو حضور کا نام و پتہ بتایا وہ شخص حضورؐ کے پاس آیا۔ حضورؐ اسی وقت اس شخص کے ہمراہ ابوجہل کے مکان پر تشریف لے گئے اور اس سے کہا کہ اس شخص کا جو کچھ قرضہ تیرے ذمہ ہے۔ فوراً ادا کر دے۔ ابوجہل نے اسی وقت گھر میں سے روپیہ لا کر قرض خواہ کے حوالے کر دیا۔ اس کے بعد لوگوں نے ابوجہل کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔ لو یہ محمد (ﷺ) سے ڈر گیا۔ ابوجہل نے جواب دیا۔ خدا کی قسم محمدؐ کے ساتھ میں نے ایسے محافظ نیزہ بردار دیکھے تھے کہ اگر میں ان کا کہنا نہ مانتا تو میرا پیٹ چیر ڈالتے۔ (ابونعیم)

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو دشمنوں کی آنکھوں سے پردہ میں رکھا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب سورۂ تبت نازل ہوئی تو ابولہب کی عورت آئی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ اگر آپ اس کے سامنے سے ہٹ جاتے تو بہتر تھا کیونکہ یہ عورت بدزبان ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ فکر نہ کرو میرے اور اس

کے درمیان حجاب حائل ہوجائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ابولہب کی بیوی نے حضرت صدیق اکبرؓ سے کہا کہ تمہارے صاحب نے ہماری ہجو کی ہے حضرت صدیق اکبرؓ نے جواب دیا۔ خدا کی قسم نہ وہ شاعر ہیں نہ کبھی شعر پڑھتے ہیں۔ ابولہب کی بیوی یہ بات سن کر بولی کہ تم ضرور تصدیق کرنے والے ہو۔ یہ کہہ واپس چلی گئی۔ اس کے بعد حضرت صدیقؓ نے حضورؐ سے عرض کیا کہ حضورؐ اس نے آپ کو نہیں دیکھا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اس کے اور میرے درمیان ایک فرشتہ حائل تھا۔ اس فرشتہ نے مجھے اپنے بازو میں چھپا رکھا تھا۔ (ابن ابی حاتم)

جانی دشمنوں پر حضور ﷺ کا رحم و کرم

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ مسجد میں بلند قرآت کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ قریش ایذا رسانی کے لئے آپ کو گرفتار کرنے لپکے۔ حضورؐ تک نہ پہنچ سکے تھے کہ ان کے ہاتھ ان کے گلے میں خود بخود طوق ہوگئے اور وہ ایسے اندھے ہوگئے کہ انہیں حضورؐ نظر نہ آئے۔ یہ لوگ افتاں و خیزاں حضورؐ کے پاس آئے اور کہنے لگے ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتے ہیں۔ آپ رحم فرمائیں۔ حضورؐ نے دعا فرمائی۔ یہ لوگ صحیح حالت پر واپس آگئے اور پوری سورۂ یٰسین نازل ہوئی۔ (ابونعیم)

حضور ﷺ نے رکانہ پہلوان کو کشتی میں پچھاڑ دیا

اسحاق بن یسار نے روایت کی ہے کہ حضور سرور عالمؐ نے رکانہ بن عبد یزید سے کہا کہ تو مسلمان ہوجا۔ رکانہ نے جواب دیا کہ اگر مجھے علم ہوجائے کہ آپ جو بات کہتے ہیں وہ حق ہے تو میں مسلمان ہوجاؤں گا۔ حضور نے فرمایا کہ تو تو پہلوان ہے۔ اگر میں تجھے کشتی میں پچھاڑ دوں تب تو تجھے میری بات کی صداقت کا یقین ہوجائے گا۔ رکانہ

نے کہا۔ بیشک حضور کھڑے ہو گئے اور ایک ہی داؤ میں اس کو پچھاڑ دیا۔ رکانہ نے کہا۔ محمدؐ! اب کی بار پھر لڑو۔ حضورؐ نے اس کو دوبارہ پچھاڑ دیا۔ اس کے بعد رکانہ یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ یہ شخص ساحر ہے اس جیسا ساحر میں نے نہیں دیکھا۔ (بیہقی)

حضرت عثمانؓ کی خالہ کی بشارت اور ان کا قبول اسلام

حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ میں ایک شب قریش کے ایک گروہ کے ساتھ صحن کعبہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ یہ خبر سننے میں آئی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی رقیہؓ کا نکاح عتبہ بن ابولہب کے ساتھ کر دیا۔ حضرت رقیہؓ نہایت صاحب جمال خاتون تھیں۔ مجھے حسرت رہی کہ تو نے اس معاملہ میں کیوں پیش قدمی نہ کی۔ کچھ دیر بعد میں گھر چلا آیا۔ اپنی خالہ کے پاس پہنچا۔ وہ اپنی قوم کی کاہنہ مانی جاتی تھیں۔ انہوں نے مجھے دیکھتے ہی بشارت دی کہ تیری شادی قریش کی ایک صاحب جمال لڑکی سے ہوگی۔ مجھے خالہ کی بات پر تعجب ہوا۔ میں نے کہا۔ خالہ جان کیا کہہ رہی ہو۔ انہوں نے جواب دیا۔ اے عثمان تو صاحب جمال و صاحب لسان ہے۔ دیکھو ہمارے شہر میں نبی برحق کا ظہور ہوا ہے۔ تم اس کا اتباع کرو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ بت تمہیں دھوکہ دے کر ہلاک کر ڈالیں اور میری خالہ نے اسلام قبول کرنے پر زور دیا۔ خالہ کی باتیں سن کر میرا دل متاثر ہوا۔ میں فوراً حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس گیا اور ان سے بتوں کی بے بسی کے متعلق بات چیت ہوتی رہی۔ حضرت صدیقؓ نے فرمایا کہ تمہاری خالہ نے تم سے جو کچھ کہا وہ بالکل درست ہے۔ تم حضورؐ کے پاس جاؤ اور ان کا کلام سنو۔ حضرت عثمانؓ حضورؐ کے پاس گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عثمانؓ اللہ تعالیٰ تم کو جنت کی طرف بلاتا ہے۔ تم خدا کی اطاعت کرو۔ میں خدا کا رسول ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو تمہاری طرف اور اپنی مخلوق کی طرف ہدایت کے واسطے بھیجا ہے۔ حضرت عثمانؓ نے کہا۔

آپ نے درست فرمایا اور میں مسلمان ہوگیا اور کچھ دنوں بعد حضرت رقیہؓ سے میرا نکاح ہوگیا۔ (ابن عساکر)

حضرت عمرؓ حضورؐ کے قتل کے ارادے سے چلے مگر خود ہی محبت کے خنجر سے ذبح ہوگئے

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ میں ایک روز ابوجہل اور شیبہ بن ربیعہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ ابوجہل نے کہا۔ اے قریشیو! محمد (ﷺ) نے تمہارے معبودوں کو برا کہا ہے۔ تمہیں بے وقوف اور کم عقل کہتے ہیں اور ہمارے مرے ہوئے باپ داداؤں کو کہتے ہیں کہ وہ دوزخ میں پڑے ہوئے ہیں میں اعلان کرتا ہوں کہ جو شخص محمد (ﷺ) کو قتل کرے گا۔ میں اس کو سو اونٹنیاں سرخ و سیاہ رنگ کی اور ایک ہزار اوقیہ چاندی دوں گا حضرت عمرؓ فاروق یہ سنتے ہی تلوار حمائل کر کے اٹھ کھڑے ہوئے۔ آپ چلے جا رہے تھے کہ قبیلہ بنی زہرہ کا کوئی آدمی راستہ میں ملا۔ اس شخص نے کہا۔ اے عمر! کہاں کا قصد ہے۔ حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ محمد (ﷺ) کو قتل کرنے جا رہا ہوں۔ اس آدمی نے کہا کہ محمد (ﷺ) کو قتل کرنے جا رہا ہوں۔ اس آدمی نے کہا کہ محمد (ﷺ) کو قتل کر کے بنی ہاشم اور بنی زہرہ کے انتقام سے محفوظ رہ سکو گے؟ یہ بات سن کر حضرت عمرؓ نے فرمایا معلوم ہوتا ہے تو بے دین ہوگیا ہے اس آدمی نے کہا خیر تم جو چاہو کہو محمد (ﷺ) کی تو بعد میں خبر لینا۔ پہلے اپنے گھر کی تو خبر لو۔ تمہاری بہن بہنوئی بھی بے دین ہوگئے ہیں۔ حضرت عمر یہ بات سنتے ہی آگ بگولا ہوگئے غصہ میں بھرے ہوئے اپنی بہن کے مکان پر پہنچے۔ اس وقت حضرت عمرؓ کی بہن اپنے شوہر کے پاس بیٹھی تھی کہ انہوں نے جونہی حضرت عمرؓ کی آواز سنی ڈر کے مارے مکان میں چھپ گئے حضرت عمرؓ کے بہنوئی اس وقت کلام پاک کی تلاوت کر رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے کہا تم کیا پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے جواب دیا ہم باتیں کر رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ تم دونوں بے دین ہوگئے

ہو۔ بہنوئی نے جواب دیا۔ اگر حق تمہارے غیر دین میں ہو تو کیا ہم اسے ترک کر دیں۔ یہ بات سن کر حضرت عمرؓ غصہ سے بے قابو ہو گئے اور اپنے بہنوئی کو زدوکوب کرنا شروع کر دیا۔ شوہر کو پٹتے دیکھ کر بہن چھڑانے آئیں تو ان کو بھی خونم خون کر دیا۔ اب اپنی بہن کو خون آلودہ دیکھ کر حضرت عمرؓ کا دل پسیجا۔ کہنے لگے جو کتاب تم پڑھ رہے تھے۔ وہ میرے سامنے لاؤ۔ حضرت عمرؓ کی بہن نے کہا تم ناپاک ہو۔ اس کتاب کو پاک آدمی ہی ہاتھ لگا سکتا ہے۔ اٹھو وضو کرو۔ حضرت عمرؓ نے وضو کر کے قرآن شریف کھولا۔ سورۂ طٰہٰ پر نظر پڑی جس وقت آپ اس آیت پر پہنچے۔ **اننی انا اللّٰہ لا الہ الا انا فاعبدنی واقم الصلوٰۃ لذکری** حضرت عمرؓ نے کہا کہ ''مجھے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلو''۔ یہ سن کر حضرت خبابؓ گھر سے باہر نکل آئے۔ کہنے لگے۔ عمرؓ تمہیں بشارت مجھے امید ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعرات کے دن جو دعا کی تھی **اللّٰھم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب اوبعمر و بن ھشام** وہ دعا قبول ہو گئی۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے۔ (ابن سعد)

قبیلہ ازد کا ایک عامل حضور ﷺ کا علاج کرنے آیا اور خود ہی مسلمان ہو گیا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ ازدشنوۃ کا ایک مرد بہت بڑا عامل تھا۔ آسیب و جنات اتارا کرتا تھا۔ یہ عامل مکہ میں آیا۔ اسے بعض بے وقوفوں کی زبانی معلوم ہوا کہ حضورؐ عارضہ جنون میں مبتلا ہیں۔ اس عامل نے کہا میں آپ کے پاس جاؤں گا۔ شاید اللہ تعالیٰ میرے ہاتھ سے ان کو شفا عطا فرمائے۔ اس عامل کا نام ضماد تھا۔ ضماد کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور ان سے کہا کہ میں جنات کے دفعیہ کے منتر جانتا ہوں میرے ہاتھ سے بہت مریض شفا پا چکے

ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا۔ الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونومن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمد اعبدہ ورسولہ ضماد نے یہ کلمات سن کر عرض کیا کہ آپ یہ کلمات مجھے پھر سنائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات دوبارہ سنائے۔ ضماد نے کہا کہ میں نے شاعروں، کاہنوں اور ساحروں کا قول سنا ہے مگر اس جیسا کلام نہیں سنا۔ آپ اپنا ہاتھ دیجئے۔ میں آپ سے اسلام پر بیعت کرتا ہوں۔ ضماد مسلمان ہوگیا۔ (احمد)

حضور ﷺ پر جنات ایمان لائے

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں صحابہؓ کے ایک گروہ میں تھے۔ حضورؐ نے فرمایا میرے ساتھ تم لوگوں میں سے وہ شخص چلے جس کے دل میں ذرہ برابر آلودگی نہ ہو۔ میں حضور کے فرماتے ہی کھڑا ہوگیا اور میں نے ایک چھاگل اٹھالی۔ میرا خیال ہے کہ اس میں پانی ہوگا اس کے بعد حضور کے ساتھ چل دیا۔ یہاں تک کہ جب اعلیٰ مکہ میں پہنچے تو وہاں بہت سے لوگ جمع دیکھے۔ حضورؐ نے ایک خط کھینچ کر مجھے اس کے پاس بٹھا کر فرمایا کہ جب تک میں واپس آؤں اس خط سے باہر نہ آنا۔ اس کے بعد حضورؐ جنات کی طرف تشریف لے گئے۔ میں نے دیکھا کہ حضورؐ کے ارد گرد جناب کا بے شمار ہجوم تھا۔ حضورؐ رات بھر ان کے ساتھ باتیں کرتے رہے۔ یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ حضورؐ میرے پاس شریف لائے اور پوچھا ابن مسعود تم اپنی جگہ بیٹھے رہے؟ میں نے عرض کیا جی حضور! حضورؐ نے فرمایا تھا میں جب تک واپس آؤں اسی جگہ بیٹھے رہو اس کے بعد حضورؐ نے وضو کیا اور نماز پڑھنے کھڑے ہوگئے اسی

وقت دو جن آپ کے پاس آئے اور دونوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری خواہش ہے آپ امامت فرمائیں۔ اس کے بعد حضورؐ نے نماز پڑھائی۔ نماز سے فراغت کے بعد حضورؐ میرے پاس تشریف لائے میں نے پوچھا۔ حضورؐ یہ کون لوگ تھے؟ حضورؐ نے فرمایا۔ یہ نصیبین کے جنات تھے بعض معاملات میں ان کا باہمی نزاع تھا۔ وہ اس جھگڑے کے فیصلے کے واسطے میرے پاس آئے تھے۔ انہوں نے مجھ سے زادراہ کے بارے سوال کیا۔ میں نے ان کو گوبر اور ہڈی کا توشہ دیا۔ گوبر یا گوبر کی قسم سے جو چیز پائیں گے وہ ان کیلئے چھوارہ اور ہڈی گوشت دار ہڈی بن جائے گی۔ ان چیزوں کو بیان کرتے وقت حضورؐ نے گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنے کی ممانعت فرمائی۔ (طبرانی)

ابونعیم نے ابورجا کے طریق سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ دوران سفر ہم نے ایک جگہ پانی کے پاس قیام کیا۔ خیمے ڈیرے نصب کرائے۔ میں قیلولہ کے واسطے ڈیرے میں لیٹا تھا کہ ایک سانپ ڈیرے کے اندر آ کر تڑپنے لگا۔ میں نے لوٹا اٹھا کر اس پر پانی چھڑکا۔ کچھ سکون ہو گیا۔ جب پانی ڈالنا بند کر دیا تو وہ پھر تڑپنے لگا۔ یہاں تک کہ عصر کا وقت آ گیا۔ میں نے نماز پڑھی۔ وہ سانپ مر گیا۔ میں نے کپڑوں کی پوٹلی میں سے ایک کپڑا نکال کر اس سانپ کو کفن پہنایا اور ایک گڑھے میں دفن کر دیا۔ پھر ہم اسی دن شام کو چل دیئے ایک دن رات بعد ہم نے پانی کی جگہ قیام کیا۔ میں دوپہر کو آرام کرنے لیٹا تو یکا یک آوازیں آنے لگیں۔ تم پر سلام ہو ایک بار، دس بار، سو بار، ہزار بار بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ میں نے پوچھا تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہم جن ہیں۔ تو نے ہمارے ساتھ بڑی نیکی اور احسان کیا تھا۔ ہم میں اس احسان کا بدلہ دینے کی طاقت نہیں۔ میں نے سوال کیا۔ میں نے تمہارے ساتھ احسان کیا کیا۔ کون سی نیکی کی؟ انہوں نے جواب دیا کہ وہ سانپ جو تمہارے پاس مر گیا تھا وہ ان جنات میں سے

تھا۔ جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی یہ جن اس گروہ کا آخری فرد تھا۔ (ابو نعیم)

معاذ بن عبداللہ بن معمر سے روایت ہے کہ میں حضرت عثمان غنیؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ایک شخص نے آ کر امیر المومنین سے عرض کیا کہ میں ایک جنگل سے گزر رہا تھا یکایک سامنے سے دو بگولے آئے اور آپس میں لڑنے لگے کچھ دیر بعد وہ الگ الگ ہو گئے۔ میں لڑائی کی جگہ پر آیا تو وہاں زرد رنگ کا ایک سانپ مرا ہوا نظر آیا۔ سانپ میں سے مشک کی سی خوشبو پھوٹ رہی تھی۔ مجھے اس سانپ کو دیکھ کر تعجب ہوا۔ میں نے اپنا عمامہ پھاڑ کر اس سانپ کو لپیٹ کر زمین میں دفن کر دیا اور آگے چل دیا۔ کچھ دور جا کر میرے کانوں میں ندا آئی۔ بولنے والا نظر نہ آتا تھا۔ اس ندا کرنے والے نے مجھ سے پوچھا یہ کام تو نے کیا کیا؟ میں نے راستہ میں جو کچھ دیکھا تھا بیان کیا۔ اس ندا کرنے والے نے کہا تو نے بہت اچھا کیا یہ دو سانپ ان جنات میں سے تھے جو بنی شعیبان اور بنی اقلیس سے تھے دونوں آپس میں لڑے دونوں مارے گئے۔ جس سانپ کو تو نے کفن پہنا کر دفن کیا۔ وہ سانپ شہید تھا اور وہ ان جنات میں سے تھا جس نے حضورؐ کی زبان مبارک سے وحی سنی تھی۔ (ابو نعیم)

حضرت ابراہیمؒ نخعی سے روایت ہے کہ عبداللہ کے اصحاب کا ایک گروہ حج کے قصد سے روانہ ہوا۔ راستہ میں انہیں ایک سانپ ملا۔ اس سانپ کا رنگ بالکل سفید تھا اور اس میں سے مشک کی سی خوشبو آ رہی تھی اور وہ سانپ زمین پر پڑا پڑا ابل کھا رہا تھا۔ میں نے اپنے ہمراہیوں سے کہا۔ تم چلو میں اس سانپ کا انجام دیکھ کر آتا ہوں۔ تھوڑی دیر بعد وہ سانپ مر گیا۔ میں نے اسے ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر زمین میں دفن کر دیا اور اپنے قافلہ سے جا ملا۔ چلتے چلتے ایک جگہ قیام کیا۔ یکایک مغرب کی طرف سے چار عورتیں ہمارے پاس آئیں اور ان میں سے ایک عورت نے ہم سے پوچھا۔ تم لوگوں

میں سے کس شخص نے عمرو کو دفن کیا۔ لوگوں نے پوچھا کون عمرو؟ اس عورت نے کہا تم لوگوں میں سے کس شخص نے سانپ کو دفن کیا۔ یہ سن کر میں نے کہا کہ میں نے دفن کیا تھا۔ اس عورت نے کہا۔ سنو، تم نے ایسے شخص کو دفن کیا جو بہت روزہ رکھنے والا اور بڑا نمازی تھا۔ کتاب اللہ پر عمل کرتا تھا اور لوگوں کو عمل کرنے کی ہدایت کرتا تھا اور وہ تمہارے نبی پر ان کے مبعوث ہونے سے چار سو برس پہلے ایمان لا چکا تھا۔ یہ بات سن کر میں نے خدا کی حمد بیان کی۔ اس کے بعد ہم نے حج کیا۔ حج کے بعد مدینہ طیبہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں گیا اور اس سانپ کا واقعہ ذکر کیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اس عورت نے سچ کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میری بعثت سے چار سو برس پہلے وہ مجھ پر ایمان لایا تھا۔ دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جن نو جنات میں سے تھا جنہوں نے حضور سرور عالمؐ کی زبانِ مبارک سے قرآن سنا تھا۔

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہامہ کے ایک پہاڑ پر بیٹھا ہوا تھا کہ یکا یک ایک بوڑھا آدمی ہمارے سامنے آیا۔ اس کے ہاتھ میں عصا تھا۔ اس نے حضورؐ کو سلام کیا۔ حضورؐ نے جواب دے کر فرمایا یہ آواز اور لہجہ تو جنات کا ہے تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا۔ میں ہامہ بن ہیم بن لاقیس بن ابلیس ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ تیری کیا عمر ہے؟ ہامہ نے جواب دیا کہ جس زمانہ میں قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تھا۔ اس وقت میری عمر تین چار سال تھی۔ میں اس زمانہ میں باتوں کو سمجھتا تھا۔ لوگوں کے کھانے خراب کر دیتا تھا۔ قطع رحمی کی تلقین کیا کرتا تھا۔ حضور سرور عالمؐ نے اس کو سخت وسست کہا۔ ہامہ بولا۔ آپ مجھے برا بھلا نہ کہئے۔ میں نے اعمال بد سے خدا سے توبہ کی ہے نوح علیہ السلام کے قوم کے آدمی جو ان پر ایمان لائے تھے۔ میں ان کے ساتھ نوح علیہ السلام کی مسجد میں نماز پڑھا کرتا تھا جب نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے

لئے بد دعا کی تو میں نے نوح علیہ السلام پر غصہ کا اظہار کیا۔ جس پر وہ خود بھی روئے اور مجھے بھی رلایا اور نوح علیہ السلام نے فرمایا۔ واقعی میں نے برا کیا۔ میں اپنے اس فعل پر نادم ہوں حضرت نوح علیہ السلام سے میں نے کہا کہ جو لوگ ہابیل شہید کے خون میں شریک تھے میں بھی ان ہی کا ایک فرد ہوں۔ آپ حق تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ وہ میرے اس گناہ کو معاف فرما دے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو بڑا غفور الرحیم ہے۔ اٹھ۔ وضو کر کے سجدے کر۔ میں نے تعمیل حکم کی۔ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا تو اپنا سر سجدہ سے اٹھا تیری توبہ قبول ہوگئی۔ اس کے شکرانہ میں میں ایک سال تک سجدہ میں پڑا رہا۔ میں حضرت ہود علیہ السلام پر بھی ایمان لایا۔ میں حضرت یعقوب علیہ السلام کی زیارت کو بھی جایا کرتا تھا۔ میں یوسف علیہ السلام کے ساتھ مکان امین میں رہا ہوں۔ میں نے الیاس علیہ السلام سے جنگلات میں ملاقات کی اور اب بھی ان سے ملتا رہتا ہوں۔ میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی دیکھا ہے۔ انہوں نے مجھے توریت کی تعلیم دی تھی اور مجھ سے فرمایا تھا کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تیری ملاقات ہو تو میرا سلام ان کو پہنچا دینا۔ میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی اور ان کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سلام پہنچایا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اگر تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرے تو میرا سلام ان کو پہنچا دینا۔ راوی کا بیان ہے کہ ہامہ کی زبان سے یہ بات سن کر حضور سرور عالمؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سلام پہنچتا رہے جب تک دنیا قائم ہے اور اے ہامہ تجھ پر سلام تو نے امانت ادا کی۔ ہامہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجھے توریت کی تعلیم دی تھی۔ آپ بھی مجھے تعلیم فرمائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہامہ کو سورۃ واقعہ، سورۃ مرسلات اور سورۃ تکویر معوذ تین اور سورۃ اخلاص تعلیم فرمائی اور یہ بھی فرمایا کہ ہم سے ملنا جلنا نہ چھوڑنا۔ اگر کوئی

حاجت ہوتو ہمارے سامنے پیش کرنا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاگئے ہامہ کے مرنے کی خبر نہیں ملی۔ نہیں معلوم وہ زندہ ہے یا مر گیا۔ (بیہقی)

مشرکین نے حضور (ﷺ) کا امتحان تین سوالوں سے لیا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ قریش نے اپنا ایک وفد یہود مدینہ کے پاس بھیجا کہ وہ ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دریافت کر کے آئیں کہ وہ واقعی نبی ہیں یا ان کا دعویٰ جھوٹا ہے ان لوگوں نے حضورؐ کے تمام اوصاف یہودیوں سے بیان کیے۔ علمائے یہود نے کہا کہ اگر یہ اوصاف واقعی ان میں موجود ہیں تو وہ بلاشبہ نبی مرسل ہیں۔ ان کی توصیف توریت میں مذکور ہے لیکن تم لوگ ایسا کرو کہ امتحان کے طور پر ان سے تین سوال کرو اگر وہ نبی ہوں گے تو دو سوالوں کا جواب دیں گے تیسرے کے متعلق لاعلمی کا اظہار کریں گے۔ وہ سوالات یہ تھے۔

(۱) ذوالقرنین کا حال۔

(۲) اصحاب کہف کا حال۔

(۳) روح کیا چیز ہے؟

اس کے بعد قریش کا وفد مکہ معظمہ آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تین متذکرہ بالا سوالات کیے۔ حضورؐ نے اصحابِ کہف اور ذوالقرنین کا حال بیان کیا اور روح کے متعلق فرمایا کہ وہ امر رب ہے اس کی حقیقت خدا ہی کو معلوم ہے۔

قریش کے وفد نے آپس میں کہا لو بھائی توریت اور قرآن دونوں محمد (ﷺ) کے موید ہیں۔ ہم نہ توریت کو مانتے ہیں اور نہ قرآن کو۔ (ابونعیم)

عقبہ بن معیط ابوجہل اور امیہ بن الخلف کے قتل کی پیشین گوئی

حضرت عثمان غنیؓ سے روایت ہے کہ قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگوار باتیں کہیں۔ ایذا اور نقصان پہنچایا۔ ایک روز کا واقعہ ہے حضورؐ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے اور مقام حجر میں عقبہ بن معیط، ابوجہل اور امیہ بن الخلف بیٹھے تھے جس وقت حضور ان لوگوں کے مقابل آئے تو انہوں نے حضورؐ کو بری بات کہی۔ جس کی ناگواری چہرہ انور پر ظاہر ہوئی۔ دوسرے اور تیسرے طواف میں بھی یہی بات پیش آئی۔ تیسرے طواف میں حضورؐ ٹھہر گئے اور فرمایا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ خدا کی قسم تم اس وقت تک متنبہ نہ ہو گے جب تک تم پر عذاب نازل نہ ہو۔ یہ کلمات سنتے ہی ان تینوں کے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا۔ حضورؐ غصہ میں بھرے ہوئے گھر تشریف لے آئے۔ حضرت عثمان غنیؓ فرماتے ہیں کہ ہم آپ کے پیچھے پیچھے تھے حضورؐ نے ہم سے فرمایا۔ تم لوگوں کو بشارت ہو اللہ کا دین غالب آنے والا ہے۔ کلمہ حق بلند ہو گا خدا اپنے دین کی مدد کرے گا۔ جن لوگوں کو تم نے بیت اللہ میں دیکھا ہے یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ بہت جلد تمہارے ہاتھوں ذبح کرنے والا ہے۔ حضرت عثمان غنیؓ نے فرمایا ہے کہ خدا کی قسم یہ لوگ ہمارے ہی ہاتھوں ذبح ہوئے۔ (ابونعیم)

حضور ﷺ کے ہاتھ کی کنکریاں جس جس کافر کے لگیں وہ جنگ بدر میں قتل ہوا

حضرت فاطمہؓ سے روایت ہے کہ مشرکین نے مقام حجر میں جمع ہو کر طے کیا کہ جس وقت محمد (ﷺ) تمہارے پاس سے گزریں تو تم میں سے ہر ایک آدمی خوب بھرپور ضرب لگائے۔ یہ بات اتفاقاً میں نے سن لی میں نے حضورؐ سے ذکر کیا۔ حضورؐ نے

فرمایا۔ بیٹی چپ رہ۔ پھر آپ گھر سے نکل کر بیت اللہ تشریف لائے۔ مشرکین نے جس وقت حضورؐ کو دیکھا تو آپس میں ایک دوسرے سے پوچھنے لگے۔ کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں۔ یہ کہہ کر انہوں نے اپنی نگاہیں نیچی کرلیں اور آپ کی طرف نظر نہ اٹھائی اور نہ کوئی شخص ان میں سے اپنی جگہ سے اٹھا۔ آپ آگے بڑھتے بڑھتے ان کے سروں پر پہنچ گئے اور ایک مٹھی خاک اٹھا کر ان لوگوں کی طرف پھینک دی اور شاہت الوجوہ فرمایا حضرت فاطمہؓ فرماتی ہیں کہ آپ نے جو کنکریاں ان کی طرف پھینکی تھیں وہ کنکریاں جس جس کو لگیں وہ جنگ بدر میں بحالت کفر قتل کیا گیا۔ (احمد)

حضور ﷺ کی بددعا سے ابولہب کے بیٹے کو شیر نے چباڈالا

طاؤسؒ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے والنجم اذا ھوی پڑھی تو عتبہ بن ابی لہب نے کہا کفرت برب النجم۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (اے اللہ اپنے کتوں میں سے ایک کتا اس پر مسلط کردے) اس واقعہ کے چند روز بعد عتبہ بغرض تجارت شام گیا۔ وہاں اس کو شیر کی آواز سنائی دی۔ خوف کے مارے تھر تھر کانپنے لگا۔ قافلہ والوں نے حتی الامکان اس کی حفاظت کا انتظام کیا۔ مگر اس کے دل سے دہشت دور نہ ہوئی۔ کھانا سامنے آیا تو اس نے ایک لقمہ بھی نہ کھایا رات کو سوتے وقت قافلہ والوں نے اسے اپنے بیچ میں لٹایا جب سب لوگ سو گئے تو ایک شیر آکر سب کا منہ سونگھنے لگا اور عتبہ کے پاس پہنچ کر اس کا سر منہ میں لے کر چبا گیا۔ (ابونعیم)

مسلمانوں کی ہجرت حبشہ اور قریش کا تعاقب اور بداخلاقی کا رکیک مظاہرہ

مکہ مکرمہ میں اسلام کا اعلان ہوتے ہی مشرکین نے مسلمانوں کی زندگی دوبھر کردی

تھی۔ جینا مشکل ہوگیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اجازت عطا فرمادی تھی کہ حبشہ کی طرف ہجرت کر جائیں۔ ادھر مسلمان کشتیوں میں سوار ہو کر حبشہ روانہ ہوئے۔ قریش نے عمرو بن العاص اور عمارہ بن ولید بن مغیرہ کو تحفہ تحائف دے کر نجاشی والی حبشہ کے پاس روانہ روانہ کیا۔ یہ لوگ حبشہ پہنچ کر دربار نجاشی میں حاضر ہوئے۔ تحفہ تحائف پیش کیے۔ نجاشی نے ان کی بڑی تعظیم و تکریم کی۔ قریش کے ان دونوں نمائندوں نے عرض کیا کہ ہماری قوم کے کچھ بے وقوف لوگ آپ کے ہاں آگئے ہیں۔ وہ لوگ بے دین ہیں نہ ہمارے مذہب کے پیروکار ہیں نہ آپ کے۔ آپ انہیں ہمارے سپرد کر دیجیے۔ نجاشی نے کہا۔ جب تک میں ان سے بات چیت نہ کرلوں اور مجھے نہ معلوم ہوجائے کہ ان کا دین و مذہب کیا ہے میں ان لوگوں کو تمہارے سپرد کرنے کو تیار نہیں۔ عمرو بن العاص اور اس کے ساتھی نے کہا کہ ہماری قوم کے ایک شخص نے نئے مذہب کا اعلان کیا ہے۔ یہ لوگ اس کے متبع و پیروکار ہیں۔ یہ لوگ نہ عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا مانتے ہیں اور نہ آپ کے سامنے حاضر دربار ہو کر آپ کو سجدہ کریں گے۔

یہ سن کر نجاشی نے کسی آدمی کے ذریعہ حضرت جعفرؓ اور ان کے اصحاب کو طلب کیا۔ حضرت جعفرؓ اور ان کے اصحاب دربار میں حاضر ہو کر نجاشی کو سلام کیا۔ عمرو بن العاص اور عمارہ نے فوراً نجاشی کو توجہ دلائی کہ ہم نے آپ سے کہا تھا کہ یہ لوگ انتہائی سرکش ہیں۔ آپ کو سجدہ نہ کریں گے۔ نجاشی نے حضرت جعفرؓ کو مخاطب کر کے کہا۔ کیا آپ لوگ مجھ سے بات چیت نہ کریں گے۔ تم نے تعظیم بھی نہ کی بتاؤ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں تمہارا کیا اعتقاد ہے۔ تمہارا دین کیا ہے؟ تم نصرانی ہو، یہودی ہو یا کس مذہب کے پیروکار ہو؟ حضرت جعفرؓ نے کہا۔ نہیں؟ نجاشی نے سوال کیا کہ تم لوگ اپنی قوم کے دین پر ہو؟ انہوں نے جواب دیا نہیں۔ نجاشی نے کہا تو پھر تمہارا دین کیا ہے؟ حضرت جعفرؓ نے جواب دیا کہ ہم مسلمان ہیں۔ ہمارا دین اسلام ہے۔ نجاشی نے

پوچھا اسلام کیا چیز ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم اللہ کی عبادت کرتے ہیں جو ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور اس کے ساتھ ہم کسی کو شریک نہیں کرتے۔ نجاشی نے پوچھا کہ اسلام تمہارے پاس کون شخص لے کر آیا ہے۔ حضرت جعفرؓ نے جواب دیا کہ اس دین کو وہ خدا کا بندہ لے کر آیا ہے جو خود ہماری ذات برادری کا ہے ہم اس کی ذات اور نسب سے بخوبی واقف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ہماری طرف اس شان سے بھیجا ہے جس شان سے اس نے ان سے پہلے دیگر مرسلین کو بھیجا تھا اس شخص نے ہمیں ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے، صدقہ دینے، وعدہ وفا کرنے اور امانت ادا کرنے کی تعلیم دی ہے اور اس نے ہمیں بتوں کی پرستش سے منع کیا ہے اور ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم صرف اللہ وحدہ کی عبادت کریں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ ہم نے اس رسول کی تصدیق کی ہے ہم نے اللہ تعالیٰ کے کلام کو پہچانا ہے اور ہمیں یقین ہو گیا ہے کہ جو چیز وہ رسول لے کر آیا ہے وہ واقعی خدا کی طرف سے آیا ہے۔ جب ہم نے ان باتوں پر عمل کیا اور اس کا علم ہماری قوم کو ہوا تو وہ ہماری عداوت پر کمر بستہ ہو گئی۔ قوم نے اس رسول برحق کی تکذیب کی اور اس کو قتل کرنا چاہا۔ وہ چاہتے ہیں کہ ہم پھر بت پرست بن جائیں۔ ہم اپنے مذہب اور اپنی جانوں کی حفاظت کے لئے آپ کے ملک میں آئے ہیں۔

نجاشی نے حضرت جعفرؓ کا بیان سن کر کہا کہ اگر واقعی یہی بات ہے جو تم نے مجھ سے بیان کی تو یہ نور اسی چراغ کا ہے جس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چراغ روشن تھا۔ حضرت جعفرؓ نے کہا کہ ہمارے رسول نے فرمایا ہے کہ اہل جنت ایک دوسرے کی تعظیم و تکریم سلام سے کرتے ہیں۔ تم بھی سلام سے ایک دوسرے کی تعظیم و تکریم کیا کرو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو حضرت مریم کی طرف القا کیا گیا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ

السلام روح اللہ اور عذراء بتول کے فرزند ہیں۔ یہ بات سن کر نجاشی نے اپنا ہاتھ زمین کی طرف جھکا کر کہا کہ خدا کی قسم صرف عیسیٰ بن مریمؑ نے اپنے متعلق اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہا۔

درباریوں نے شاہ نجاشی کی زبان سے یہ سچی بات سن کر کہا کہ اگر اہل حبشہ کے کانوں میں تمہاری یہ باتیں پڑ گئیں تو وہ فوراً سلطنت سے معزول کر دیں گے۔ نجاشی نے کہا مجھے سلطنت وحکومت کی پرواہ نہیں۔ میں حق بات کہنے میں دریغ نہ کروں گا۔

نجاشی نے حکم دیا کہ عمرو بن العاص کا یہ ہدیہ واپس کر دو۔ خدا کی قسم اگر وہ اس معاملے میں مجھے سونے کا پہاڑ بھی رشوت میں دیں تو میں ہرگز قبول نہ کروں گا۔ نجاشی نے حضرت جعفرؓ سے کہا کہ تم لوگ یہاں امن و عافیت سے رہو۔ میں تم لوگوں کی ضروریات زندگی کا کفیل ہوں۔ نجاشی نے حکم دیا کہ ''جو شخص ان مہاجرین کو کسی قسم کی اذیت پہنچائے گا میں اس کو سخت سزا دوں گا''۔

اس واقعہ کے بعد عمرو بن العاص اور عمارہ میں عداوت پیدا ہوگئی اور ایک دوسرے کو زک پہنچانے کی فکر میں لگ گئے۔ عمرو بن العاص نے عمارہ سے کہا کہ تو خوبصورت آدمی ہے جس وقت نجاشی دربار میں چلا جائے اس کی بیوی کے پاس جانا۔ اس سے باتیں کرنا۔ ہمیں امید ہے کہ اس ترکیب سے ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ عمارہ نے نجاشی کی عورت سے خط و کتابت کی۔ آخر وہ ایک روز نجاشی کی عورت کے پاس جانے میں کامیاب ہوگیا۔ ادھر عمارہ نجاشی کی عورت کے پاس پہنچا۔ ادھر عمرو بن العاص نے نجاشی کو مخبری کی کہ میرا ساتھی عورتوں کا دلدادہ ہے وہ آج تیری عورت کے پاس گیا ہے۔ نجاشی نے اسی وقت یک خادم کو بھیجا۔ عمارہ اس کی بیوی کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ نجاشی اس حرکت سے غیض وغضب میں بھر گیا اور اس کو گرفتار کر کے دریا کے ایک جزیرہ میں چھڑوا دیا۔ عمارہ اس جزیرے میں پہنچ کر دیوانہ ہوگیا اور وحشیوں کے ساتھ

وحشی بن کر پھرنے لگا۔ اس کے بعد عمرو بن العاص بصد ناکامی مکہ مکرمہ واپس آ گیا۔
(بیہقی)

شب معراج رواق تو گذشت از افلاک
بمقامے کہ رسیدی نہ رسد ہیچ نبی

نبوت کے بارہویں سال ۲۸ رجب کو بروز دوشنبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام ہانیؓ کے مکان میں آرام فرماتے تھے کہ مکان کی چھت شق ہوئی اور اس میں سے حضرت جبرئیل و میکائیل برآمد ہوئے اور آپؐ کو بیدار فرما کر بارگاہ ایزدی میں لے جانے کا پیغام سنایا۔ حضورؐ نے وضو کیا جبرئیلؑ آپ کو چاہ زمزم کے پاس لے گئے اور وہاں آپ کے سینہ مبارک کو چاک کیا اور قلب اطہر کو نکال کر آب زمزم سے دھویا۔ اس کے بعد سونے کا ایک طشت ایمان و حکمت سے بھرا ہوا لایا گیا۔ جبرئیلؑ امین نے اس طشت سے ایمان و حکمت کے خزانہ کو لے کر آپ کے سینہ میں رکھ کر برابر کر دیا۔ اس کے بعد آپؐ کے سامنے براق لایا گیا براق قد میں گدھے سے اونچا اور خچر سے نیچا تھا اور اس کے پیر دونوں پہلوؤں پر تھے تیز رفتاری کا یہ عالم تھا کہ ہر قدم وہاں پڑتا تھا جہاں نگاہ کی آخری حد ہوتی ہے۔ براق پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی یہ شان تھی کہ جبرئیلؑ براق پر سوار ہو کر چشم زدن میں بیت المقدس پہنچ گئے۔ جہاں پہلے ہی سے تمام انبیاء جمع تھے۔ حضورؐ نے دو رکعت نماز ادا کی۔ تمام انبیاء نے اقتداء کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم امام بنے۔

نماز سے فارغ ہو کر باہر تشریف لائے تو جبرئیلؑ نے آپ کے سامنے دو پیالے پیش کئے۔ ایک میں دودھ تھا۔ دوسرے میں شراب۔ حضورؐ نے دودھ کا پیالہ اٹھا لیا۔ حضرت جبرئیلؑ نے فرمایا کہ اگر آپ شراب کا پیالہ اٹھا لیتے تو آپؐ کی امت گمراہ ہو جاتی۔ ان

امور سے فراغت کے بعد سونے، چاندی اور جواہرات سے مرصع ایک سیڑھی جو جنت الفردوس سے لائی گئی تھی لگائی گئی۔ اس کے ذریعہ جبرئیلؑ نے آپ کو لے کر آسمان پر چڑھنا شروع کیا۔ جب آسمان دنیا کے دروازے پر پہنچے تو وہاں کے محافظ فرشتے صف بستہ کھڑے ہو گئے۔ سبوحا سبوحا لوب الملائکة قد وسا قد وسالرب الا رباب سبحان العظیم الا علیٰ ان کے ورد زبان تھا۔

انہوں نے کہا کون ہے؟ جبرئیلؑ نے تعارفی الفاظ ادا کیے۔ دروازہ کھولا گیا۔ آپ آسمان پر تشریف لے گئے۔ پہلے آسمان پر حضرت آدمؑ سے ملاقات ہوئی۔ دوسرے آسمان پر حضرت یحییٰ و عیسیٰ علیہما السلام سے تیسرے آسمان پر حضرت یوسفؑ سے۔ چوتھے پر حضرت ادریسؑ سے۔ پانچویں آسمان پر حضرت ہارونؑ سے۔ چھٹے پر حضرت موسیٰؑ سے اور ساتویں پر حضرت ابراہیمؑ سے ملاقات ہوئی۔

پھر آپ کو جنت کی سیر کرائی گئی اور آپ اس مقام تک پہنچے۔ جہاں قلم قدرت کے چلنے کی آواز سنائی دیتی تھی۔ آگے چل کر سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے یہاں پہنچ کر حضرت جبرئیلؑ نے اپنی اصلی صورت میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ اس مقام سے آگے جانا میری طاقت سے بالاتر ہے۔

اگر یک سرے برتر پرم — فروغ تجلی بسوزد پرم

یہاں سے آگے بڑھ کر حضورؐ حجابات طے کرتے ہوئے خدا سے ملے۔ وہاں خدا سے کیا باتیں ہوئیں۔ اس کا علم اللہ اور اس کے رسول کو ہی ہے فاوحیٰ الی عبدہ ما اوحیٰ اس وقت بارگاہ الوہیت سے آپ کو تین چیزیں عطا ہوئیں۔

(۱) سورۂ بقر کی دو آئتیں جن میں اسلام کے عقائد، ایمان کی تکمیل اور مصیبت کے دور کے خاتمہ کی خوشخبری تھی۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ آپ کی امت میں جو شخص شرک نہ کرے گا بخشا

جائے گا۔

(۳) امت پر پچاس وقت کی نمازیں فرض کی گئیں۔

واپسی میں حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی۔ حضورؐ نے ان سے پچاس وقت کی نمازوں کا تذکرہ کیا۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ آپ کی امت سے پچاس وقت کی نمازیں ادا نہ ہوسکیں گی۔ میں بنی اسرائیل کا تجربہ کر چکا ہوں۔ آپ واپس جا کر تخفیف کرائیے۔ حضورؐ واپس تشریف لے گئے اور بارگاہ الٰہی میں اپنی امت کی عاجزی اور ناتوانی کا اظہار کیا تو دس وقت کی نمازوں کی تخفیف ہوگئی حضورؐ واپس چلے آئے۔ اس کے بعد پھر حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا۔ اب بھی تعداد بہت ہے اس میں تخفیف کرائیے۔ حضورؐ پھر خدا تعالیٰ کے پاس تشریف لے گئے۔ غرض اسی طرح بار بار جانے سے پانچ وقت کی نمازیں رہ گئیں۔ حضرت موسیٰ نے اس تعداد میں بھی تخفیف کا مشورہ دیا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اب مجھے بار بار تخفیف کراتے خدا سے شرم آتی ہے۔ اسی وقت خداوند عالم کا حکم ہوا کہ اگرچہ یہ نمازیں صورتاً پانچ وقت کی ہیں مگر ان کا ثواب پچاس ہی کا دوں گا۔

اس کے بعد حضورؐ آسمان سے اتر کر بیت المقدس تشریف لائے۔ یہاں انبیاء علیہم السلام جمع تھے۔ حضورؐ نے نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہو کر دولتکدہ پر تشریف لے آئے۔ اگلے دن صبح کو خانہ کعبہ میں تشریف لے گئے۔ وہاں روسائے قریش جمع تھے۔ آپؐ نے ان سے رات کا واقعہ معراج بیان کیا۔ یہ واقعہ سن کر قریش تعجب میں پڑ گئے مگر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس واقعہ کی تصدیق کی اور اسی سبب سے ان کو بارگاہ نبوت سے صدیق کا خطاب عطا ہوا۔ بعض لوگوں نے اس واقعہ کی تکذیب کی۔ ان لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیت المقدس کے متعلق سوالات کیے۔ حضورؐ اس سے پیشتر کبھی بیت المقدس تشریف نہیں لے گئے تھے۔ حق تعالیٰ نے آپ کی آنکھوں کے سامنے

سے حجابات اٹھا دیئے۔ روسائے قریش نے جو جو سوالات کئے ان کے صحیح صحیح جوابات دیئے۔

محمد عرش اعظم پر گئے اللہ کو دیکھا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے معراج کی شب خدا کو دیکھا تھا۔ (بزار احمد)

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ کو جب سے معراج ہوئی تھی اس وقت سے آپ کی خوشبو دلہن کی سی تھی اور عروس کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ تھی۔ (ابن مردویہ)

شب معراج میں عالم بالا کے مشاہدات

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ جس وقت جبرئیلؑ مجھ کو معراج کو لے گئے تو میرا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ اپنے سینوں اور چہروں کو ان ناخنوں سے چھیلتے تھے۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا۔ یہ کون لوگ ہیں تو انہوں نے بتایا یہ وہ لوگ ہیں جو آدمیوں کا گوشت کھاتے تھے یعنی ان کی غیبت اور لوگوں کی بے آبروئی کرتے تھے۔ (احمد)

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا جس رات مجھے معراج ہوئی۔ میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ہونٹ لوہے کی مقراضوں سے کاٹے جارہے تھے۔ جس وقت ان کے ہونٹ کاٹے جاتے تھے پھر ویسے ہی ہو جاتے تھے جیسے کاٹنے سے پہلے تھے۔ میں نے پوچھا اے جبرئیلؑ یہ کون لوگ ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ یہ آپ کی امت کے وہ مولوی اور مقرر ہیں جو دوسرے لوگوں کو تو نصیحت کرتے تھے مگر خود اس پر عامل نہ تھے۔ (ابن مردویہ)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ فرماتے تھے۔ جس رات مجھے معراج ہوئی۔ میں سدرۃ المنتہیٰ تک گیا۔

اس بیری کے بیر اتنے بڑے بڑے تھے جتنی پہاڑ کی چوٹی۔ (طبرانی)

ابو حمراءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب مجھ کو ساتویں آسمان تک معراج ہوئی تو میں نے عرش کے داہنے ساق پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا دیکھا۔ (طبرانی)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے لقدر امن آیات ربه الکبریٰ کے معنیٰ میں روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں رفرف اخضر کو دیکھا تھا جس نے آسمان کے کناروں کو گھیر لیا تھا۔ (بخاری)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے شب معراج کی باتیں کیں۔ آپ نے فرمایا میں نے پہلے آسمان پر حضرت آدمؑ سے ملاقات کی ان کے سامنے ان کی ذریت مومن اور کافر کی روحیں پیش کی جاتی تھیں مومن ارواح کو دیکھ کر فرماتے تھے کہ پاکیزہ روح اور پاکیزہ نفس ہے۔ ان کو علیین میں لے جاؤ اور ارواح فجار کو دیکھ کر فرماتے تھے۔ روح اور نفس خبیث ہے۔ ان کو سجین میں لے جاؤ۔ یہاں سے آگے بڑھا تو ایک جگہ مجھے بہت سے خوان رکھے ہوئے نظر آئے جن میں پکا ہوا گوشت رکھا ہوا تھا اور ان کے پاس کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ اس کے آگے کچھ خزانوں پر سڑا ہوا گوشت رکھا ہوا تھا اور ان کے اردگرد بڑا بھاری مجمع تھا جو ان خزانوں میں سے سڑا ہوا گوشت اٹھا کر کھا رہے تھے۔ میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو حلال پر حرام کو ترجیح دیتے ہیں اس سے آگے بڑھا تو مجھے ایک ایسی قوم نظر آئی جن کے پیٹ مکانوں کے برابر بڑے تھے ان لوگوں میں سے اگر کوئی اٹھنے کی کوشش کرتا تو فوراً گر پڑتا تھا۔ یہ لوگ دعا مانگتے تھے "اے خدا قیامت نہ آئے" یہ لوگ آل فرعون کے راستہ پر تھے ان لوگوں پر مختلف قوموں کا گزر ہوتا تھا اور وہ ان کو روند ڈالتی تھیں۔ میں نے پوچھا۔ اے جبرئیلؑ یہ کون

لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ آپ کی امت کے سود خور ہیں۔ ان سے آگے بڑھ کر میرا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جن کے ہونٹ اونٹوں کے ہونٹوں کے مثل تھے وہ لوگ منہ کھول کر پتھر کھاتے تھے اور فوراً ہی پاخانہ کے مقام سے نکل جاتے تھے۔ حضرت جبرئیلؑ نے فرمایا۔ یہ آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں۔ ان سے آگے بڑھ کر ایسی عورتیں نظر آئیں جو اپنی پستانوں سے بندھی لٹک رہی تھیں یا بالکل الٹی سر نیچے اوپر پیر لٹکی ہوئی تھیں۔ ان کے متعلق معلوم ہوا کہ یہ زنا کار عورتیں تھیں۔ اس کے بعد کچھ ایسے لوگ نظر آئے جن کی پسلیوں کا گوشت کاٹا جارہا تھا اور وہ اس گوشت کا لقمہ کھا رہے تھے۔ جبرئیلؑ نے بتایا کہ یہ آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں جو ایک دوسرے کی عیب جوئی اور سخن چینی کرتے ہیں۔ (ابونعیم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورﷺ کا گزر شب معراج میں ایک ایسی قوم پر ہوا۔ جو ایک ہی دن میں کھیتی بو کر کاٹ لیتی تھی اور جب وہ اس کو کاٹ چکتی تو پھر وہ ویسی ہی کی ویسی ہو جاتی۔ حضورؐ نے جبرئیلؑ سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا۔ یہ لوگ مجاہد فی سبیل اللہ ہیں۔ پھر آپ کا گزر ایسی قوم پر ہوا کہ ان کے سر پتھروں سے کچلے جارہے تھے اور پھر ویسے ہی ہو جاتے تھے۔ حضورؐ نے جبرئیلؑ سے دریافت کیا۔ یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو فرض نمازوں سے کاہلی کرتے ہیں۔ پھر آپ ایسی قوم کے پاس آئے جن کے آگے پیچھے کپڑے پیوند تھے۔ وہ اس طور سے چھوٹے پھر رہے تھے جس طرح اونٹ پھرا کرتے ہیں اور وہ ضریع زقوم اور جہنم کے پتھر کھاتے تھے حضرت جبرئیلؑ نے بتایا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مالوں کا صدقہ ادا نہیں کرتے۔ پھر آپ ایک ایسے مرد کے پاس سے گزرے جس نے لکڑی کا ایک بڑا گٹھا جمع کر رکھا تھا اور اس کو اس بار کے اٹھانے کی قدرت نہ تھی اس پر بھی وہ بار میں اضافہ کرتا جارہا تھا۔ حضرت جبرئیلؑ نے بتایا یہ آپ کی امت کے وہ آدمی ہیں جو

لوگوں کی امانتیں رکھ کر ادا نہ کرتا تھا اور اسی ہوس میں رہتا تھا کہ اس کو اور امانتیں مل جائیں۔ (ابویعلیٰ)

حضور ﷺ نے آسمان پر فرشتوں کی امامت کی

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب مجھ کو آسمان پر معراج ہوئی تو جبرئیلؑ نے اذان دی۔ میں نے خیال کیا کہ جبرئیلؑ فرشتوں کو نماز پڑھائیں گے۔ مگر جبرئیلؑ نے مجھے آگے کر دیا۔ میں نے فرشتوں کو نماز پڑھائی۔ (ابن مردویہ)

ام المومنین حضرت سودہ بن زمعہؓ کو حضور ﷺ کے نکاح کی بشارت

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ سودہ بنت زمعہؓ سکران بن عمرو کے نکاح میں تھیں انہوں نے خواب دیکھا کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سامنے سے آ رہے ہیں اور انہوں نے حضرت سودہؓ کی گردن پر قدم رکھ دیا۔ حضرت سودہؓ نے اس خواب کو اپنے شوہر سے ذکر کیا تو اس نے کہا اگر یہ خواب سچا ہے تو میں ضرور مر جاؤں گا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم سے نکاح کریں گے۔ دوسری شب حضرت سودہؓ نے خواب میں دیکھا۔ گویا آسمان سے چاند اتر کر ان کے پاس آیا اور وہ بستر پر لیٹی ہوئی ہیں حضرت سودہؓ نے یہ دوسرا خواب بھی اپنے شوہر سے بیان کیا۔ انہوں نے جواب دیا اگر یہ خواب سچا ہے تو میں عنقریب مر جاؤں گا اور تم میرے مرنے کے بعد نکاح کر لو گی۔ چنانچہ سکران اسی دن بیمار ہو کر چند روز بعد مر گیا اور حضورؐ نے حضرت سودہؓ سے نکاح کر لیا۔

(ابن سعد)

کفار قریش کا دارالندوہ میں اجتماع اور حضور ﷺ کے قتل کی تیاریاں حضرت جبرئیلؑ کی خبر رسائی اور مکہ معظمہ سے ہجرت کرنے کی اجازت

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ قریش نے دارالندوہ میں جمع ہو کر حضورؐ کے قتل کا فیصلہ کیا۔ اسی وقت حضرت جبرئیلؑ نے آکر عرض کیا۔ یارسول اللہ آپ رات کو جس جگہ سوتے ہیں۔ وہاں نہ سوئیں۔ آج قریش نے آپ کے قتل کا فیصلہ کیا ہے۔ آج آپ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر جائیں۔ (بیہقی)

حضور ﷺ کے مکان کا محاصرہ حضور ﷺ ان سے بچ کر صاف نکل گئے

ابن اسحاق سے روایت ہے جس وقت حضورؐ رات کو اپنے مکان سے نکلے اس وقت چودہ آدمی آپ کے دروازے پر کھڑے تھے۔ حضورؐ نے ایک مٹھی خاک اٹھا کر ان لوگوں کے سروں پر پھینکی۔ وہ اندھے ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ یٰسین فاغشینا ھم فھم لا یبصرون تک پڑھتے پڑھتے باہر چلے آئے۔ (بیہقی)

حضور ﷺ غار ثور میں، غار کے منہ پر مکڑی نے جالا تن دیا

سراقہ بن جعشم سے روایت ہے کہ جس وقت حضورؐ کفار کی آنکھوں میں دھول جھونک کر دور چلے گئے تو کسی شخص نے کفار محاصرین سے پوچھا۔ تم کس چیز کے انتظار میں کھڑے ہو تو انہوں نے جواب دیا۔ محمدؐ کا انتظار ہے۔ اس آدمی نے کہا۔ تم تو اندھے ہو ابھی وہ تمہارے آگے سے گئے ہیں۔ تمہیں نظر نہیں آئے۔ حاضرین نے کہا خدا کی قسم

ہم نے انہیں نہیں دیکھا اور انہوں نے اپنے سروں سے مٹی جھاڑی۔ حضورؐ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ غار ثور کی طرف تشریف لے گئے اور اس میں داخل ہو گئے۔ فوراً ہی غار کے منہ پر مکڑی نے جالا تن دیا۔ کفار قریش نے آپ کا تعاقب کیا۔ ڈھونڈتے ڈھونڈتے غار ثور کے منہ پر پہنچ گئے اور جالے کو دیکھ کر کہنے لگے کہ یہ جالا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے پہلے سے ہے۔ یہ کہہ کر واپس ہو گئے۔ (ابن سعد)

تعاقب کرنے والے کافر کو فرشتہ نے غار ثور میں اپنے پروں میں چھپا لیا تھا

اسماء بنت ابی بکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کافر قریش کو بالکل غار کے منہ پر دیکھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ آدمی ہمیں دیکھ رہا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا یہ شخص ہمیں نہیں دیکھ سکتا۔ اس وقت اس کو ایک فرشتے نے اپنے پروں میں چھپا رکھا ہے۔ کچھ دیر بعد وہ کافر غار کے منہ کے قریب پیشاب کر کے واپس ہو گیا۔ حضورؐ نے فرمایا اگر یہ آدمی تمہیں دیکھتا تو تمہارے اوپر پیشاب نہ کرتا۔ (ابو نعیم)

غار کے منہ پر اللہ کے حکم سے ایک درخت پر کبوتر نے انڈے دیئے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب حضورؐ غار ثور میں داخل ہوئے اسی وقت ایک درخت اگ کر اتنا بڑا ہو گیا کہ اس سے غار کا منہ بند ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے مکڑی نے جالا پورا تن دیا اور اس درخت پر دو جنگلی کبوتروں نے انڈے دے دیئے۔ قریش کے نوجوان لاٹھیوں اور تلواروں سے مسلح غار کے منہ پر آئے۔ ان لوگوں میں سے ایک شخص غار کے اندر جھانکنے لگا۔ دوسرے نے پلٹ کر کہا۔ تجھے نظر نہیں آتا۔ یہاں

کبوتروں نے انڈے دے رکھے ہیں اس غار میں کوئی آدمی نہیں ہے۔ حضورؐ نے ان کبوتروں کے لئے دعا کی اور اس جوڑے پر ایک نشانی لگادی۔ اس کے بعد وہ کبوتر اس جگہ سے حرم میں چلے گئے اور اس جوڑے نے حرم شریف میں بچے نکالے۔ (ابن سعد)

حضور ﷺ کا حکم ہے کہ مکڑی کو نہ مارا کرو

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ مشرکین مکہ نے ہجرت کی شب دارالندوہ میں مشورہ کیا۔ کسی نے کچھ رائے دی کسی نے کچھ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو کفار کے مشورہ سے مطلع کردیا۔ آپ اسی شب اپنے مکان سے نکل کر غار میں پہنچ گئے۔ مشرکین نقش قدم دیکھتے دیکھتے پہاڑ تک پہنچ گئے آگے نشان قدم نہ تھا۔ یہ لوگ پہاڑ پر چڑھ گئے۔ غار کے پاس سے گزرے تو اس کے منہ پر مکڑی کا جالا تنا ہوا تھا۔ ان لوگوں میں سے کسی نے کہا چلو اس غار میں دیکھیں۔ امیہ بن الخلف نے کہا کہ غار میں گھسنے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ جالا تو بہت عرصہ سے یہاں دیکھا گیا ہے۔ اسی دن سے حضور ﷺ نے مکڑی کو مارنے کی ممانعت فرمادی مکڑی بھی اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے۔ (احمد)

مکڑی نے جالا تان کر حضرت داؤدؑ کی بھی حفاظت کی تھی

عطا بن میسرہ سے روایت ہے کہ مکڑی نے غار کے منہ پر دو دفعہ جالا تنا ہے ایک مرتبہ اس وقت جب طالوت حضرت داؤد علیہ السلام کے تعاقب میں تھا اور دوسری بار اس وقت جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم بوقت ہجرت غار میں چھپے تھے۔ (ابونعیم)

سراقہ بن مالک کی گھوڑی زمین میں پیٹ تک دھنس گئی

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ مکان سے نکلے تو ابوبکر صدیقؓ نے مڑ کر دیکھا ایک گھوڑے سوار آپ کے تعاقب میں نظر آیا۔ جو سرپٹ گھوڑا دوڑتا بالکل ہمارے قریب پہنچ گیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا یا نبی اللہ یہ سوار ہمارے پاس پہنچ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللّٰھم اصرعہ چنانچہ وہ سوار اسی وقت گھوڑے سے گر پڑا۔ سوار نے عرض کیا یا نبی اللہ آپ مجھے جس کام کے لئے حکم دیں۔ میں اس کی تعمیل کے لئے حاضر ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا تیرا کام یہ ہے کہ تو یہیں کھڑا رہ اور کسی شخص کو ہمارے تعاقب میں نہ آنے دے۔ چنانچہ وہ سوار یا تو حضورؐ کے تعاقب میں آیا تھا یا شام تک حضورؐ کی حفاظت کرتا رہا۔ سراقہ نے اسی واقعہ سے متعلق ابوجہل کو مخاطب کیا ہے۔

ترجمہ: ”تو جان لیتا اور شک نہ کرتا اس بات میں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم برہان حق کے ساتھ رسول ہیں اس رسول اللہؐ کی کون برابری کر سکتا ہے“۔ (ابن سعد)

ام معبد کی ایک کمزور اور لاغر بکری نے دودھ دیا

روایت ہے کہ جس وقت حضورؐ حضرت صدیقؓ کے ہمراہ ہجرت کے ارادے سے چلے تو ان کے ہمراہ ان کا غلام عامر بن فہیرہ تھا۔ عبداللہ بن الاریقط رہبر تھے۔ راستہ میں ام معبد خزاعیہ کے خیمہ میں گئے۔ ام معبد عمر رسیدہ اور پارسا عورت تھی۔ مسافروں کو پانی پلایا کرتی تھی حضرت صدیق اکبرؓ نے ام معبد سے پوچھا کہ کچھ کھانے پینے کا سودا تمہارے پاس برائے فروخت ہے ام معبد نے کہا کہ میرے پاس کچھ نہیں۔ حضورؐ نے ایک کونے میں ایک نہایت لاغر بکری بندھی ہوئی دیکھی۔ حضورؐ نے ام معبد سے

پوچھا یہ بکری کیسی ہے یہاں کیوں بندھی ہوئی ہے؟ ام معبد نے کہا بکری بیمار ہے لاغری کی وجہ سے بکریوں کے ساتھ چرنے جانے سے رہ گئی۔ حضورؐ نے فرمایا یہ بکری دودھ دیتی ہے؟ ام معبد نے کہا نہیں۔ یہ کیا دودھ دیتی؟ حضورؐ نے فرمایا۔ اگر تم اجازت دو تو اس کا دودھ دوہ لوں؟ ام معبد نے جواب دیا اگر یہ دودھ دے سکے تو آپ دوہ لیں۔ حضورؐ نے اس بکری کو اپنے پاس منگا کر اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا۔ دعا فرمائی۔ بکری نے دودھ دوہنے کے واسطے ٹانگیں کھول دیں۔ تھنوں میں دودھ اتر آیا۔ آپ نے دودھ دوہنے کے واسطے اتنا بڑا برتن طلب کیا جس سے کم از کم دس آدمی سیر ہوسکیں۔ حضورؐ نے دودھ دوہنا شروع کیا۔ برتن پر ہوگیا۔ حضورؐ نے ام معبد کو بلا کر کہا کہ لو دودھ پیو۔ ام معبد نے سیر ہو کر پیا۔ اس کے بعد آپ نے حضرت صدیق اکبرؓ اور دیگر اصحاب کو پلایا۔ جب سب سیر ہوگئے۔ حضورؐ نے نوش فرمایا۔ اس کے بعد حضورؐ نے اس بکری کا دودھ دوبارہ دوہا۔ برتن پر ہوگیا اور وہ برتن مع دودھ کے ام معبد کے حوالے کر دیا اور ام معبد کو بیعت کر کے وہاں سے آگے روانہ ہوگئے۔

خرام بن ہشام نے ام معبد سے روایت کی ہے کہ وہ بکری ۱۸ھ تک بزمانہ خلافت حضرت عمر فاروق اعظمؓ زندہ رہی اور دونوں وقت دودھ دیتی رہی۔ (ابن سعد)

حضور علیہ السلام کا مدینہ طیبہ میں داخلہ اور شمع نبوت پر پروانوں کا ہجوم

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے۔ انصار اپنی عورتوں اور بچوں کے ہمراہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرض کیا یارسول اللہؐ ہمارے ہاں تشریف لے چلیے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اونٹنی کو چھوڑ دو۔ یہ منجانب الٰہی مامور ہے۔ چنانچہ وہ اونٹنی چلتے چلتے حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے مکان کے

دروازے پر جا کر بیٹھ گئی۔ بنی نجار کی لڑکیاں دف بجاتی اور گاتی ہوئی نکلیں۔

ترجمہ: ہم بنی نجار کی لڑکیاں ہیں   محمدؐ کیا اچھے ہمارے ہمسایہ ہیں

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آئے تو عورتیں اور لڑکے یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔

ترجمہ: ہم پر چاند طلوع ہوا   ثنیات الوداع کی طرف سے

ترجمہ: ہم پر اس کا شکر واجب ہوگیا۔ جب تک دعا کرنے والا اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔

حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہؐ مدینہ میں تشریف لائے۔ لوگ پروانہ وار شمع نبوت پر نثار ہونے لگے۔ ہر شخص دیدار نبی کا شائق تھا۔ میں نے حضورؐ کا چہرہ انور دیکھتے ہی کہا خدا کی قسم یہ چہرہ جھوٹے لوگوں کا سا یہ نہیں۔ حضورؐ کی زبان مبارک سے میں نے سب سے پہلے یہ بات سنی۔

ترجمہ: اے لوگو آدمیوں کو کھانا کھلاؤ اور کھلے طور پر سلام کرو۔ آپس میں صلہ رحمی کرو اور رات کو جب آدمی سو رہے ہوں۔ نماز پڑھو۔ جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔

حضور ﷺ سے یہودیوں کے سوالات اور ان کا قبول اسلام

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سلام (یہودی) نے جب مدینہ طیبہ میں حضورؐ کی تشریف آوری کی خبر سنی تو انہوں نے کہا کہ میں حضورؐ سے تین سوالات کروں گا۔ ان سوالات کا جواب نبی کے سوا کسی کو معلوم نہیں چنانچہ وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ

(۱) قیامت کی شرطوں میں پہلی شرط کیا ہے؟

(۲) جنت والوں کو سب سے پہلے کھانے کو کیا چیز ملے گی؟

(۳) بچہ اپنے ماں یا باپ سے مشابہ کیوں ہوتا ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ان تین باتوں کی خبر ابھی ابھی جبرئیلؑ نے دی ہے۔

(۱) قیامت کی سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ ایک آگ مشرق سے ظاہر ہو گی اور مغرب تک پہنچ جائے گی۔

(۲) اہل جنت کو سب سے پہلے کھانے کو مچھلی کا جگر دیا جائے گا۔

(۳) جس وقت مرد کی منی عورت کی منی سے پہلے نکل آتی ہے تو بچہ باپ کے زیادہ مشابہ ہوتا ہے اور اگر عورت کی منی مرد کی منی سے پہلے نکل آئے تو بچہ ماں کے مشابہ ہوتا ہے۔

عبداللہ بن سلام نے یہ جوابات سن کر فوراً کلمہ پڑھا اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد انک رسول اللہ عبداللہ بن سلامؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ یہودی بڑے افترا پرواز ہیں۔ یہودیوں کو میرے اسلام کے متعلق علم ہوگا تو وہ نہ معلوم کیا کیا کہیں گے اتنے میں کچھ یہودی آگئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا کہ عبداللہ بن سلام تم میں کیسا آدمی ہے؟ یہودیوں نے جواب دیا وہ اچھا آدمی ہے۔ اچھے آدمی کا بیٹا ہے۔ ہمارا سردار ہے۔ ہمارے سردار کا بیٹا ہے۔ حضورؐ نے ان سے پوچھا کہ اگر عبداللہ بن سلام مسلمان ہو جائے تو کیا تم مسلمان ہو جاؤ گے؟ یہودیوں نے جواب دیا اللہ پناہ میں رکھے۔ یہ سن کر عبداللہ بن سلام نے ان لوگوں کے سامنے آکر کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ۔ یہودی عبداللہ بن سلام کو برا بھلا کہنے لگے۔

صفوان بن عسال سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے اپنے دوست سے کہا آؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلیں۔ ان سے اس آیت کے بارے میں سوال کریں گے۔ ولقد اٰتینا موسیٰ تسع آیات بینات یہ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آیت متذکرہ کے بارے میں سوال کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ نو باتیں یہ تھیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔

(۲) چوری نہ کرو۔

(۳) زنا نہ کرو۔

(۴) جس نفس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اس کو ناحق قتل نہ کرو۔

(۵) جادو نہ کرو۔

(۶) سود نہ کھاؤ۔

(۷) برے آدمی کو حاکم وقت کے پاس قتل کے واسطے نہ لے جاؤ۔

(۸) نیک عورت شادی شدہ پر بہتان نہ لگاؤ۔

(۹) اور اے یہود تم پر لازم ہے کہ تم لوگ شنبہ کے دن تعدی نہ کرو۔

یہ سن کر دونوں یہودیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں اور ہاتھوں کو بوسہ دیا اور دونوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر تم مسلمان کیوں نہیں ہو جاتے۔ ان دونوں یہودیوں نے کہا کہ داؤد علیہ السلام نے دعا کی ہے کہ ان کی اولاد میں سے ایک نہ ایک نبی ہوگا۔ ہمیں اندیشہ ہے کہ یہودی ہمیں قتل نہ کر ڈالیں۔ (ترمذی)

حضرت یوسف نے جن گیارہ ستاروں کو خواب میں سجدہ کرتے دیکھا تھا یہودیوں کے سوال پر حضور ﷺ نے ان ستاروں کے نام بتائے

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یوسف علیہ السلام نے جن گیارہ ستاروں کو سجدہ کرتے دیکھا تھا ان ستاروں کے کیا کیا نام تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے کوئی جواب نہ دیا۔ کچھ دیر بعد حضرت جبرئیلؑ آئے اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان ستاروں کے نام بتائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی آدمی کو بھیج کر اس یہودی کو بلایا اور فرمایا کہ اگر تجھے ان گیارہ ستاروں کے نام بتادوں تو مسلمان ہو جائے گا۔ یہودی نے جواب دیا بے شک۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان ستاروں کے نام یہ تھے۔

(۱) حرثان، (۲) طارق، (۳) زیال، (۴) کتفان، (۵) ذوالفرع، (۶) وثاب، (۷) عمودان، (۸) قابس، (۹) ضروح، (۱۰) مصبح، (۱۱) فیلق، (۱۲) ضبا، (۱۳) نور۔

ان گیارہ ستاروں کو حضرت یوسف علیہ السلام نے افق سما میں اپنے آپ کو سجدہ کرتے دیکھا تھا۔ یہودی نے کہا خدا کی قسم ان ستاروں کے نام یہی تھے۔ (ابن ابی حاتم)

حضور ﷺ کی تشریف آوری کی برکت سے مدینہ سے وبا کا کوچ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جن دنوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں تشریف لائے ان دنوں مدینہ میں وبا کا زور تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی وبا دور ہو گئی۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فرشتے مدینہ کے راستوں پر متعین ہیں نہ مدینہ میں طاعون داخل ہوگا نہ دجال داخل ہو سکے گا۔

(نوٹ) ساری دنیا کے ڈاکٹر اور طبیب اس بات سے عاجز ہیں کہ وہ ایک شہر کی بیماری دوسرے شہر میں منتقل کر دیں یہ حضور سرور عالم کا معجزہ تھا کہ آپ کی دعا سے مدینہ طیبہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے طاعون سے محفوظ ہو گیا۔

حضور ﷺ نے مسجد نبوی کی بنیاد خانہ کعبہ کو دیکھ کر رکھی

داؤد بن قیس سے روایت ہے کہ جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی بنیاد رکھ رہے تھے حضرت جبرئیلؑ نے کہا آپ خانہ کعبہ کو دیکھ کر سمت قبلہ درست کر لیں۔ حق تبارک و تعالیٰ نے مسجد نبوی اور خانہ کعبہ کے درمیان جو چیزیں حائل تھیں درمیان سے ہٹا دی تھیں۔ (زبیر بن بکار)

پہلے آسمان پر سب سے پہلے جبرئیلؑ نے اذان دی

کثیر بن مرۃ الحضرمی سے روایت ہے کہ اول بار جس شخص نے نماز کے واسطے آسمان دنیا میں اذان دی وہ حضرت جبرئیلؑ ہیں۔ جبرئیلؑ کی اذان کو حضرت عمرؓ و بلالؓ دونوں نے سنا۔ حضرت عمرؓ نے حضرت بلالؓ سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اذان کی اطلاع دی۔

اذان کا تمسخر اڑانے والے یہودی کا دردناک انجام

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی اذان سن کر شور مچایا کرتا

تھا۔ ایک روز اذان ہو رہی تھی یہودی حسب عادت شور مچانے میں مشغول تھا کہ اس کی کنیز آگ کا شعلہ لے کر مکان میں داخل ہوئی جس سے مکان میں آگ لگ گئی اور وہ یہودی وہیں جل بھن کر بھسم ہو گیا۔ (بیہقی)

جنگ بدر میں لڑائی شروع ہونے سے پہلے کفار کی قتل گاہ کی نشاندہی

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کی رات کو فرمایا۔ انشاء اللہ کل اس جگہ فلاں قتل ہوگا اور آپ نے دست مبارک زمین پر رکھا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں خدا کی قسم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس جس کافر کا نام لے کر ان کے قتل کی جگہ کی نشاندہی کی وہ کفار اسی جگہ قتل ہوئے۔ لڑائی بند ہو جانے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کفار کو ایک کنوئیں میں ڈلوا دیا جب سب مقتولین کنویں میں ڈال دیئے گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کنویں کے منہ پر کھڑے ہو کر فرمایا اے فلاں بن فلاں اے فلاں بن فلاں جو وعدہ تمہارے رب نے تم سے کیا تھا تم نے اس کے وعدہ کی حقانیت دیکھ لی۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ان بے جان جسموں کو خطاب فرما رہے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے البتہ ان لوگوں میں اتنی طاقت نہیں کہ میری بات کا جواب دے سکیں۔

غزوہ بدر میں مسلمانوں کو کفار کم اور کفار کو مسلمان زیادہ نظر آئے

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جنگ بدر میں کفار ہماری نظروں میں کم دکھائی دیتے تھے۔ میں نے اپنے قریبی کافر کو گرفتار کر کے کہا لو دیکھو یہ ساٹھ ستر آدمی لڑنے آئے ہیں زیادہ سے زیادہ سو ہوں گے۔ اس کافر نے کہا کیسی باتیں کہہ رہے ہو

تمہارے مقابل لشکر میں ایک ہزار آدمی ہوں گے۔ (ابن سعد)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب غزوہ بدر میں مسلمان اور کفار آپس میں بھڑے اللہ تعالیٰ نے مشرکین کی آنکھوں میں مسلمانوں کو زیادہ اور مسلمانوں کی آنکھوں میں کفار کو کم کر کے دکھلایا تھا۔ (بیہقی)

حضور ﷺ لڑائی کے وقت یا حی یا قیوم کا ورد فرمارہے تھے

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ میں غزوہ بدر میں تھوڑی دیر کفار سے جنگ کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں تھے اور یا حی یا قیوم پڑھ رہے تھے اور خاتمہ جنگ تک یہی پڑھتے رہے۔ (ابن سعد)

حق تبارک وتعالیٰ نے ایک ہزار فرشتوں سے مسلمانوں کی مدد کی

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کو دیکھا تو وہ تعداد میں ایک ہزار تھے۔ حضورؐ کے اصحاب، صرف تین سو تیرہ تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رو بقبلہ ہو کر دونوں ہاتھ پھیلا کر خدا کی طرف متوجہ ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں پر سے چادر گر پڑی حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آ کر چادر مبارک شانوں پر ڈالی۔ پیچھے کھڑے ہو گئے۔ عرض کرنے لگے۔ یا نبی اللہ آپ کا اپنے رب کو قسم دینا کافی ہے۔ آپ کے رب نے آپ سے جو وعدہ فرمایا ہے وہ ضرور پورا کرے گا۔ اتنے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ان تستغیثون ربکم فاستجاب لکم انی ممدد کم بالف من الملائکۃ مردفین۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے آپ کی مدد کی۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک مسلمان ایک مشرک کے تعاقب میں تھا کہ یکا یک اس مشرک نے کوڑا مارنے کی آواز سنی۔ وہ کوڑا مشرک پر پڑا اور پیچھے سے ایک

سوار کی آواز آئی۔ وہ کہہ رہا تھا۔ اے خیرِدم آگے بڑھ اتنے میں وہ مشرک چاروں شانے چت گر گیا۔ اس مشرک کی ناک کچل کر چہرہ شق ہو گیا تھا اور سر سے پیر تک جسم کا رنگ بالکل نیلا ہو گیا۔ جنگ سے فراغت کے بعد اس انصاری مجاہد نے حضورؐ سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ وہ سوار تیسرے آسمان کا فرشتہ تھا۔ اس لڑائی میں ستر مشرکین قتل اور ستر اسیر ہوئے۔ (مسلم)

مشرکین نے بادل کے اندر سے فرشتوں کے گھوڑوں کے ہنہنانے کی آواز سنی

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ان سے بنی غفار کے کسی آدمی نے بیان کیا کہ میں اور میرا چچا زاد بھائی جنگ بدر میں مشرکین کے ساتھ تھا۔ ہم دونوں ایک پہاڑ پر بیٹھے ہوئے جنگ کا حال دیکھ رہے تھے اور اس انتظار میں تھے کہ دونوں فریقوں میں سے کس فریق کو شکست ہوتی ہے تاکہ ہم بھی لوٹ مار میں شریک ہو سکیں۔ اتنے میں ایک ابر آسمان کے اوپر سے پہاڑ کے اوپر آ کر رکا۔ اس بادل میں سے گھوڑوں کے ہنہنانے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ ہم نے یہ آواز بھی سنی کہ کوئی سوار کہہ رہا تھا۔ اے خیرِدم آگے بڑھ ان آوازوں کو سن کر میرے ساتھی کا کلیجہ پھٹ گیا اور فوراً مر گیا۔ میں بھی قریب الہلاکت ہو گیا۔ بڑی دیر بعد حالت درست ہوئی۔ (ابن اسحاق)

غزوۂ بدر میں مجاہدین اور فرشتوں کی صف بندی

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ میں جنگ بدر کے دن کنوئیں کے پاس ٹہل رہا تھا کہ یکا یک ہوائے تند آئی اور چلی گئی۔ ایسی تیز ہوا میں نے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ اس کے بعد پھر دوبارہ اور سہ بارہ تند ہوا آئی۔ حضورؐ نے فرمایا کہ جو ہوا سب سے

پہلے آئی تھی۔ وہ حضرت جبرئیلؑ تھے۔ ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ حضورؐ کے ساتھ رہنے کے لئے نازل ہوئے تھے۔ دوسری ہوا حضرت میکائیل علیہ السلام تھے جو ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ حضورؐ کے میمنہ پر نازل ہوئے۔ میمنہ دستہ میں حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے اور تیسری ہوا حضرت اسرافیل علیہ السلام تھے جو حضورؐ کے میسرہ پر نازل ہوئے اس دستہ میں میں بھی موجود تھا۔ (ابویعلیٰ)

جنگ بدر میں فرشتوں نے کفار سے کس طرح قتال کیا

سہیل بن حنیف سے روایت ہے کہ جنگ بدر میں میں نے دیکھا کہ ہمارا جو کوئی آدمی اپنی تلوار سے مشرک کے سر کی طرف اشارہ کرتا تو تلوار سر تک پہنچنے سے پہلے ہی اس کا سر تن سے کٹ کر گر پڑتا تھا۔ (حاکم)

فرشتوں کے مقتولین کی گردن اور انگلیوں پر آگ کی علامت ہوتی تھی

ربیع بن انسؓ سے روایت ہے کہ جنگ بدر میں فرشتوں کے مقتولین کی یہ شناخت تھی کہ مقتول کی گردن اور انگلیوں پر آگ کی علامت ہوتی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا گویا آگ سے جلا دیا گیا ہے۔ (بیہقی)

غزوۂ بدر میں فرشتے سفید رنگ کے عمامے باندھے ہوئے تھے

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جنگ بدر میں فرشتے سفید رنگ کے عمامے باندھے ہوئے تھے اور یوم حنین میں فرشتے سرخ رنگ کے عمامے باندھے

ہوئے تھے۔ مگر فرشتوں نے سوائے یوم بدر کے اور کسی دن قتال نہیں کیا۔ (ابن اسحاق)

حضور ﷺ کے ہاتھ کی کھجور کی شاخ شمشیر براں بن گئی

یزید بن رومان سے روایت ہے کہ یوم بدر میں عکاشہ بن محصنؓ کی تلوار ٹوٹ گئی۔ حضورؐ نے عکاشہ کو ایک کھجور کی شاخ عطا فرمائی۔ وہ شاخ ان کے ہاتھ میں پہنچتے ہی تلوار بن گئی اور انہوں نے کفار سے اس تلوار سے جنگ کی۔ (ابن سعد)

مقام بدر کا میدان جنگ ریتیلا تھا حضور ﷺ کی دعا سے بارش ہو کر زمین سخت ہو گئی

مقام بدر میں مجاہدین جس مقام پر فروکش تھے وہ جگہ اس قدر ریتیلی تھی کہ پاؤں نہ جمتا تھا۔ کفار قریش پانی پر قبضہ کر چکے تھے۔ پانی کی قلت تھی۔ مجاہدین کو پیاس لگی۔ وضو کے لئے پانی کی ضرورت تھی۔ بعض صحابہ کو غسل کی حاجت پیش آ گئی۔ مجاہدین کو پریشانی لاحق ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لئے دعا فرمائی۔ خوب بارش ہوئی۔ ریت جم گئی اور زمین سخت ہو گئی۔ مجاہدین نے غسل و وضو کیا اور پینے کے لئے مشکیزوں میں پانی بھر لیا۔

دشمن اسلام ابوجہل نوجوان کے ہاتھ سے موت کے گھاٹ اترا

حضرت عبدالرحمان بن عوف سے روایت ہے کہ میں نے بروز بدر اپنے دائیں بائیں دو نوجوانوں کو دیکھا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ میرے دائیں بائیں کوئی آزمودہ کار نہیں۔ اتنے میں ان میں سے ایک جوان نے پوچھا۔ چچا تم ابوجہل کو جانتے

ہو۔ میں نے کہا ہاں۔ ابوجہل سے تمہارا کیا کام ہے؟ اس نوجوان نے جواب دیا۔ میں نے سنا ہے کہ وہ پیغمبر کو برا بھلا کہتا ہے اگر وہ دشمن اسلام مجھے نظر آ گیا تو میں اس کو اس وقت تک نہ چھوڑوں گا تاوقتیکہ میں یا وہ صفحہ ہستی سے ناپید نہ ہو جائے۔ اتنے میں ابوجہل سامنے سے گھوڑا دوڑاتا آیا۔ میں نے ان دونو جوانوں سے کہا۔ لو دیکھو یہ ابوجہل ہے۔ یہ سنتے ہی وہ دونو جوان تلواریں سونت کر باز کی طرح ابوجہل پر جھپٹے اور اس کو مار کر گرا دیا۔

اسیران بدر میں حضرت عباس کا بے مائیگی کا عذر اور حضور ﷺ کا تردید کرنا

اسیران بدر کے متعلق طے پایا کہ فدیہ لے کر ان کو رہا کر دیا جائے۔ حضرت عباسؓ اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے۔ جنگی قیدیوں میں شامل تھے۔ حضرت عباسؓ نے بے مائیگی کا عذر کیا اور کہا اے محمد! شرم کی بات ہے کہ تمہارا چچا قریش کے سامنے مال فدیہ کے لئے ہاتھ پھیلائے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ جنگ بدر میں آنے سے پہلے جو سونا تم اپنی بیوی ام الفضل کے پاس رکھ کر آئے تھے وہ کیا ہوا۔ حضرت عباسؓ نے کہا۔ بیشک آپ نبی برحق ہیں اس چیز کا علم سوائے میرے اور کسی کو نہ تھا۔ حضرت عباسؓ اسی وقت کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔

غزوہ احد میں ابی بن خلف حضورؐ کے ہاتھوں سے قتل ہوا

ابی بن خلف کفار قریش کا سردار تھا۔ اس نے ایک گھوڑا پال رکھا تھا۔ اس نے حضورؐ سے کہا تھا کہ میں نے یہ گھوڑا تمہارے قتل کے لئے پالا ہے میں اس پر سوار ہو کر تمہیں قتل کروں گا۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا تو انشاء اللہ میرے ہی ہاتھ سے قتل ہو گا۔

غزوۂ احد میں ابی بن خلف گھوڑا دوڑاتا ہوا حضورؐ کی طرف آیا۔ صحابہؓ نے اس کو روکنا چاہا مگر حضورؐ نے فرمایا اسے میرے قریب آنے دو۔ جب وہ حضورؐ کے قریب آیا تو حضورؐ نے ایک صحابی کے ہاتھ سے نیزہ لے کر اس کے گلے میں آہستہ سے مارا جس سے ایک معمولی سی خراش اس کے گلے پر آئی۔ وہ چیختا چلاتا اپنے لشکر کی طرف آیا۔ لوگوں نے کہا۔ تیرے کون سا زخم کاری لگا ہے جو اتنا چیختا چلاتا ہے۔ ابی نے کہا۔ تمہیں نہیں معلوم یہ کس کے ہاتھ کا زخم ہے۔ اگر وہ مجھ پر تھوک دیتے تب بھی مر جاتا۔ بالآخر موضع سرف میں پہنچ کر داخل جہنم ہو گیا۔

چھوارے کے ایک خرمن سے ہی حضرت جابرؓ کے والد حضرت عبداللہ شہیدؓ کا سارا قرضہ ادا ہو گیا

حضرت جابرؓ کے والد غزوہ احد میں شہید ہو گئے تھے مگر وہ مقروض تھے۔ کھجوروں کی پیداوار اتنی نہ تھی جن سے قرضہ ادا ہو جاتا۔ حضرت جابرؓ نے حضورؐ سے عرض کیا کہ آپ تشریف لے چلیں۔ شاید قرضدار آپ کے لحاظ سے وصول یابی قرضہ میں رعایت کردیں۔ حضورؐ تشریف لے گئے۔ حضور کو دیکھ کر قرضداروں نے ہاتھ پیر پھیلا دیئے۔ وہاں کھجوروں کے کئی ڈھیر تھے۔ قرضہ اتنا تھا کہ مجموعی طور پر ان ڈھیروں سے ادائیگی دشوار تھی۔ حضورؐ یہ حال ملاحظہ فرما کر بڑے ڈھیر کے پاس تشریف لائے اور اس کے گرد تین بار پھر کر بیٹھ گئے اور فرمایا۔ قرضداروں کو اس خرمن میں سے ناپ ناپ کر دینا شروع کردو۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ اس ایک ہی خرمن سے سارا قرضہ ادا ہو گیا اور وہ خرمن جوں کا توں باقی رہا۔

حضرت عاصمؓ اور حبیبؓ کی مظلومانہ شہادت اور کفار کی بدعہدی

غزوہ احد سے واپس ہو کر جب مشرکین مکہ پہنچے تو سفیان بن خالد کچھ لوگ قبیلہ عضل اور قارہ کے ساتھ لے کر مشرکین کو مبارکباد دینے کے لئے مکہ میں آیا یہاں آ کر اس نے سنا کہ طلحہ بن طلحہ کی بیوی سلافہ بنت سلمہ نے جس کے چار بیٹے اور شوہر غزوہ احد میں مارے گئے تھے۔ یہ بات مشہور کر رکھی ہے کہ جو شخص عاصم بن ثابتؓ کا سر کاٹ کر لائے گا۔ اس کو بہت اچھی قسم کے سو اونٹ دوں گی۔ (عاصمؓ کے ہاتھ سے اس کے دو بیٹے مارے گئے) سلافہ نے عہد کیا تھا کہ میں عاصم کی کھوپڑی میں شراب پیوں گی۔ سفیان بن خالد نے اپنے گھر واپس آ کر عضل اور قارہ کے سات آدمیوں کو اس بات پر رضامند کیا کہ وہ مدینہ میں جا کر مسلمان ہو جائیں اور محمدؐ پر زور ڈالیں کہ وہ قرآن کی تعلیم کے بہانہ سے عاصم کو تمہارے ساتھ بھیج دیں۔ چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا بظاہر مسلمان ہو گئے۔ حضورؐ نے عرض کیا کہ ہمارے قبیلہ کو عاصم سے بہت زیادہ الفت اور انس ہے ان کو ہمارے ساتھ بھیج دیں۔ ثابت بن افلح نے حضرت عاصم کے والد کے مکان پر قیام کیا اور ان سے بہت محبت کا اظہار کیا۔ آخر الامر حضورؐ نے صحابہ کی ایک جماعت ان لوگوں کے ساتھ کر دی اور اس جماعت کی قیادت حضرت عاصمؓ کے سپرد کی۔ یہ سب لوگ مدینہ سے روانہ ہو گئے۔ عسفان اور مکہ کے درمیان ان لوگوں میں سے کسی نے سفیان بن خالد کو اطلاع کی وہ دو سو آدمی لے کر چڑھ آیا۔ ادھر دس صحابہ تھے۔ ادھر دو سو کفار تھے۔ حضرت عاصمؓ اپنے ساتھیوں کو لے کر پہاڑ پر چڑھ گئے۔ جب دشمن تعاقب کرتا ہوا سر پر آ گیا تو انہوں نے کہا اب سب لوگ شہادت کے لئے تیار ہو جاؤ اور دشمنوں سے جنگ شروع کر دو۔ مشرکین نے کہا کہ ہم سے لڑائی کر کے اپنی جانیں خطرہ میں نہ ڈالو۔ ہم تمہیں امان دیں گے حضرت عاصمؓ نے جواب دیا۔ میں مشرک کی امان لینا نہیں چاہتا۔ میں نے سنا ہے کہ سلافہ نے قسم کھائی ہے کہ وہ میری کھوپڑی میں شراب بھر کر پیئے گی۔ یا اللہ تو ہمارے حال کی اطلاع اپنے پیغمبرؐ کو پہنچا دے۔ یہ دعا

قبول ہوگئی حضرت عاصمؓ نے تیر اندازی شروع کی تیر ختم ہوگئے تو نیزہ سنبھالا۔ نیزہ ٹوٹ گیا تو تلوار کے جوہر دکھانے لگے۔ آخر لڑتے لڑتے شہید ہوگئے اور خدا سے دعا کی یا الٰہی میں نے تیرے دین کی حمایت کے لئے جان دی ہے۔ میرا جسم کفار کے ہاتھ نہ لگے۔ شہادت کے بعد کفار نے چاہا کہ ان کا سر قطع کرلیں مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے جسم کی حفاظت کے لئے شہد کی مکھیوں کا لشکر بھیج دیا۔ کسی کافر کی ہمت نہ ہوئی کہ اس کے قریب آسکے۔ رات کو بارش ہوئی۔ حضرت عاصم کا جسم پانی بہا کر لے گیا۔ کفار کو سخت مایوسی اور ناکامی ہوئی۔

سفیان بن خالد نے سلافہ کے پاس آدمی بھیجا کہ ہم نے عاصم کو قتل کردیا ہے سو اونٹ بھیج دے۔ سلافہ نے جواب دیا۔ اونٹ اس وقت ملتے جب عاصم کا سر یا عاصم کو زندہ گرفتار کر کے لاتے۔ جاؤ بھاگ جاؤ۔

اس لڑائی میں حضرت عاصم کے چھ ساتھی بھی شہید ہوگئے۔ حبیب بن عدیؓ، عبداللہ بن طارقؓ اور زید بن دشنہؓ یہ تین اصحاب کفار کی فہائش پر پہاڑ سے نیچے اتر آئے۔ کفار نے بدعہدی کر کے ان تینوں کے ہاتھ کمان کی تانت سے باندھ دیئے۔ عبداللہ بن طارقؓ نے کفار کی بدعہدی دیکھ کر تلوار نکالی۔ کفار حیران رہ گئے۔ مقابلہ نہ کرسکے۔ آخر پتھر مار مار کر شہید کردیا اور حضرت حبیبؓ اور زیدؓ کو کفار اسیر کر کے لے گئے۔

حضرت حبیبؓ کو حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹوں نے سو اونٹ دے کر مول لے لیا تا کہ وہ غزوہ احد میں اپنے مقتول باپ کے عوض قتل کرڈالیں زیدؓ کو صفوان بن امیہ نے پچاس اونٹوں کے عوض خرید لیا تا کہ وہ اپنے مقتول باپ عتبہ کے عوض قتل کردیں۔ یہ دونوں اصحاب بحالت اسیری ماہ ذی الحجہ میں مکہ پہنچے۔ کفار نے اشہر حرم ختم ہوجانے تک ان کو قید رکھا۔

ایک روز حضرت حبیبؓ نے غیر ضروری بال صاف کرنے کے لئے حارث کے بیٹے

سے استرہ مانگا۔ حضرت حبیبؓ کے ہاتھ میں استرہ تھا کہ حارث کا شیر خوار بچہ ان کے پاس آ گیا۔ حضرت حبیبؓ نے اس کو پیار کر کے گود میں بٹھا لیا۔ اس بچہ کی ماں اپنے لال کو حضرت حبیبؓ کی گود میں بیٹھے دیکھ کر سہم گئی حضرت حبیبؓ تاڑ گئے۔ فرمایا غم نہ کرو۔ میں اس بچہ کو قتل نہ کروں گا۔ حضرت حبیبؓ نے اس بچہ کو اس کی ماں کے حوالے کر دیا وہ کہنے لگی۔ خدا کی قسم میں نے حبیبؓ سے زیادہ اچھا کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ حارث کی بیوی کا بیان ہے کہ میں نے حبیبؓ کو قید کی حالت میں انگور کھاتے دیکھا جبکہ ان دنوں مکہ میں انگور کا وجود نہ تھا۔ حضرت حبیبؓ زنجیروں میں جکڑ بند تھے۔ حق سبحانہ تعالیٰ ان کو غیب سے رزق عطا فرماتا تھا۔

اشہر حرم گزر جانے کے بعد حضرت حبیبؓ کو موضع تنعیم میں لے جا کر سولی پر لٹکا دیا۔ سولی پر چڑھنے سے پہلے حضرت حبیبؓ نے کفار سے کہا۔ مجھے دو رکعت نماز پڑھنے کی مہلت دو۔ حضرت حبیبؓ نے دو رکعت نماز پڑھی اور یہ اشعار زبان پر لائے۔

ترجمہ: ''جب میں حالت اسلام میں مارا جا رہا ہوں مجھے کوئی پرواہ نہیں میری موت کس کروٹ آئے گی۔ یہ میرا قتل خدا کے لئے ہے اگر خدا چاہے تو ٹکڑے ٹکڑے اعضا میں برکت عطا کر سکتا ہے۔

کفار نے حضرت حبیبؓ کو سولی پر چڑھا کر ان کا منہ قبلہ کی طرف سے پھیر دیا۔ حضرت حبیبؓ نے کہا کوئی مضائقہ نہیں۔ **فاینما تولوا فثم وجه الله** اس کے بعد کفار نے آپ سے کہا کہ اگر تم اسلام چھوڑ دو تو تمہاری جان بخشی کر دیں۔ حضرت حبیبؓ نے جواب دیا۔ اگر تم روئے زمین بھی مجھے دیدو تب بھی اسلام سے پھرنے والا نہیں۔ اسلام کے لئے ایک جان۔ سو جانیں قربان ہیں۔ کفار نے کہا اچھا بتاؤ۔ اگر ہم تمہارے بدلے محمد (ﷺ) کو سولی دے دیں اور تم اپنے گھر صحیح وسالم چلے جاؤ تو کیسا ہے؟ حضرت حبیبؓ نے فرمایا۔ میں اس کے لئے بھی تیار نہیں کہ حضورؐ کے پاؤں میں

ایک کانٹا بھی چبھے۔ اس کے بعد کفار مقتولین بدر کے چالیس ورثاء نے چاروں طرف سے نیزہ بازی شروع کر دی اس وقت حضرت حبیبؓ کا منہ خود بخود قبلہ کی طرف ہو گیا۔ حضرت حبیبؓ نے کہا کہ خدا کا شکر ہے جس نے میرا منہ اس قبلہ کی طرف کر دیا جو اس نے اپنے رسول اور مسلمانوں کے واسطے پسند کیا ہے یا الٰہی یہاں سب میرے دشمن ہیں۔ میرا اسلام اپنے حبیبؐ کے پاس پہنچا دے۔

ادھر یہ واقعہ رونما ہو رہا تھا۔ ادھر حضورؐ صحابہ کرام کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے۔ وحی نازل ہوئی۔ حضورؐ نے فرمایا کہ حبیبؓ کو کفار نے سولی دے دی اور ان کی نعش سولی پر لٹکی ہوئی ہے۔

حضور سرور عالمؐ نے فرمایا۔ "ہے کوئی جو حبیبؓ کی نعش کو سولی سے اتار لائے"۔

حضرت زبیرؓ و مقدادؓ کھڑے ہو گئے۔ یہ دونوں صحابی چل دیئے دن کو ادھر ادھر چھپ جاتے تھے۔ رات کو چلتے تھے۔ حضرت حبیبؓ کی لاش کے پاس پہنچ گئے دیکھا نعش کی حفاظت کے لئے چالیس آدمی چاروں طرف سوئے ہوئے ہیں ان دونوں صحابیوں نے حضرت حبیبؓ کی نعش کو آہستہ سے اتارا اور گھوڑے پر رکھ کر روانہ ہو گئے۔ اس روز حضرت حبیبؓ کی شہادت کو چالیس روز ہو گئے تھے۔ ان کا بدن بالکل تر و تازہ تھا۔ زخموں سے خون ٹپک رہا تھا۔ مشک کی خوشبو آ رہی تھی۔

اگلے دن صبح کو جب محافظین نے حضرت حبیبؓ کی نعش غائب دیکھی تو گھوڑوں کے نشان قدم پر اونٹ دوڑا دیئے۔ حضرت زبیرؓ نے جب ان متعاقبین کو بالکل قریب ہی آتے دیکھا تو انہوں نے حضرت حبیبؓ کی نعش زمین پر رکھ دی۔ زمین اسی وقت ان کی نعش کو نگل گئی اور تلوار سونت کر کفار سے کہا تم مجھے جانتے ہو۔ میں کون ہوں۔ میں زبیر بن عوام ہوں اور میری ماں صفیہ بنت عبدالمطلب ہے اور یہ میرے ساتھی مقداد بن الاسود ہیں۔ اگر لڑنے کی ہمت ہو تو سامنے آ جاؤ۔ ورنہ واپس چلے جاؤ۔ کفار متعاقبین

واپس چلے گئے۔ اس کے بعد حضرت زبیرؓ نے بارگاہ نبوت میں حاضر کر حال عرض کیا۔ اسی مجلس میں حضرت جبرئیلؑ نے آ کر بیان کیا۔ یارسول اللہ آپ کے دونوں یاروں کی فرشتوں میں تعریف ہو رہی ہے۔ (ت ح ا)

سفیان بن خالد کے قاتل کی غیبی حفاظت

حضورؐ کو حضرت عاصمؓ اور ان کے ساتھیوں کے قتل کا بڑا رنج ہوا حضورؐ نے عبداللہ بن انیس انصاریؓ کو سفیان بن خالد ملعون کے قتل پر مامور کیا۔ عبداللہؓ سفیان کو پہچانتے نہ تھے۔ حضورؐ نے عبداللہ کو اس ملعون کا حلیہ بتایا۔ حضرت عبداللہ نے کہا کہ آپ مجھے اجازت عطا فرمائیں۔ میں جس طرح چاہوں اس سے بات چیت کروں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ تمہیں اختیار ہے عبداللہ بن انیسؓ تلوار لے کر روانہ ہو گئے۔ قطع منازل کرتے بطن عرنہ پہنچے وہاں سفیان نظر آیا اور اس کو اچھی طرح شناخت کر کے اس کے پاس گئے سفیان نے پوچھا۔ تم کون ہو؟ حضرت عبداللہ نے جواب دیا کہ میں قوم خزاع میں سے ہوں۔ مجھے معلوم ہوا تھا کہ آپ محمدؐ کے لشکر سے جنگ کی تیاری کر رہے ہیں۔ میں آپ کی فوج میں بھرتی ہونے آیا ہوں اور بھی کچھ میٹھی میٹھی باتیں کیں۔ سفیان ان باتوں کو سن کر خوش ہوا۔ کچھ دیر بعد سفیان اپنے خیمہ میں چلا گیا۔ حضرت عبداللہ بھی موقع دیکھ کر اس کے خیمے میں گھس گئے اور اس کا سر کاٹ کر مدینہ روانہ ہو گئے۔ راستہ میں ایک غار پڑا۔ چھپ رہے سفیان کی قوم قاتل کی تلاش میں نکلی۔ بہیترا تلاش کیا قاتل کا پتہ نہ چل سکا۔ غار کے منہ پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے مکڑی نے جالا تن دیا۔ وہاں سے موقع پا کر حضرت عبداللہ قطع منازل کر کے خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اس ملعون کا سر آپ کے قدموں میں ڈال دیا۔ حضورؐ اور صحابہ کرام اس ملعون کے قتل سے بہت خوش ہوئے۔ حضورؐ نے عبداللہ کو ایک عصا دیا اور فرمایا کہ یہ عصا بہشت میں ہاتھ میں رکھیو۔

(یہ بشارت ان کے جنتی ہونے کی تھی)۔ یہ عصا ہر وقت حضرت عبداللہ کے پاس رہتا تھا۔ مرتے وقت وصیت کر گئے تھے کہ اس عصا کو بھی میرے ساتھ کفن میں رکھ دیا جائے۔

ایک صاع آٹے کی روٹیوں سے ایک ہزار آدمی سیر ہو گئے

غزوہ احزاب میں حضورؐ صحابہ کرام کے ہمراہ خندق کھودنے میں مصروف تھے۔ حضورؐ کا یہ حال تھا کہ بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے تھے حضرت جابرؓ نے یہ حال دیکھ کر اپنی بیوی سے کہا کہ حضورؐ بھوکے ہیں۔ ان کے لئے کھانا تیار کیا جائے۔ حضرت جابرؓ کی بیوی کے پاس پونے چار سیر جو کا آٹا تھا۔ گوندھ کر رکھا اور ایک بکری کا بچہ ذبح کیا۔ جب کھانا تیار ہو گیا۔ حضرت جابرؓ نے چپکے سے حضورؐ کے کان میں کہا کہ میں نے تھوڑا سا کھانا پکوایا ہے آپ تشریف لے چلیں۔ حضورؐ نے یہ سنتے ہی بہ آواز بلند اعلان فرمایا اے خندق والو! تمہارے لئے جابرؓ نے کھانا پکوایا ہے۔ کھانا کھانے چلو۔ حضورؐ نے جابرؓ سے فرمایا۔ تم جاؤ جب تک میں نہ آؤں اس وقت تک دیگچہ کو چولھے سے نہ اتارنا اور ہمارے آنے تک روٹی نہ پکائی جائے۔ حضرت جابرؓ نے اپنی بیوی سے کہا کہ کھانا تو تھوڑا سا ہے۔ حضورؐ تمام مجاہدین کو لے کر آ رہے ہیں۔ بیوی نے جواب دیا۔ خیر حضورؐ بہتر سمجھتے ہیں۔ حضرت جابرؓ نے کہا کہ حضورؐ کی تشریف آوری تک دیگچہ چولھے سے نہ اتارنا۔ نہ روٹی پکائیو۔ حضورؐ تشریف لے آئے اور چولھے کے پاس جا کر آٹے اور دیگچہ میں لعاب دہن مبارک ڈال کر دعا فرمائی۔ اس کے بعد حضورؐ نے حضرت جابرؓ سے فرمایا۔ ایک روٹی پکانے والی اور بلا لاؤ اور دیگچہ کو چولھے پر رہنے دو اور اسی میں سے سالن نکال نکال کر دیتے رہو۔ روٹی پکنی شروع ہو گئی۔ حضورؐ نے کھانا کھلانا شروع کر دیا۔ ایک ہزار مجاہدین نے خوب شکم سیر ہو کر کھایا۔ دیگچہ میں سالن بھی اتنے کا اتنا رہا

اور آٹا بھی اور ان میں ذرہ برابر کمی نہ ہوئی۔

ملک شام، فارس اور یمن فتح کرنے کی پیشین گوئی

اسی غزوہ میں حضورؐ خندق کھود رہے تھے۔ ایک ایسی چٹان آ گئی جو صحابہ کرام سے نہ ٹوٹ سکی۔ حضور کدال لے کر کھڑے ہو گئے۔ پتھر پر ماری ایک تہائی ٹوٹ گئی اور اس میں ایک چمک بجلی کی سی پیدا ہوئی جس سے آپ کو ملک شام کی عمارتیں نظر آئیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ملک شام دیا۔ اس کے بعد آپ نے دوسری بار کدال ماری بجلی سی چمکی اور اس میں فارس کی عمارتیں نظر آئیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اللہ اکبر۔ خدا تعالیٰ نے مجھے ملک فارس عطا کیا۔ اس کے بعد تیسری مرتبہ کدال پتھر پر ماری بجلی چمکی اور اس میں ملک یمن کی عمارتیں نظر آئیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اللہ اکبر خدا تعالیٰ نے مجھے ملک یمن عطا فرمایا اور تیسری ضرب کے بعد وہ پتھر پاش پاش ہو گیا۔

(فائدہ) ملک یمن تو حضورؐ کی حیات میں ہی قبضہ میں آ گیا تھا مگر مرتدین کے ارتداد اور اسود عنسی کے دعوئے نبوت کی وجہ سے مکمل قبضہ نہ ہو سکا تھا حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد خلافت میں اس پر پورا پورا قبضہ ہو گیا۔ حضرت عمر فاروقؓ کے عہد میں ملک شام اور فارس پر قبضہ ہو گیا۔

حضور ﷺ کی دعا کی برکت سے حذیفہ بن الیمانؓ سردی کی شدت سے محفوظ رہے

غزوہ احزاب میں دس ہزار لشکر کفار نے مسلمانوں پر ہجوم کیا تھا۔ حضرت سلمان فارسیؓ سے مشورہ سے حضورؐ نے مدینہ کے گرد خندق کھدوائی۔ کفار نے مدینہ میں داخل ہونا چاہا مگر خندق عبور نہ کر سکے۔ محاصرہ طول پکڑ گیا۔ سردی کے دن آ گئے۔ سردی

شدت کی پڑنے لگی۔ خدا تعالیٰ کے حکم سے اتنی تیز و تند آندھی چلی کہ کفار کے خیموں کی رسیاں ٹوٹ گئیں۔ کفار کے گھوڑے کھونٹے توڑ کر ادھر ادھر بھاگنے لگے۔ رات بھر یہی عالم رہا۔ حضورؐ نے اصحاب سے فرمایا۔ کوئی آدمی کفار کی خبر لے کر آئے۔ حضرت حذیفہ بن الیمانؓ کو اس کام پر مامور کیا گیا۔ سردی شدت کی پڑ رہی تھی حضورؐ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ حضرت حذیفہؓ کا بیان ہے کہ حضورؐ کی دعا کی برکت سے مجھے سردی کا مطلق احساس نہ ہوا۔ حضورؐ نے حضرت حذیفہؓ کو ہدایت فرمائی کہ تم جا کر چپکے سے دیکھ آؤ۔ دشمن کا کیا حال ہے؟ کسی پر ہاتھ نہ ڈالنا۔ حضرت حذیفہ کفار کے لشکر میں پہنچ گئے۔ ابو سفیان کے خیمہ کے پاس پہنچے۔ وہ اپنے خیمہ کے باہر آگ سے تاپ رہا تھا۔ ان کا ارادہ تھا کہ ابو سفیان کے تیر ماردوں مگر چونکہ حضورؐ نے منع فرما دیا تھا اس لئے تکمیل ارادہ سے باز رہے۔ ابو سفیان اپنے ساتھیوں سے کہہ رہا تھا کہ ہم اس میدان میں پڑے پڑے تنگ آگئے ہیں۔ شدت کی سردی ہے اور یہ بلائے آسمانی الگ۔ اب یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں۔ اسی وقت ابو سفیان نے لشکر کو کوچ کا حکم دے دیا اور راتوں رات کفار کا لشکر میدان چھوڑ کر بھاگ گیا۔

حضرت حذیفہ بن الیمانؓ نے حضور اقدس میں حاضر ہو کر حالات سے مطلع کیا۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا۔ اب ہم ان پر چڑھائی کریں گے وہ ہم پر چڑھائی نہ کر سکیں گے۔ حضورؐ کی پیشین گوئی حرف بحرف صادق آئی غزوہ خندق کے بعد پھر کافروں کی ہمت نہ ہو سکی کہ مسلمانوں پر لشکر کشی کر سکیں۔ غزوہ احزاب کے بعد حضورؐ نے مکہ فتح کر لیا اور تمام عرب پر اسلامی اقتدار قائم ہو گیا۔

اس جنگ میں بھی حق تبارک و تعالیٰ نے اپنی غیبی فوج سے مسلمانوں کی مدد کی تھی۔ سورہ احزاب میں فرمایا گیا ہے۔ اے ایمان والو یاد رکھو اللہ نے احسان کیا تم پر جب تم پر فوجیں چڑھ کر آئی تھیں۔ ہم نے ان پر ہوا بھیج دی اور ایسی فوجیں بھیج دیں جو تم کو نظر نہ آتی تھیں۔

کعب بن اشرف یہودی کے زخمی قاتل کا زخم حضور ﷺ کا ہاتھ لگتے ہی اچھا ہو گیا

کعب بن اشرف ایک بہت بڑا یہودی مالدار تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جانی دشمن تھا۔ حضورؐ نے اس کافر کو جہنم رسید کرنے کے لئے محمد بن مسلمہ انصاری کو متعین کیا۔ محمد بن مسلمہ کے اس یہودی سے دیرینہ مراسم تھے محمد بن مسلمہ اس یہودی کے پاس گئے۔ کعب نے پوچھا کہو کیسے آنا ہوا؟

محمد بن مسلمہ: "کچھ روپیہ قرض لینے کی ضرورت درپیش ہے۔ جب سے یہ محمد آیا ہے تب سے ہم لوگوں پر بڑی زیر باری ہے۔ ہمارے اوپر روزانہ نئے نئے خرچ پڑتے رہتے ہیں"۔

کعب بن اشرف: "تم محمدؐ کو اپنے ہاں سے نکال کیوں نہیں دیتے۔ وہ اگر کچھ عرصہ اور رہا تو تمہیں بڑی پشیمانی کا سامنا کرنا پڑے گا"۔

محمد بن مسلمہ: "بات تو ٹھیک ہے مگر عہد کی وجہ سے مجبور ہیں ابھی چند روز اور دیکھ رہے ہیں"۔

محمد بن مسلمہ نے چونکہ کعب بن اشرف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شکایت کی وہ اس بات سے خوش ہو کر روپیہ قرض دینے پر آمادہ ہو گیا۔ کعب بن اشرف نے کہا اچھا کوئی چیز رہن رکھنے کے لئے لے آؤ۔ محمد بن مسلمہ نے کہا اچھا۔ میرے پاس کچھ ہتھیار ہیں وہ تمہارے پاس رکھ دوں گا۔ اچھا اب میں جا رہا ہوں شام کو آؤں گا۔

محمد بن مسلمہ شام کو کعب کے رضاعی بھائی ابو نائلہ کو ساتھ لے کر آئے ابو نائلہ کے ساتھ تین آدمی اور تھے۔ ابو عبس بن جبر، حارث بن اوس اور عباد بن بشر۔ یہ پانچوں آدمی دن چھپے کعب کے مکان پر گئے۔ کعب اس وقت زنانہ مکان میں تھا۔ کعب کو آواز

دی۔ کعب باہر آنے لگا تو اس کی بیوی نے اسے پکڑ کر کہا باہر نہ جاؤ۔ مجھے اس آواز سے خون کی بو آرہی ہے۔ کعب نے کہا کوئی بات اندیشہ کی نہیں میرا دوست محمد بن مسلمہ اور میرا رضاعی بھائی ابونائلہ ہے۔ کعب باہر آگیا۔

محمد بن مسلمہ نے اپنے ساتھیوں سے کہہ دیا تھا کہ میں جب کعب کے سر کے بال پکڑلوں تم ان کی گردن مار دینا۔ القصہ کعب باہر آیا بیٹھ گیا۔ کعب عمدہ کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ بالوں اور کپڑوں پر خوشبو لگا رکھی تھی۔ محمد بن مسلمہ نے کہا یار آج تو خوب بناؤ سنگھار کر رکھا ہے۔ خوشبو کی لپٹیں آرہی ہیں۔ کعب نے کہا کہ میری بیوی نہایت پاکیزہ اور حسین ہے وہ مجھے بھی معطر رکھتی ہے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا یار تمہارے بالوں سے بہت اچھی خوشبو آرہی ہے اجازت ہو تو تمہاری لٹیں پکڑ کر سونگھوں۔ محمد بن مسلمہ کعب کے سر کی لٹیں پکڑ کر سونگھنے لگے اپنے ساتھیوں کو بھی سنگھائیں۔ اس کے بعد اس کے سر کے بال مضبوطی سے پکڑ کر اشارہ کیا تو ان کے ساتھیوں نے کعب کا سر کاٹ دیا اور حضور اقدس میں حاضر ہو کر قدموں میں ڈال دیا۔ مدارج النبوۃ میں ہے کہ کعب کا سر قلم ہوتے وقت حارث بن ارس اپنے ساتھی کی تلوار سے زخمی ہو گئے تھے۔ خون جاری تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زخم پر اپنا دست مبارک پھیرا اسی وقت خون بند ہو کر زخم اچھا ہو گیا۔

دست مبارک لگتے ہی پنڈلی کی ٹوٹی ہڈی سالم ہوگئی

کعب ابن اشرف یہودی کی طرح ابو رافع یہودی بھی ایک بڑا مالدار تاجر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن تھا۔ حضورؐ کے خلاف جنگ کرنے پر لوگوں کو ترغیب دیتا تھا۔ روپیہ پیسہ سے مدد دیا کرتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عتیکؓ کو چند

انصاری صحابہ کی معیت میں ابو رافع کے قتل کے لئے بھیجا غروب آفتاب کے بعد یہ لوگ ابو رافع کے قلعہ کے پاس گئے۔ عبداللہ بن عتیکؓ نے اپنے ساتھیوں سے کہا تم یہیں ٹھہرو میں اکیلا جاتا ہوں اگر موقع لگ گیا تو ابو رافع کا کام تمام کر کے آؤں گا۔ عبداللہ بن عتیکؓ قلعہ کے دروازے پر پہنچے تو کچھ لوگ مشعل جلائے ہوئے ایک گمشدہ گدھے کو تلاش کرتے ہوئے نظر آئے۔ عبداللہ بن عتیکؓ بھی ان تلاش کرنے والوں میں شامل ہو گئے۔ پھر جب یہ لوگ دروازے میں داخل ہونے لگے تو عبداللہ بن عتیکؓ دروازے سے باہر اس طرح بیٹھ گئے جیسے پیشاب کرنے کے لئے بیٹھا کرتے ہیں دربان سمجھا شاید قلعہ کا کوئی آدمی باہر رہ گیا ہے۔ اس نے آواز دے کر کہا اے خدا کے بندے جلدی آجا میں دروازہ بند کرتا ہوں عبداللہ بن عتیکؓ اندر داخل ہو گئے۔ عبداللہ بن عتیکؓ کا بیان ہے کہ میں اصطبل میں ایک جگہ چھپ کر بیٹھ گیا اور اس دربان نے دروازہ کی چابیاں جس جگہ رکھی تھیں اس کو نظر میں رکھا۔ نصف شب کے قریب جب دربان اور سب لوگ سو گئے تو میں نے سب سے پہلے دروازہ کی چابیاں قبضہ میں کیں اور ابو رافع کے بالا خانہ کی طرف روانہ ہوا۔ بالا خانہ میں ایک قصہ خواں ابو رافع کو قصہ سنا رہا تھا۔ میں ایک گوشہ میں چھپ گیا کچھ دیر بعد جب خاموشی ہوئی تو میں داخل ہوا جس کمرہ میں جاتا تھا اندر سے زنجیر لگا دیتا تھا کہ باہر سے کوئی آدمی نہ آسکے۔ ابو رافع اپنے بال بچوں کے پاس سو رہا تھا مجھے اندھیرے میں پتہ نہ چل سکا کہ کس جگہ سو رہا ہے۔ میں نے اسے آواز دی۔ اس نے جواب دیا کون ہے۔ اسی آواز پر میں نے تلوار سے حملہ کیا۔ مگر ناکام رہا۔ ابو رافع نے چیخ ماری میں اسی وقت کمرہ سے باہر نکل گیا اور ذرا توقف کے بعد آواز بدل کر میں نے دریافت کیا۔ ابو رافع کیا بات ہے کیوں چیخ ماری تھی؟ ابو رافع نے کہا خدا تعالیٰ تمہارا ناس کرے۔ ابھی کسی شخص نے مجھ پر حملہ کیا تھا۔ ابو رافع لیٹا ہوا تھا میں نے اپنی تلوار اس زور سے اس کے پیٹ میں گھسا کر آر پار کر دی اور فوراً ہی دروازے

کھول کر بالا خانہ سے نیچے اترنے لگا۔ چاندنی رات تھی زینہ سے اترتے ہوئے زمین کے دھوکے سے جونہی پاؤں آگے بڑھایا گر پڑا پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ عمامہ پھاڑ کر پٹی باندھی اور لنگڑاتا لنگڑاتا دروازہ کھول کر باہر آ گیا اور صبح تک دروازے کے متصل اس خیال سے بیٹھا رہا کہ ابو رافع کے مرنے کی خبر سن کر آگے جاؤں گا۔ صبح ہوئی کسی نوحہ خواں عورت نے پکار کر کہا ابو رافع تاجر اہل حجاز مر گیا۔

یہ خبر سن کر میں نے اپنے ساتھیوں کو خبر دی کہ میں نے ابو رافع کا کام تمام کر دیا۔ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ لنگڑاتا لنگڑاتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پہنچا۔ حال عرض کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے۔ ٹوٹی ہوئی پنڈلی پر دست شفا پھیرا اسی وقت ہڈی جڑ کر پاؤں اچھا ہو گیا۔

حضور ﷺ کی انگلیوں سے پانی کے فوارے جاری ہو گئے

۶ھ میں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم بقصد عمرہ مقام حدیبیہ پر پہنچے تو پانی ختم ہو گیا۔ صرف ایک برتن میں تھوڑا سا پانی تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا برتن طلب فرما کر اپنا ہاتھ مبارک اس میں ڈال دیا۔ انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے تمام صحابہ کرام نے پانی پیا۔ وضو کیا اور پینے کے لئے برتن بھر کر رکھ لئے۔ اس موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پندرہ سو آدمی تھے۔

حدیبیہ کا خشک کنواں پانی سے لبریز ہو گیا

حدیبیہ میں ایک چھوٹا سا کنواں تھا۔ کنوئیں کا پانی خشک ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کنوئیں کے کنارے ایک برتن میں پانی منگوا کر وضو کیا اور کلی اس پانی میں ڈال کر دعا فرمائی اور وہ پانی کنوئیں میں ڈال دیا تھوڑی دیر بعد اس کنوئیں کے سوت جاری ہو گئے اور

کنوئیں میں اتنا پانی ہوگیا کہ جب تک اسلامی لشکر اس جگہ مقیم رہا اس پانی میں کمی نہ آئی۔

حضور ﷺ نے باوجود امی ہونے کے صلح حدیبیہ کے موقع پر اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا

صلح حدیبیہ کے موقع پر کفار قریش اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان جو معاہدہ صلح ہوا تھا اس کی کتابت کا حکم حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کو دیا۔ ارشاد فرمایا لکھو۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سہیل (سفیر قریش) نے کہا ہم رحمٰن کو نہیں جانتے۔ باسمک اللّٰھم لکھو۔ صحابہ کرام نے کہا ہم تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہی لکھیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ باسمک اللہ ہی لکھ دو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے آگے لکھو۔ ھذا ماقاضی علیہ محمد رسول اللہ والقریش۔ سہیل نے کہا کہ ہمارا تمہارا جھگڑا اسی بات کا تو ہے اگر ہم تمہیں خدا کا رسول مانتے تو خانہ کعبہ میں داخل ہونے سے نہ روکتے۔ رسول اللہ مت لکھو۔ بلکہ محمد بن عبداللہ لکھو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ لفظ رسول اللہ محو کر کے محمد بن عبداللہ لکھ دو۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا میں اپنے ہاتھ سے لفظ محمد رسول اللہ محو نہ کروں گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود امی ہونے کے لفظ رسول اللہ اپنے ہاتھ سے محو فرما کر محمد بن عبداللہ لکھ دیا۔

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ نے قلعہ خیبر کا دروازہ اکھاڑ کر بطور سپر استعمال کیا

خیبر میں سات قلعے تھے جس وقت مسلمانوں نے چڑھائی کی سب قلعے بتدریج فتح ہو گئے۔ البتہ قلعہ قموص اور خیبر پر سخت لڑائی ہو۔ قلعہ قموص کا صحابہ کرام نے محاصرہ کر رکھا

تھا۔ لڑائی ہو رہی تھی مگر فتح نہ سکا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل ایسے شخص کے ہاتھ میں علم دوں گا جو خدا کو دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ سے فتح عطا فرمائے گا۔ صبح ہوئی ہر شخص منتظر تھا کہ یہ سعادت کس کے نصیب میں آتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیؓ کو بلا کر لاؤ۔ ان دنوں حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کی آنکھیں دکھ رہی تھیں۔ حضرت علیؓ حاضر ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعاب دہن مبارک آنکھوں میں لگا دیا ان کی آنکھیں اسی وقت اچھی ہو گئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مولا علی کو علم عطا کر کے حملہ کا حکم دیا۔ حملہ کیا۔ سخت لڑائی ہوئی۔ سات رؤسائے یہود مولا علی کے ہاتھ سے قتل ہوئے قلعہ فتح ہو گیا۔

تاریخ کی کتابوں میں مذکور ہے کہ لڑائی کی حالت میں حضرت مولا علیؓ کے ہاتھ سے سپر گر پڑی۔ مولائے کائنات نے قلعہ کا دروازہ اکھاڑ کر بطور سپر استعمال کیا دن بھر ہاتھ میں لئے رہے۔ لڑائی ختم ہونے کے بعد اس کو آپ نے پس پست پھینکا تو ۸۰ بالشت کے فاصلہ پر جا کر گرا یہ دروازہ اتنا وزنی تھا کہ اس کو چالیس آدمی نہ اٹھا سکتے تھے۔

حضور ﷺ کی بددعا سے سلطنت کسریٰ پاش پاش ہو گئی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ شاہ فارس کے نام نامہ نبوت تحریر فرمایا جس کا عنوان تھا من محمد رسول اللہ الی کسریٰ عظیم فارس یہ خط حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سفیر نے کسی کے سامنے پیش کیا تو اس نے نامہ مبارک پڑھ کر یہ کہتے ہوئے چاک کر دیا کہ میرے نام سے پہلے اپنا نام کیوں لکھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ کے لئے بددعا کی (اے اللہ اسے بالکل ہی پاش پاش کر دے) عہد نبوت میں فارس سے زیادہ کوئی عظیم سلطنت روئے زمین پر موجود نہ تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا

سے پاش پاش ہوگئی اور تھوڑے ہی عرصہ میں اس کا نام ونشان مٹ گیا۔

مدینہ میں بیٹھے ہوئے حضور ﷺ نے سوکوس سے زیادہ کا حال مشاہدہ کیا

غزوۂ موتہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین ہزار کا اسلامی لشکر حضرت زید بن حارثہ کی سرکردگی میں روانہ کیا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اگر زید شہید ہوجائیں تو ان کی جگہ عبداللہ بن رواحہ کو امیر مقرر کردیں اور اگر وہ بھی شہید ہوجائیں تو مسلمانوں کو اختیار ہے جس کو چاہیں اپنا امیر بنالیں الغرض جب اسلامی لشکر مورچہ پر پہنچا تو مقابلے میں ایک لاکھ فوج دیکھی۔ مقابلہ سخت تھا۔ اولاً یہ رائے طے پائی کہ لڑائی میں توقف کریں اور حضورؐ سے امدادی فوج طلب کریں لیکن بعد میں یہ مشورہ قرار پایا کہ لڑائی سے گریز نہ کرنا چاہئے اگر مارے گئے تو شہادت ملے گی۔ فتح یاب ہوگئے تو سبحان اللہ۔ جنگ شروع ہوگئی۔ حضرت زید بن حارثہؓ علم لے کر آگے بڑھے۔ داد شجاعت دے کر شہید ہوگئے۔ ان کے بعد حضرت جعفرؓ نے علم اٹھایا داہنے ہاتھ میں علم تھا وہ کٹ گیا۔ بائیں ہاتھ میں پکڑا وہ بھی کٹ گیا۔ تب کندھوں اور بازوؤں کے زور سے علم تھاما بالآخر وہ بھی شہید ہوگئے۔ حضرت جعفر کے بعد عبداللہ بن رواحہ نے علم اسلام اٹھایا وہ بھی شہید ہوگئے۔ ان کی شہادت کے بعد مسلمانوں نے حضرت خالد بن ولید کو امیر بنایا۔ حضرت خالد بن ولید کی جنگی مہارت اور حسن تدبیر سے فتح حاصل ہوگئی۔

ادھر معرکہ کا رزار گرم تھا۔ علم برداران اسلام جام شہادت نوش کر رہے تھے۔ ادھر حضور صحابہ کرام سے بیان فرمارہے تھے کہ زید نے علم اٹھایا شہید ہوگئے۔ اب جعفر نے علم اٹھایا وہ بھی شہید ہوگئے۔ اب عبداللہ بن رواحہ نے علم لیا وہ بھی شہید ہوگئے۔ اب ایک خدا کی تلوار نے علم اٹھایا۔ فتح ہوئی۔ حضورؐ یہ فرماتے جاتے تھے، آنکھوں سے آنسو

جاری تھے اللہ تعالیٰ نے درمیان سے حجاب اٹھا دیا تھا۔ مدینہ سے سو کوس سے زیادہ فاصلہ پر میدان جنگ کا حال ملاحظہ فرمارہے تھے۔ (نوٹ) اسی لڑائی میں حضرت خالد بن ولیدؓ کو بارگاہ نبوت سے سیف اللہ کا خطاب ملا تھا۔

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کا خفیہ خط اور حضور ﷺ کا سواروں کو گرفتاری کے لئے دوڑانا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ پر فوج کشی کی تیاری میں مشغول تھے خبروں پر پابندی لگا رکھی تھی کہ کفار کو ہماری جنگی تیاریوں کا علم نہ ہو۔ حضرت حاطب بن بلتعہؓ نے ایک خفیہ خط قریش مکہ کے نام تحریر کیا۔ آپ کے عزم اور تیاریوں کا حال لکھا اور ایک عورت کو دے کر خفیہ طور پر روانہ کر دیا۔ حق تبارک وتعالیٰ نے حضور کو اس خط کے حال سے مطلع کیا اور حضرت علیؓ، حضرت زبیرؓ اور حضرت مقدادؓ کو اس عورت کے تعاقب میں روانہ فرمایا۔ یہ تینوں حضرات گھوڑے پر سوار ہو کر چل دیئے۔ روضہ خاخ پر ایک عورت ملی۔ تلاشی لی گئی مگر خط برآمد نہ ہوا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تلوار نکال کر اس عورت کو دھمکاتے ہوئے فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں غلط خبر نہیں دی۔ تیری خیر اسی میں ہے کہ وہ خط ہمارے حوالے کر دے ورنہ کپڑے اتار کر تجھے ننگا کر دوں گا۔ اس عورت نے اپنے بالوں کے جوڑے میں سے ایک خط نکال کر دیا حضرت علیؓ وہ خط لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضرت حاطب کو بلا کر پوچھا گیا۔ یہ حرکت کیوں کی؟ انہوں نے کہا کہ میں نے ان کو یہ خط مرتد و بے دین ہو کر نہیں لکھا۔ بات یہ ہے کہ مہاجرین کے سب عزیز و اقارب قریب قریب مکہ میں ہیں۔ میں نے ان کو یہ خط اس خیال سے لکھا تھا کہ وہ اس احسان کے بدلہ میں مہاجرین کے عزیز و اقارب کی حفاظت کریں گے۔ مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح عطا فرمائے گا اور میری اس

تحریر سے آپ کو کوئی ضرر نہ پہنچ سکے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچ کہتا ہے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا اگر اجازت ہو تو اس منافق کی گردن اڑادوں۔ آپ نے فرمایا اے عمر یہ اصحاب بدر سے ہے۔ تمہیں معلوم نہیں کہ اصحاب بدر پر اللہ تعالیٰ کی توجہ خاص ہے اور ان کے بارے میں فرمایا ہے۔ (جو چاہے کرو میں نے تمہیں بخش دیا) یہ بات سن کر حضرت عمر فاروقؓ پر رقت طاری ہو گئی رونے لگے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب بن ابی بلتعہؓ کو رخصت کر دیا۔

عکرمہ بن ابوجہل کے متعلق پیشین گوئی

فتح مکہ کے موقع پر حضرت خالد بن ولیدؓ کے فوجی دستہ کی عکرمہ بن ابوجہل اور صفوان بن امیہ کے دستہ کے ساتھ جھڑپ ہو گئی۔ سخت لڑائی ہوئی۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے کافروں کو مارتے مارتے مسجد حرام کے دروازے تک پہنچا دیا۔ چوبیس کافر مارے گئے اور دو مسلمان شہید ہوئے۔ ایک مسلمان عکرمہ کے ہاتھ سے شہید ہوا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو تبسمانہ انداز میں فرمایا کہ میں نے قاتل اور مقتول دونوں کو بہشت میں جاتے دیکھا ہے یہ بات سن کر صحابہ کو بڑا تعجب ہوا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی پوری ہوئی۔ عکرمہ بن ابوجہل مسلمان ہو گئے۔

فتح مکہ کے موقع پر حق تعالیٰ کو کفار کا قتل مقصود تھا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ کیا گیا کہ خالد بن ولید نے تو اہل مکہ کو قتل کر ڈالا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو ان کے پاس بھیجا اور کہا کہ خالد سے کہہ دو کہ جنگ بند کر دوں مگر اس آدمی نے خالد سے جا کر کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قریش پر تلوار چلاؤ یہ حکم سنتے ہی خالد بن ولید نے مار کاٹ میں انتہائی

سرگرمی کا اظہار کیا۔ ستر قریش قتل ہو گئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد سے جواب طلب کیا کہ تم نے حکم عدولی کیوں کی۔ حضرت خالد نے فرمایا میرے پاس ممانعت کا کوئی حکم نہیں پہنچا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغامبر کو بلایا۔ پوچھ گچھ ہوئی۔ اس آدمی نے بیان کیا کہ مجھے راہ میں ایک ایسا خوفناک آدمی نظر آیا جس کا سر آسمان میں اور پیر زمین میں تھے اور اس کے ہاتھ میں ایک خطرناک حربہ تھا اس مہیب آدمی نے مجھ سے کہا کہ جا کر کہنا "لڑائی جاری رکھو"۔ ورنہ اس حربہ سے تجھے مار ڈالوں گا۔ مجھ پر اس مہیب آدمی کی اتنی ہیبت طاری ہوئی کہ میں خالدؓ سے وہی بات کہہ سکا جو اس نے کہی تھی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ خدا تعالیٰ کا مقرب فرشتہ تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احد کے موقع پر فرمایا تھا کہ اگر قریش پر میرا قابو چل گیا تو ستر آدمیوں کو قتل کر دوں گا۔ حق تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو سچا کر دکھایا۔ (روضۃ الاحباب)

حضور ﷺ کے اشارے سے بت سرنگوں ہو گئے

کفار مکہ نے خانہ کعبہ میں تین سو ساٹھ بت رکھے تھے اور ان بتوں کے پاؤں سیسہ سے جمے ہوئے تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی اس چھڑی سے آپ جس بت کی طرف اشارہ کرتے تھے وہ اوندھے منہ یا جانب پشت گر پڑتا تھا۔ سب بت اپنی اپنی جگہوں سے اکھڑ کر گر پڑے۔ خانہ کعبہ کی دیواروں پر جو تصویریں نقش تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آب زمزم منگا کر تصاویر محو فرما دیں۔

حضرت ابو ذر غفاری کے متعلق
حضور (ﷺ) کی پیشین گوئی

غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت ابو ذر غفاریؓ لشکر سے پیچھے رہ گئے تھے ان کا اونٹ

تھک گیا تھا۔ جب اسلامی لشکر تبوک میں پہنچ گیا تو ابوذر غفاریؓ کندھے پر سامان بار کئے پیادہ پا نظر آئے۔ پاس آئے تو معلوم ہوا کہ ابوذر آرہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مرحبا کہا۔ فرمایا وہ دیکھو ابوذرؓ تنہا چلا آرہا ہے تنہا ہی زندگی بسر کرے گا۔ تنہا ہی مرے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی حرف بہ حرف صادق آئی۔ حضرت عثمان غنیؓ کے زمانہ میں ربذہ گاؤں میں جا کر رہنے لگے تھے وہیں وفات پائی۔ کوفہ والوں نے تجہیز و تکفین کی۔ (روضۃ الاحباب)

حضرت بی بی فاطمہؓ سے حضور ﷺ کی سرگوشی

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت فاطمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں۔ آپ نے ان کے کان میں کچھ باتیں کیں وہ خوب روئیں اس کے بعد آپ نے کچھ اور باتیں اسی طرح کان میں کہیں وہ ہنسنے لگیں۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت فاطمہؓ سے دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کیا باتیں ہوئیں؟ حضرت فاطمہؓ نے فرمایا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش نہ کروں گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد میں نے حضرت فاطمہؓ سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ پہلی مرتبہ حضور علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا تھا کہ جبرئیلؑ ہر سال رمضان میں ایک بار قرآن شریف سنایا کرتے تھے۔ اس سال حضرت جبرئیلؑ نے دو بار سنایا معلوم ہوتا ہے کہ میری وفات کا زمانہ آگیا ہے۔ تم خدا سے ڈرتی رہو صبر کرو۔ یہ بات سن کر میں رو پڑی۔ اس کے بعد حضورؐ نے مجھے اپنے پاس بلا کر فرمایا کہ میری وفات کے بعد سب سے پہلے تمہاری وفات ہوگی اور تم سب سے پہلے مجھ سے آکر ملوگی۔ یہ بات سن کر مجھے ہنسی آگئی۔ (حضرت بی بی فاطمہؓ کی وفات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے چھ ماہ بعد ہوئی۔)

کھجور کا ستون ہجر نبی میں زار زار رونے لگا

جس وقت مدینہ طیبہ میں مسجد نبوی تعمیر ہوئی شروع شروع میں کوئی منبر نہ تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ایک خشک تنا پر ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ کچھ عرصہ بعد حضرت تمیم داریؓ نے تین سیڑھیوں کا ایک منبر تیار کرایا۔ اس منبر پر جب پہلی دفعہ حضور صلی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا تو اس کھجور کے خشک تنا سے بچہ کے رونے کی آواز آنے لگی۔ حضورؐ نے یہ آواز سماعت فرما کر منبر سے اتر کر اپنا دست مبارک اس تنا پر رکھا۔ وہ اسی وقت خاموش ہو گیا۔ حضورؐ نے اس تنا کو مسجد نبوی میں منبر کے متصل دفن کرا دیا۔ (بخاری)

حضور ﷺ کے ہاتھ سے ایک چابک کھاتے ہی ایک دبلی گھوڑی نہایت تیز رفتار بن گئی

جعیلی سے روایت ہے کہ میں ایک غزوہ میں حضورؐ کے ساتھ تھا۔ میرے پاس چونکہ ایک دبلی گھوڑی تھی۔ اس لئے پیچھے رہ جاتا تھا ایک موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے قریب آ کر فرمایا۔ "گھوڑی والے آگے چلو"۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! یہ کمزور اور دبلی گھوڑی ہے بہت سست چلتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گھوڑی کے ایک چابک مار کر دعا فرمائی حضورؐ کے دعا فرماتے ہی وہ گھوڑی اتنی تیز چلنے لگی کہ اس کا لگام سنبھالنا دشوار ہو گیا۔ اس کے بعد اس گھوڑی کے پیٹ سے دس بچھیرے پیدا ہوئے۔ (بیہقی)

ایک مٹھی خاک سے کفار کا لشکر فرار

سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں غزوہ حنین میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ جس وقت گھمسان کی لڑائی شروع ہوئی۔ حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی خاک زمین سے اٹھائی اور شاھت الوجوہ فرما کر لشکر کفار کی طرف پھینکی جو تمام لشکر کفار کی آنکھوں میں بھر گئی اور اسی وقت پشت پھیر کر بھاگ گئے۔ (مسلم)

حضور ﷺ کی دعا سے حضرت ابو ہریرہؓ کی والدہ آغوش اسلام میں

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میری والدہ مشرکہ تھیں میں ان کو اسلام کی دعوت دیتا تھا مگر وہ قبول نہ کرتی تھیں ایک دن کا واقعہ ہے کہ میں نے اپنی والدہ سے اسلام قبول کرنے کو کہا مگر انہوں نے اسلام کی عداوت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق ایسی باتیں کہیں جن کو سن کر مجھے سخت رنج وقلق ہوا۔ میں روتا پیٹتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابو ہریرہ ﷺ کیوں رو رہے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ دعا فرمایئے حق تعالیٰ میری والدہ کو ہدایت فرمائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ مجھے بہت خوشی ہوئی۔ گھر پہنچا تو دروازہ بند تھا۔ والدہ نے میرے قدموں کی آہٹ سن کر کہا۔ ذرا باہر کھڑے رہو۔ میں کھڑا ہو گیا۔ مجھے محسوس ہوا کہ والدہ غسل کر رہی ہیں۔ غسل کر کے کپڑے پہن کر والدہ نے دروازہ کھولا اور انہوں نے مجھ سے کہا۔ اے ابو ہریرہؓ اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ والدہ محترمہ کی زبان سے کلمہ طیبہ سن کر خوشی کے مارے آنسو نکل آئے اور اسی حالت میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر حال عرض کیا۔ حضورؐ نے خدا کی حمد بیان کر کے فرمایا بہت اچھا۔ (مسلم)

ایک مرتد کے متعلق حضور ﷺ کی پیشین گوئی

حضرت انسؓ نے فرمایا ہے کہ ایک نصرانی مسلمان ہو گیا تھا مگر کچھ دن بعد مرتد ہو گیا۔ حضورؐ کو خبر ہوئی تو فرمایا کہ اس کو زمین بھی قبول نہ کرے گی حضرت ابوطلحہ کا بیان

ہے کہ جب وہ مرا اور زمین میں دفن کیا گیا تو زمین نے اس کو باہر نکال کر پھینک دیا۔ کئی بار دفن کیا گیا مگر زمین نے قبول نہ کیا۔ (بخاری)

منافقوں کی ہلاکت کے لئے تباہی خیز آندھی

حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ ایک مرتبہ سفر سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ مدینے کے قریب پہنچے تو بڑی زور کی آندھی آئی۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اس آندھی سے منافق ہلاک ہو جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس آندھی سے بڑے بڑے منافق ہلاک ہو گئے۔ (مسلم)

معجزہ تکثیر طعام

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک میں مجاہدین کا راشن ختم ہو گیا۔ حضرت عمرؓ نے حضورؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ مجاہدین کو حکم دیجئے کہ ان کے پاس کھانے کی جو چیزیں موجود ہوں لے کر آجائیں اور آپ دعا فرمایئے کہ حق تعالیٰ برکت عطا فرمائے۔ اچھا اور چمڑے کا دستر خوان بچھا کر حکم دیا کہ تمام مجاہدین کھانے پینے کی چیزیں لے کر آجائیں۔ تھوڑی دیر میں تمام مجاہدین جمع ہو گئے۔ کسی کے پاس ایک مٹھی ستو تھا۔ کسی کے پاس کھجوریں بہت تھوڑی مقدار میں دستر خوان پر کھانے کا سامان جمع ہوا۔ حضورؐ نے برکت کے لئے دعا فرمائی اور فرمایا اپنے اپنے برتن بھر کر رکھ لو۔ چنانچہ تمام مجاہدین اسلام نے اپنے اپنے برتن بھر کر رکھ لئے اور خوب شکم سیر ہو کر کھایا۔ (مسلم)

ایک پیالہ حلوے سے تین سو اصحاب شکم سیر

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب حضورؐ نے حضرت زینبؓ سے نکاح کیا تو میری والدہ ام سلیم نے کچھ حلوہ پکا کر ایک پیالہ میں مجھے دے کر کہا کہ اسے حضورؐ کی خدمت میں لے جا۔ میں وہ پیالہ لے کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میری والدہ

نے سلام عرض کیا ہے اور یہ حلوہ بھیجا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا اچھا اسے رکھ دو اور فلاں فلاں آدمیوں کو بلا لاؤ۔ سب لوگوں کے پاس ہو کر آیا تو دیکھا۔ مکان مہمانوں سے پر تھا۔ قریب قریب تین سو آدمی موجود تھے۔ حضورؐ نے اس حلوے پر اپنا مبارک ہاتھ رکھ کر کچھ پڑھا اور دس دس آدمیوں کو بٹھا کر کھلانا شروع کیا۔ تھوڑی دیر میں سب حاضرین شکم سیر ہو گئے اور وہ حلوہ اتنے کا اتنا ہی پیالہ میں موجود رہا۔ ذرہ برابر کمی نہ آئی۔
(بخاری)

حضور ﷺ سے ایک اونٹ نے اپنے مالک کی شکایت کی

لیلیٰ بن مرہ ثقفیؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور کی تین خاص باتیں دیکھیں۔ ایک ان میں سے یہ ہے کہ میں ایک مرتبہ حضورؐ کے ساتھ کہیں جارہا تھا۔ راستہ میں ایک اونٹ ملا جس کی پشت پر پانی کے مشکیزے بندھے ہوئے تھے۔ اونٹ حضورؐ کو دیکھ کر بڑبڑایا۔ حضورؐ اسی جگہ ٹھہر گئے۔ فرمایا۔ اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ اتنے میں مالک آ گیا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اس اونٹ کو ہمارے ہاتھ فروخت کردو۔ اونٹ کے مالک نے کہا۔ یا رسول اللہؐ یہ اونٹ آپ کی خدمت میں ہدیہ ہے۔ یہ میرے گھر والوں کا اونٹ ہے۔ اس کی آمدنی پر گزارہ ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اچھا۔ اس اونٹ نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اس کی طاقت سے زیادہ کام لیتے ہو۔ دیکھو ایسا نہ کیا کرو۔ اس سے زیادہ کام نہ لیا کرو چارہ خوب کھلایا کرو۔ (شرح السنۃ)

حضور ﷺ کی نبوت کی شہادت بھیڑیئے نے دی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک بھیڑیا ریوڑ میں سے ایک بکری اٹھا کر

بھاگا۔ چرواہے نے تعاقب کر کے بکری چھڑالی۔ بھیڑیا ایک ٹیلے پر اکڑوں بیٹھ کر کہنے لگا۔ اے خدا میں نے اپنے لئے رزق تلاش کیا تھا مگر تو نے مجھ سے واپس لے لیا۔ چرواہے کو بھیڑیئے کی باتیں سن کر سخت تعجب ہوا کہ یہ جانور ہو کر انسانوں کی طرح بات چیت کر رہا ہے۔ اس کے بعد بھیڑیئے نے چرواہے کو مخاطب کر کے کہا کہ میرا بولنا اتنا تعجب خیز نہیں بلکہ اس سے زیادہ تعجب خیز وہ شخص ہے جو مدینہ میں تمہاری سب اگلی پچھلی باتیں بتاتا ہے حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ وہ چرواہا یہودی تھا۔ وہ فوراً حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہو گیا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ یہ قیامت کی علامت ہے۔ قیامت کے قریب ایک ایسا وقت آئے گا کہ لوگوں کے جوتے اور چھڑیاں وہ تمام واقعات بیان کر دیا کریں گے جو ان سے وقوع میں آئے ہوں گے۔ (شرح السنۃ)

مجاہدین بدر کے متعلق حضور علیہ السلام کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ غزوۂ بدر میں مجاہدین اسلام صرف ۳۱۳ تھے۔ ان لوگوں کی غربت کی یہ حالت تھی کہ نہ ان کے پیروں میں جوتے تھے نہ تنوں پر کپڑے۔ حضورؐ نے دعا فرمائی اللّٰھم انھم حفاۃ فاحملھم اللّٰھم انھم عراۃ فاکسھم اللّٰھم انھم جیاع فاشبعھم اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی۔ اتنا مال غنیمت ہاتھ آیا کہ تمام مجاہدین خوش حال ہو گئے۔ سب مجاہدین کو جوتے کپڑے کے علاوہ مال غنیمت کے دو دو اونٹ ملے۔ (ابوداؤد)

بکری کے بھنے ہوئے زہریلے دست نے حضور ﷺ سے بات کی

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ سلام بن مسلم (یہودی) کی بیوی زینب بنت الحارث نے بکری کی بھنی ہوئی ران میں زہر ملا کر حضورؐ کی خدمت میں بھیجا۔ حضورؐ اور

اصحاب کھانے لگے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ہاتھ روک لو اور اسی یہودی عورت کو بلا کر فرمایا کہ تو نے اس گوشت میں زہر ملایا تھا۔ یہودی عورت نے کہا کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ حضورؐ نے فرمایا کہ ابھی ابھی اس دست نے مجھے بتایا ہے۔ یہودی عورت نے کہا۔ بے شک آپ نے صحیح فرمایا۔ یہ زہر میں نے اس لئے ملایا تھا کہ آپ اگر واقعی خدا کے نبی ہوں گے تو اس زہر سے آپ کو کوئی ضرر نہ پہنچے گا اور اگر آپ نبی نہ ہوں گے تو آپ سے ہمارا پیچھا چھوٹ جائے گا۔ حضورؐ نے اسے معافی عطا فرمادی۔ جن جن اصحاب نے اس زہریلے دست کا گوشت کھایا تھا انتقال کر گئے۔ حضورؐ نے دونوں شانوں کے درمیان پچھنے لگوائے۔ (دارمی)

حضور ﷺ کے آزاد کردہ غلام کو شیر نے راستہ بتایا

حضرت ابن المنکدر رسے روایت ہے کہ حضورؐ نے آزاد کردہ غلام سفینہؓ ایک روز ارض روم میں راستہ بھول گئے۔ فوجی دستے سے بچھڑ گئے۔ حضرت سفینہؓ ادھر ادھر بھاگ دوڑ کر اپنے ساتھیوں کو تلاش کر رہے تھے۔ مگر ہاتھ نہ آئے۔ اتنے میں سامنے سے ایک شیر آیا۔ حضرت سفینہؓ نے شیر سے کہا کہ میں حضور سرور کائنات کا غلام ہوں۔ راستہ بھول گیا ہوں۔ کیا کروں؟ حضور سرور عالم کا اسم گرامی سن کر شیر دم ہلانے لگا اور ایک طرف چل دیا۔ حضرت سفینہؓ اس کے ساتھ ساتھ تھے۔ کچھ دور چل کر فوجی دستے سے جا ملے اور شیر واپس چلا گیا۔ (شرح السنۃ)

حضور ﷺ کی قبر مبارک پر صبح وشام ۷۰ ہزار فرشتے آکر درود وسلام پڑھتے ہیں

حضرت کعب فرماتے ہیں کہ روزانہ صبح کے وقت ۷۰ ہزار فرشتے حضورؐ کی قبر

مبارک پر نازل ہو کر شام تک درود و سلام پڑھتے ہیں۔ شام ہوتے ہی یہ فرشتے واپس چلے جاتے ہیں۔ دوسرے فرشتے آجاتے ہیں اور قیامت کے دن جب حضور قبر مبارک سے باہر تشریف لائیں گے۔ اس وقت بھی حضور علیہ السلام کی جلو میں ۷۰ ہزار فرشتے ہوں گے۔

حضور ﷺ کو اونٹ نے سجدہ کیا

ایک دفعہ ایک انصاری کا اونٹ باؤلا ہو گیا۔ لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی حضورؐ اس اونٹ کے پاس تشریف لے گئے۔ اونٹ نے آپ کے سامنے گردن ڈال دی۔ حضورؐ نے اس پر ہاتھ پھیرا اور پکڑ کر مالک کے حوالے کر دیا۔ (دارمی)

ایک اونٹ نے حضور ﷺ سے بھوکا رہنے کی شکایت کی

روایت ہے کہ حضور سرور عالمؐ ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے ایک اونٹ آپ کو دیکھ کر بلبلانے لگا اور اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو ڈبڈبا آئے حضورؐ نے اس کے قریب جا کر سر اور کنپٹی پر ہاتھ پھیرا۔ چپ ہو گیا۔ حضور سرور عالمؐ نے اس اونٹ کے مالک کو بلا کر فرمایا کہ اس اونٹ نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور تکلیف دیتے ہو۔ جانوروں پر رحم کیا کرو۔ (ابوداؤد)

لعاب دہن مبارک سے ایک جلا ہوا بچہ بھلا چنگا ہو گیا

محمد بن حاطبؓ ایام رضاعت میں ایک مرتبہ اپنی ماں کی گود سے آگ میں گر گئے۔ کچھ حصہ بدن کا جل گیا۔ ان کی والدہ ان کو لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں۔ حضور علیہ السلام نے لعاب دہن مبارک لگا کر دعا فرمائی۔ اسی وقت زخم بھر گیا اور محمد بن

حاطبؓ بالکل بھلے چنگے ہو گئے۔ (سیوطی)

ایک مغرور کا ہاتھ شل ہو گیا

روایت ہے کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس شخص نے غرور سے کہا۔ ''میں دائیں ہاتھ سے نہیں کھا سکتا۔ یہ بات چونکہ اس شخص نے غرور سے کہی تھی۔ حضور علیہ السلام نے کہا۔ ''ایسا ہی ہو'' ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس کا ہاتھ شل ہو گیا اور وہ اس قابل نہ رہا کہ اپنا داہنا ہاتھ منہ تک لے جا سکے۔

بحری جہاد

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز حضور سرورِ عالمؐ ام حرامؓ کے مکان میں آرام فرما تھے۔ بیدار ہو کر ہنسنے لگے۔ ام حرامؓ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ مجھے میری امت کے وہ غازی دکھائے گئے ہیں جو سمندر میں جہاد کے لئے سفر کریں گے اور وہ جہازوں پر اس انداز سے بیٹھے ہوں گے جیسے بادشاہ اپنے تخت پر بیٹھا کرتے ہیں۔ ام حرامؓ نے عرض کیا حضورؐ! میرے لئے دعا فرمایئے مجھے بھی ان مجاہدین کی معیت نصیب ہو۔ حضورؐ دعا فرما کر لیٹ گئے۔ کچھ دیر بعد پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ حضورؐ نے فرمایا مجھے میری امت کے دوسرے بحری مجاہد دکھائے گئے۔ ام حرامؓ نے عرض کیا حضورؐ! میرے لئے دعا فرمایئے۔ مجھے بھی ان کی معیت نصیب ہو۔ حضورؐ نے فرمایا نہیں۔ تمہاری وفات ان سے پہلے ہو جائے گی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشین گوئی حرف بحرف صادق آئی۔ حضرت امیر معاویہؓ کے زمانہ میں حضرت عبادہ بن صامتؓ بحری جہاد کو گئے۔ ام حرامؓ بھی اپنے شوہر کے ساتھ تھیں۔ غزوہ سے واپسی کے وقت ام حرامؓ کے لئے سواری لائی گئی۔ سوار ہوتے

وقت سواری نے لات ماردی اور اسی صدمہ سے ان کی وفات ہوگئی۔

امن وامان اور راستہ کی حفاظت کی پیشین گوئی

حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ میں حضورؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ایک شخص نے حضور علیہ السلام سے فاقہ کی شکایت کی۔ ایک اور شخص نے ڈکیتی کی شکایت کی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ اے عدی! اگر تمہاری عمر دراز ہوئی تو تم دیکھ لو گے ایک عورت حیرہ سے تن تنہا چل کر مکہ معظمہ پہنچ کر بیت اللہ شریف کا طواف کرے گی اور اسے سوائے خدا کے کسی کا خوف نہ ہوگا (بخاری)۔ (حضرت عدیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کوفہ کی ایک بڑھیا کو دیکھا وہ کوفہ سے اکیلی حج کرنے آئی تھی۔)

مسلمانوں کے تمول کا یہ عالم ہوگا کہ کوئی زکوٰۃ خیرات لینے والا نہ ملے گا

روایت متذکرہ بالا میں یہ بھی ہے کہ حضور سرور عالمؐ نے حضرت عدیؓ سے فرمایا کہ اگر تمہاری عمر دراز ہوئی تو تم دیکھو گے کہ ایک شخص زکوٰۃ کا سونا چاندی لئے پھرے گا اور اسے کوئی آدمی زکوٰۃ کا لینے والا نہ ملے گا۔

(امام بیہقی فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کی اس پیشین گوئی کا ظہور حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ کی سلطنت میں ہوا۔ زکوٰۃ دینے والے کو فقیر نہ ملتا تھا اور وہ زکوٰۃ کے روپیہ کو گھر واپس لے جاتا تھا۔)

شہنشاہ ایران کے کنگن حضرت سراقہ بن مالکؓ کو پہنائے جائیں گے

بیہقی میں ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سراقہ بن مالکؓ سے

فرمایا تھا کہ اے سراقہ! اس وقت تیری کیا شان ہوگی جب شہنشاہ ایران کے سونے کے کنگن تمہارے ہاتھوں میں پہنائے جائیں گے۔

اس پیشین گوئی میں فتح ایران کی خبر بھی ہے۔ یہ پیشین گوئی اس وقت ظہور میں آئی۔ جب حضرت عمر فاروقؓ نے ایران فتح کیا۔ مال غنیمت میں جب شہنشاہ ایران کے سونے کے کنگن حضرت فاروق اعظمؓ کے سامنے پیش کیے گئے تو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق سراقہ بن مالکؓ کو بلا کر کنگن پہنائے۔

ہندوستان پر حملہ کی پیشین گوئی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ فرمایا ہے کہ مسلمان ہندوستان پر چڑھائی کریں گے۔ (سنن نسائی)

(یہ پیشین گوئی ۹۳ھ میں ظہور میں آئی۔ محمد بن قاسم نے ہندوستان پر حملہ کیا اور اسلامی فتوحات کا آغاز ہوا۔)

فتح قسطنطنیہ کی پیشین گوئی

سنن ابوداؤد بروایت ابو ہریرہؓ فتح قسطنطنیہ کا ذکر موجود ہے۔ (یہ پیشین گوئی ۵۵ھ میں ظہور میں آئی۔ محمد فاتح سلطان نے قسطنطنیہ فتح کیا۔)

آخر زمانہ میں یورپین عیسائیوں کا زور ہو جائے گا

ابو مستورد قریشیؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمرو بن العاصؓ فاتح مصر سے بیان کیا کہ آخر زمانہ میں یورپین عیاسیوں کا دنیا میں زور ہو جائے گا۔ حضرت عمرو بن العاصؓ نے فرمایا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ سوچ سمجھ کر بات کہو۔ انہوں نے جواب دیا۔ میں وہی بات کہہ رہا ہوں جو میں نے حضور علیہ السلام سے سنی تھی۔

(یہ پیشین گوئی آخری زمانہ سے متعلق ہے۔ قیام قیامت سے پہلے عیسائی طاقتوں کا

زور دنیا میں ہو جائے گا۔)

حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی پیشین گوئی

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ ایک روز حضور سرور عالمؐ نے فرمایا۔ ابھی ابھی جبرئیلؑ نے مجھ سے بیان کیا کہ حسینؑ دریائے فرات کے کنارے قتل کیے جائیں گے۔ اگر آپ فرمائیں تو وہاں کی مٹی لاکر سنگھادوں۔ میں نے کہا ہاں جبرئیلؑ نے ہاتھ بڑھا کر ایک مٹھی خاک کی لاکر مجھے دی۔ میں اسی وقت سے زار و قطار رو رہا ہوں۔ (طبرانی)

قاتلین امام حسینؑ کے انجام کی پیشین گوئی

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور سرور عالمؐ کو اطلاع دی تھی کہ میں نے یحیٰؑ (پیغمبر علیہ السلام) کا بدلہ ستر ہزار سے لیا تھا اور میں تیرے نواسہ کا بدلہ ستر اور ستر ہزار سے لوں گا۔

(یہ پیشین گوئی حضرت امام علیہ السلام کی شہادت کے بعد مختار ثقفی کے ہاتھوں ظہور میں آئی۔)

یہودیوں سے جنگ کی پیشین گوئی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمانوں اور یہودیوں میں زبردست جنگ ہوگی۔ یہودی شکست کھا کر چٹانوں اور درختوں کے پیچھے چھپیں گے مگر وہاں بھی انہیں پناہ نہ ملے گی اور ان میں سے آواز آئے گی۔ "اے مسلمان دیکھ یہ یہودی چھپا ہے"۔

(امریکہ اور برطانیہ نے فلسطین کو یہودیوں کا قومی وطن اور حکومت قائم کر کے جو صورت حال پیدا کر دی ہے۔ اس سے حضور مخبر صادق کی پیشین گوئی کی صداقت کا منظر آنکھوں کے سامنے ہے۔)

ملک شام میں اہل یورپ سے مسلمانوں کی زبردست جنگ ہوگی

صحیح مسلم میں روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے اپنی امت کو اطلاع دی ہے کہ آخر زمانہ میں دجال کے ظہور اور نزول مسیح علیہ السلام سے پہلے ملک شام میں مسلمانوں اور اہل یورپ کی عظیم الشان جنگ ہوگی۔

آخر زمانہ میں دنیا کی تمام قومیں مسلمانوں کے خلاف متحدہ محاذ بنائیں گی

حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ وہ زمانہ قریب ہے جب دنیا کی قومیں تم پر حملہ کرنے کے لئے اس طرح ایک دوسرے کو پکاریں گی جس طرح کھانے والے کھانے کے پیالے پر گرتے ہیں۔ حاضرین میں سے کسی نے دریافت کیا۔ یا رسول اللہؐ! کیا اس زمانے میں ہم مسلمانوں کی تعداد کم ہوجائے گی۔ فرمایا۔ نہیں۔ تمہاری تعداد تو بہت ہوگی لیکن تم ایسے ہوگے جیسے سیلاب کی سطح پر کف اور خس و خاشاک اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دلوں میں سے تمہارا رعب دور کردے گا اور تمہارے دلوں میں کمزوری پیدا کردے گا۔ عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہؐ! وہ کمزوری کیسی ہوگی؟ فرمایا۔ تمہارے دلوں میں دنیا کی محبت اور موت سے کراہت پیدا ہوجائے گی۔ (بیہقی)

حضور سرور عالمؐ کا سب سے بڑا معجزہ قرآن ہے

یوں تو حضور سرور عالمؐ کی ذات اقدس خود ہی سراپا اعجاز ہے اور تخلیق عالم سے وفات آنحضرت تک آپ کے نور مقدس یا ذات پاک کے ہزار ہا معجزات وقوع میں آئے اور آتے رہے لیکن آپ کی وفات کے بعد قیامت تک قائم رہنے والا معجزہ قرآن

کریم ہے۔

۱۔ قرآن کا دعویٰ اعجاز:

قرآن کریم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ زندہ معجزہ ہے اگر تمام جنات و انسان مجتمع ہو کر اس معجزہ کی نظیر پیدا کرنا چاہیں تو قیامت تک پیدا نہ کر سکیں اور سر مار کر بیٹھ رہیں۔ یہ معجزہ چونکہ اسلام کی صداقت کی کھلی نشانی ہے اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کی روشن دلیل ہے۔ اس لئے یہ معجزہ تا قیام قیامت باقی رہے گا۔ قرآن کریم نے اپنے منکروں کو جو چیلنج روز اول کئے تھے۔ وہ آج بھی موجود ہیں اور قیامت تک رہیں گے۔ حضورؐ کے زمانے میں عرب میں ایسے ایسے فصیح و بلیغ شاعر و زباں داں موجود تھے جن کا کلام سونے کے حروف سے لکھ کر خانہ کعبہ میں آویزاں کیا جاتا تھا۔ وہ اس کتاب کی ایک سورت یا ایک رکوع کے مثل تو کیا لکھ سکتے تھے ایک آیت کی مقدار بھی نہ لکھ سکے اور عاجز ہو کر بیٹھ گئے۔ جن بے وقوفوں نے قرآن کی نقل اتارنے کی کوشش کی۔ وہ اپنے منہ کی کھا کر بیٹھ گئے۔ اس کتاب میں اس قسم کی مثالوں کو تحریر کرنا کتاب ہذا کی شان کے خلاف ہے والسماء ذات البروج۔ اس قرآنی کلام کے مقابلہ میں جن مدعیان نے نبوت کے مقابلہ کی کوشش وہ ایک ایسی مذموم کوشش تھی جس کا ذکر بھی ذوق سلیم کے لئے ناخوش گوار ہے اگر جھوٹے مدعیان نبوت کے کلام کو سامنے رکھ کر نظر ڈالی جائے تو بلاشبہ معلوم ہوگا کہ یہ آسمانی کتاب تو کیا، بدترین قسم کا فحش کلام ہے جو جنسیات کے غیر مہذب موضوع کے مطابق ہے۔ عربی زبان کے ماہر عہد صحابہ و تابعین وابعد میں بھی تھے اور اب بھی بڑے بڑے فصحاء، ادباء اور مقرر اور قادر الکلام شاعر موجود ہیں۔ پورے چودہ سو برس گزر گئے مگر کوئی شخص بھی قرآن جیسی ایک آیت نہ لکھ سکا۔ حقیقت یہ ہے کہ جو شخص جس قدر عربی زبان کا ماہر ہے۔ اسی قدر اس پر قرآن

کا رعب اثر انداز ہے اور قرآن کا یہ دعویٰ صحیح ہے۔

ترجمہ: "اے رسول سب سے کہہ دو کہ اگر سب انسان اور تمام جن مجتمع ہو جائیں اور ایک دوسرے کی مدد اور اعانت بھی کریں اور پھر اس قرآن جیسی کوئی کتاب بنانا چاہیں۔ وہ ہرگز ہرگز ایسا نہ کر سکیں گے۔

۲۔ قرآن کی حفاظت کا خدا ذمہ دار ہے:

قرآن کا دوسرا دعویٰ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی حفاظت کا ذمہ دار ہے۔ (ہاں ہم نے ہی اس قرآن کو اتارا ہے اور ہم اس کی حفاظت بھی ضرور رکھیں گے۔)

اس دعویٰ کی صداقت کو واضح کرنے کے لئے ضروری ہے کہ کتب سابقہ کے حالات پر ایک نظر ڈالی جائے۔ (توریت) حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جو توریت نازل ہوئی تھی وہ دو الواح تھی۔ جب حضرت موسیٰؑ کوہ طور سے واپس آئے اور بنی اسرائیل کو گئو سالہ پرستی میں مصروف پایا تو غیرت ایمانی سے بیتاب ہو گئے۔ غصہ میں آ کر لوحیں پھینک دیں اور بھائی ہارونؑ کو جا پکڑا۔ الواح ریزہ ریزہ ہو گئیں۔

اس واقعہ کے بعد احکام شریعت موسوی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حیات میں لکھے گئے یہی ایک نسخہ تھا جو حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے تک محفوظ رہا۔ یہی نسخہ ہیکل میں موجود تھا جسے بخت نصر نے ۵۸۶ ق م میں جلا کر خاکستر کر دیا۔

اس کے بعد دارا شاہ ایران کے زمانے میں سرداران بنی اسرائیل نے ہیکل کو از سر نو تعمیر کیا۔ تلاش کی گئی مگر وہ صفحہ ہستی پر موجود نہ تھی حضرت عزیزؑ نے اپنی یادداشت اور زکریا وغیرہ کی امداد سے کتاب دوبارہ تیار کی۔ یہی وہ کتاب ہے جسے یہودی توریت کہتے ہیں اس کے بعد ۳۰۰ ق م میں توریت کا ترجمہ یونانی زبان میں ہوا اور ۱۲۶ ق م میں ابن توکس چہارم کے سپہ سالار نے ہیکل کو آگ لگا کر یہودیوں کی کتاب جلا دی اور

یہودیوں کو بت پرستی پر مجبور کیا گیا۔

(انجیل) انجیل کے نام سے عیسائیوں کی چار کتابیں مشہور ہیں۔ انجیل متی۔ انجیل مرقس۔ انجیل لوقا۔ انجیل یوحنا متی کی انجیل سب سے پہلے عبرانی زبان میں لکھی گئی تھی۔ اصل نسخہ دنیا میں موجود نہیں۔ البتہ ایک یونانی ترجمہ موجود ہے۔ جس کے متعلق نہیں بتایا جاسکتا کہ یہ ترجمہ کب کیا گیا اور کس نے کیا؟ موجودہ انجیل متی کے پہلے اور دوسرے باب کو نورٹن صاحب نے صحیح تسلیم نہیں کیا۔ انہوں نے لکھا ہے کہ دونوں باب اصل مصنف کے تحریر کردہ نہیں۔

لوقا (مصنف انجیل) پولوس کا شاگرد تھا۔ اس نے مسیح علیہ السلام کو نہیں دیکھا لوقا نے اپنی انجیل شہر انطاکیہ میں یونانی زبان میں لکھی تھی۔ لوقا نے اپنی انجیل کے شروع میں لکھا ہے کہ میں نے اس کتاب میں جملہ واقعات بعد صحت تحریر کیے ہیں لیکن شارح انجیل نورٹن صاحب نے لکھا ہے کہ لوقا نے اس انجیل میں جھوٹی روائتیں بھی شامل کردی ہیں اور واقعات اس شاعرانہ مبالغہ سے لکھے ہیں کہ سچ اور جھوٹ کو تمیز کرنا دشوار ہو گیا ہے۔

مرقس۔ شمعون پطرس کا شاگرد تھا۔ اس نے بھی یہ کتاب انطاکیہ میں لکھی تھی لیکن مرقس اور لوقا کے مضامین میں بہت اختلاف ہے۔

یوحنا کی انجیل بلحاظ سنہ تصنیف آخری کتاب ہے۔ اس نے بھی یہ کتاب یونانی زبان میں لکھی ہے۔ یوحنا کے متعلق مشہور ہے کہ وہ مسیح علیہ السلام کا شاگرد تھا۔ مگر اس کی تصنیف میں یونانیوں کے قدیم عقیدہ کا اثر نمایاں ہے۔

ان چاروں انجیلوں کے متعلق عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ ان میں سے کوئی انجیل بھی وہ انجیل نہیں ہے جو حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہوئی تھی۔ مرجہ اناجیل ان ہی مصنفوں کی تصانیف ہیں جن کے نام یہ منسوب ہیں۔

(ژند) ژند پارسیوں کی کتاب کا نام ہے۔ یہ کتاب زرتشت کے عہد سے بہت

پہلے نادر ہو چکی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ اس کتاب میں ۱۹ باب ہیں۔ جن میں اب صرف انیسواں باب باقی ہے۔

ژند کے نادر الوجود اور معدوم ہونے کے بعد اس کی جگہ پاژند نے حاصل کی۔ مگر وہ سکندر مقدونی کے زمانے میں جب اس نے ایران فتح کیا دنیا سے نیست و نابود ہو گئی۔ سکندر کے تین سو سال بعد دساتیر لکھی گئی وراس کو آسمانی کتاب کا درجہ دیا گیا۔ مانی کے دور میں دساتیر تلف کردی گئی اور نئے مذہب کا قیام ہوا۔

(وید) ہندوستان میں سب سے قدیم کتاب وید مانی جاتی ہے۔ ہندوستان کا عقیدہ ہے کہ یہ آسمانی کتاب ہے لیکن اس بارے میں اختلاف ہے کہ وید کی تعداد ۳ ہے یا ۴۔ موجودہ زمانہ کے ہندو تو چار ویدوں کے قائل ہیں۔ مگر منو جی مہاراج کی سمرتی میں صرف تین ویدوں کا ذکر موجود ہے چوتھے کا نہیں اور نیائے درشن کے مصنف نے جس کا شاستر ہندوؤں کے چھ شاستروں میں سے ایک ہے لکھا ہے کہ وید کلام انسانی ہے۔ چھ شاستروں کو آریہ سماجی اور سناتن دھرمی متفقہ طور پر مانتے ہیں۔ جینی لوگ وید کے ایک حرف کو بھی صحیح نہیں مانتے ہیں اور نہ اس کو آسمانی کتاب تسلیم کرتے ہیں۔

اس مختصر بیان سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ حفاظت خداوندی مندرجہ بالا کتب میں سے کسی کے ساتھ نہیں رہی۔ ہر ایک کتاب کے وجود یا اس کے اجزا پر شک، گمان ظنون واوہام کے غلاف چڑھے ہوئے ہیں۔ قدرت نے نہ ان کتابوں کی حفاظت کی نہ وہ زبانیں اور ان کی لغت ہی باقی رہی۔ جن میں یہ کتابیں نازل ہوئی تھیں یا لکھی گئی تھیں۔

اب کتب سماویہ سابقہ کے مقابلہ میں قرآن کی حفاظت خداوندی کا اندازہ کرو۔

قرآن کریم کا ایک ایک زیر زبر پیش پورے یقین کے ساتھ مشرق سے مغرب تک موجود ہے اور ان میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں۔ عام طور پر قرآن مجید کی سورتوں، رکوع اور آیات وغیرہ کے متعلق اعداد و شمار ہر ایک قرآن میں درج ہوتے ہیں۔ مجموعی طور پر سارے

قرآن میں حرف تہجی جس جس تعداد میں مذکور ہیں اس کی فہرست حسب ذیل ہے۔

الف	۴۸۹۹۲	ض	۶۸۲
ب	۱۲۲۲۸	ط	۱۳۰۷
ت	۲۳۰۴	ظ	۷۸۲
ث	۳۱۰۵	ع	۹۲۷۴
ج	۴۲۳۲	غ	۹۲۱۱
ح	۴۱۲۰	ف	۴۳۱۸
خ	۲۱۰۵	ق	۶۶۱۲
د	۵۹۷۲	ک	۱۰۶۲۸
ذ	۴۷۳۹	ل	۳۳۵۲۰
ر	۱۲۲۳۰	م	۲۶۵۱۵
ز	۳۵۸۰	ن	۴۳۱۹۰
س	۵۹۷۶	و	۲۵۵۸۹
ش	۲۱۱۵	ہ	۱۶۰۷۰
ص	۲۰۰۸۳	ی	۲۵۹۰۹

۳۔ قرآن کا جمع اور قرات بھی خدا کے ذمہ ہے:

قرآن مجید کے احکام وقتاً فوقتاً نازل ہوتے تھے اس لئے اس کی ترتیب و تدوین کا کام بہت مشکل تھا خدا تعالیٰ نے اس مشکل کام کی ذمہ داری بھی اپنے اوپر لے لی۔ خدا تعالیٰ نے ہی اپنی کتاب کی ترتیب و تدوین کا کام انجام دیا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید کی کسی آیت میں تقدیم و تاخیر نہیں ہوئی۔ مشرق سے لے کر مغرب تک قرآن شریف کی

کسی آیت میں تقدیم و تاخیر نہیں۔ اس لئے یہ خیال ہی باطل ہے کہ امت کا کوئی فرد اس میں تصرف کرسکتا ہے۔

۴۔ قرآن مجید کو حفظ یاد کرنا سہل ہے:

یہ خصوصیات صرف اسلام کی ہیں کہ اس کے قانون کی کتاب دنیا کے ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کے سینہ میں محفوظ ہے۔ دنیا میں آج تک کوئی ایسی مثال ملنی دشوار ہے کہ سوائے اسلام کی مذہبی کتاب کے اور کوئی کتاب قرآن کی طرح لوگوں کے سینہ میں محفوظ ہو۔ یہودی، عیسائی، پارسی، ہندو اس قسم کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ (ہم نے قرآن کو یاد کرنے کے لئے آسان بنادیا ہے۔)

۵۔ قرآن کے آگے کوئی باطل ٹھہر نہیں سکتا:

قرآن کریم کا دعویٰ ہے۔

ترجمہ: باطل اس کے آگے یا پیچھے سے نہ آئے گا۔ یہ تو خدائے حمید کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ فلسفہ قدیم و جدید نے قرآنی اصول کا مقابلہ کرنا چاہا۔ مگر مقابلہ پر ٹھہر نہ سکا۔ قرآن ایک ایسی مکمل کتاب ہے جس میں کسی دخل کی گنجائش نہیں۔

۶۔ اسلام تمام مذاہب پر غالب ہو کر رہے گا:

اسلام کے متعلق قرآن کی پیشین گوئی ہے۔

ترجمہ: اللہ کی شان یہ ہے کہ اس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ وہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرک لوگ کتنا ہی برا مانتے رہیں۔ عرب کے نقشہ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور کی بعثت کے وقت عرب کا جنوبی حصہ عیسائیوں کے زیر اقتدار تھا۔ عرب، بحرین، صحرائے فاران اور دومتہ الجندل پر عیسائی مذہب حکمراں تھا۔ حجاز، نواحی خیبر اور مدینہ میں یہودیوں کا زور تھا۔ عرب کا

مشرقی حصہ سلطنت فارس کے زیر اثر تھا۔ مشرقی حصہ میں آتش پرستی بھی رائج تھی۔ عرب کے تمام مشہور قبیلے بت پرست تھے۔ غرض کہ دنیا کا کوئی مذہب ایسا نہ تھا جس کا اثر عرب میں موجود نہ ہو۔ اسلام نے چند ہی سالوں میں غیر اسلامی مذہبی اثرات کا خاتمہ کر دیا۔ یہودیوں کا چار سو سالہ قبضہ عرب سے اٹھ گیا۔

۷۔ اسلام ضرور تمیم و تکمیل کے مدارج پر پہنچے گا:

قرآن نے اسلام کے پیشین گوئی کہ اسلام اپنے مقاصد میں ضرور کامیاب ہوگا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرائیل ارض موعد میں داخل نہ ہو سکے۔ داؤد علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے دوازدہ اسباط پر حکمرانی کی۔ شہر آباد کیے۔ قلعے بنائے۔ مگر خدا کا گھر نہ بنا سکے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی زندگی دعوت و تبلیغ میں صرف کر دی۔ کسی مقام پر دو شب سے زیادہ بمشکل قیام فرمایا۔ لیکن اس جد و جہد کے بعد بھی ان کا اعلان یہی تھا کہ وہ مکمل تعلیم نہ دے سکے۔ ان حالات کی موجودگی میں اسلام نے ایسے حالات میں جبکہ مہاجرین اور انصار کو اطمینان کے ساتھ روٹی نصیب نہ تھی۔ نماز دشمن کے حملہ سے بے خطر ہو کر نہیں پڑھ سکتے تھے۔ اعلان کیا (اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کرے گا۔ اگر چہ کافروں کو برا کیوں نہ معلوم ہو۔) خدا تعالیٰ نے اس پیشین گوئی کو پورا فرمادیا۔ وہ وقت مسعود آ گیا کہ حضور سرور عالم نے جبل رحمت پر قصویٰ اونٹنی پر سوار ہو کر تمام عالم کو یہ نوید مسرت سنائی (آج ہم نے تمہارا دین تمہارے فائدے کے لئے کامل کر دیا اور تم سب پر اپنی نعمت کا اتمام کر دیا۔ میری رضامندی اسی میں ہے کہ تمہارا مذہب اسلام ہو۔

۸۔ لڑائی میں مسلمانوں کو ہی غلبہ حاصل ہوگا:

خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے وان جندنا لھم الغالبون اسلام کی تاریخ شاہد ہے کہ

جب تک مسلمانوں کو مدافعتی جنگ کی اجازت نہ ملی تھی۔ مسلمان کفار کے مظالم کی آماجگاہ بنے ہوئے تھے لیکن جب مسلمانوں کی فوجی جمعیت منظم ہوگئی اوران کو جنگ کی اجازت مل گئی تو ان کو ہر لڑائی میں فتح و کامرانی ہوئی اور کسی مورچہ پر ناکامی کا سامنا نہ کرنا پڑا۔

(نوٹ) یہ بات قابل لحاظ ہے کہ فتح و غلبہ کا وعدہ حق تعالیٰ نے اسی لشکر کے لئے فرمایا ہے۔ جس پر صفت جندنا صادق ہو۔ صحابہ کرام جندنا یعنی خدائی لشکر کے مصداق تھے۔ ان کا مقصد جنگ سے کشور ستانی یا دنیاوی اقتدار نہ تھا۔ ان کا مقصد تبلیغ حق، اشاعت اسلام اور اعلاء کلمۃ اللہ تھا۔ موجودہ زمانے کے مسلمان سچے مسلمان بن کر اگر فی الواقع جندنا کے مصداق بن جائیں تو ہر موقعہ پر فتح و کامرانی ان کا قدم چومنے کے لئے تیار ہے۔

۹۔ اہل اسلام ہی دنیا پر حکومت کریں گے:

خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ (اللہ تعالیٰ تم کو زمین پر حکومت دے گا۔) یہ آیت عام مسلمانوں کی طرف خطاب فرماتے ہوئے نازل کی گئی ہے۔

دمشق میں ایک ہزار مہینہ تک بنی امیہ کی حکومت اور اس کے بعد غرناطہ اور اسپین میں صدیوں تک حکمرانی اسی پیشین گوئی کا ظہور تھا۔ امیر المومنین سیدنا عمر فاروقؓ کے عہد سے آج تک مصر اسلام کے زیر نگیں ہے۔

اس پیشین گوئی کے نتیجہ کے طور پر دمشق میں دولت اموی کے خاتمہ کے بعد خلفائے عباسیہ نے بغداد میں نہایت جاہ و جلال کے ساتھ چھ صدی تک حکومت کی۔

عباسیہ کے غلاموں نے ترکستان و خراسان میں حکومت قائم کر کے قسطنطنیہ فتح کر کے یورپ میں اسلامی حکومت قائم کی اور اسی حکومت کی ایک شاخ ہندوستان پر ۹ صدی

تک حکمراں رہی۔

الغرض فراعنہ مصر، اکاسرا ایران اور قیاصر روما کے ممالک پر اموی عباسی ترک، کرد، غلامان، افغانان اور دیگر اقوام کے مسلمانوں کی حکومتیں اس پیشین گوئی کے نتائج تھے۔

۱۰۔ تنگدستی کے بعد مسلمان مالدار ہو جائیں گے:

ابتدائے اسلام میں مسلمان انتہائی غربت کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ عہد نبوت کے بعد صحابہ کی دولت مندی کا یہ حال تھا کہ خود ان کو اپنی دولت کا صحیح اندازہ نہ تھا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا انتقال ہوا تو ایک ہزار اونٹ اور تین ہزار بکریاں اور ایک سو گھوڑے ان کے ہاں موجود تھے۔ نقد اسباب اس کے علاوہ تھا۔ ان کی بیوی کو ان کے ترکہ میں سے ۸۳ ہزار روپیہ نقد ملا تھا۔ حضرت ابو محمد طلحہ بن عبداللہ کے لنگر میں ایک ہزار دینار روزانہ کا خرچ تھا۔ حضرت زبیر بن العوامؓ کے ایک ہزار غلام تھے جو روزانہ کما کر لاتے تھے۔ حضرت زبیرؓ ان کی ساری کمائی خیرات کر دیتے تھے ایک پیسہ اپنے پاس نہ رکھتے تھے۔

۱۱۔ عرب سے بت پرستی معدوم ہو جائے گی:

اسی کتاب میں آپ کسی دوسری جگہ پڑھ چکے ہیں کہ بیت اللہ میں مشرکین نے ۳۶۰ بت رکھے تھے اور ان کی پرستش کی جاتی تھی جس وقت حضورؐ نے مکہ فتح کیا اور بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ اس چھڑی سے حضورؐ جس بت کی طرف اشارہ فرماتے تھے اوندھے منہ گر پڑتا تھا۔ غرض واقعہ یہ ہے کہ عرب بت پرستی کا مرکز تھا۔ قرآن نے پیشین گوئی کی تھی کہ (حق آگیا اور باطل نکل گیا اور باطل نکل جانے ہی کی چیز ہے آج ۱۴ صدیاں گزر چکی ہیں عرب کلیتہً بتوں کے وجود سے خالی اور بت پرستی سے پاک ہے۔ عیسائیوں میں بھی تصویر مریم و مسیح علیہا

السلام کی پرستش ہوتی تھی۔ ظہور اسلام کے بعد یہ بت پرستی ان میں سے بھی چلی گئی اور ان میں ایک فرقہ پروٹسٹنٹ پیدا ہو گیا۔)

۱۲۔ غیر اقوام عرب کے اسلام کی پیشین گوئی:

ظہور اسلام کے بعد عرب میں ایک ایسا گروہ پیدا ہو گیا تھا جو ظاہر میں تو مسلمان تھا مگر اندرونی طور پر کافر تھا اس حرکت سے ان کی غرض اسلام کو نقصان پہنچانا تھا۔ قرآن نے ایسے لوگوں کو تنبیہہ کرتے ہوئے مستقبل کے متعلق پیشین گوئی کی۔

ترجمہ: اگر تم اسلام سے روگردانی کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ ایسی قوم کو سامنے لا کھڑا کر دے گا جو تم جیسی نہ ہو گی۔

منافق تو منافق ہی رہے۔ جہاد سے پشت پھیرتے رہے اور ان کی حالت میں کوئی تبدیلی رونما نہ ہوئی۔ مگر ان کی جگہ خدا نے ایسی قوموں کو لا کھڑا کیا جنہوں نے اپنی شجاعت کا سکہ دنیا پر بٹھا دیا۔ کرد، ترک، مغل، خلجی، سوری کے کارناموں اور فتوحات سے تاریخ کے صفحات لبریز ہیں۔

۱۳۔ مستہزئین مکہ کا انجام:

مکہ میں کفار کی ایک ایسی جماعت تھی جو حضور کی ہنسی اڑاتی تھی۔ نقلیں اتارتی تھی اور آوازیں کستی تھی۔ حضورؐ کے وعظ و پند میں خلل ڈالتی تھی۔ قرآن نے ایسے لوگوں کے متعلق حضورؐ کو مطمئن کر دیا کہ تم اپنا کام کیے جاؤ۔ ہم خود ان سے نمٹ لیں گے۔ فرمایا گیا۔

ترجمہ: تمہیں جو حکم دیا گیا ہے اس کی علانیہ تعمیل کرو اور ان کی حرکتوں کی طرف دھیان نہ دو۔ ہم ان سے خود نمٹ لیں گے۔

اس پیشین گوئی کا ظہور جس صورت سے ہوا۔ سطور ذیل میں بعض مستہزئین کا انجام ملاحظہ ہو۔

ابی بن خلف: یہ مردود حضرت بلالؓ پر بحالت غلامی انسانیت سوز مظالم توڑا کرتا تھا۔ خدا تعالیٰ نے حضرت بلالؓ کے ہاتھوں ہی اسے جہنم رسید کیا۔

عاص بن وائل: گدھے پر سوار ہو کر کہیں چلا جا رہا تھا۔ گدھے نے ٹھوکر کھائی سر کے بل گڑھے میں گر پڑا۔ فوراً ہی ایک زہریلے بچھو نے ڈس لیا۔ سڑ سڑ کر مر گیا۔

اسود بن عبدالمطلب: حضورؐ کی نقلیں اتارا کرتا تھا۔ ایک روز ایک درخت کے نیچے سویا۔ بیدار ہوا تو اس کی آنکھوں میں کھٹک پیدا ہوگئی جیسے کانٹے چبھوئے جا رہے ہیں۔

عاص بن منبہ: گدھے پر سوار جا رہا تھا۔ طائف کے راستہ میں اس کے ایک کانٹا چبھا اور اسی کے زہر سے ہلاک ہو گیا۔

منبہ بن حجاج: اندھا ہو کر تڑپتے تڑپتے مر گیا۔

حارث بن قیس سہمی: اس کے پیٹ میں زرد پانی پیدا ہو گیا تھا جو منہ سے بھی نکلا کرتا تھا۔ آخر اسی تکلیف میں واصل جہنم ہوا۔

ولید بن مغیرہ: کسی خزاعی نے رگ اکحل میں نیزہ مارا اور وہیں ڈھیر ہو گیا۔

ابولہب: عدسہ اور طاعون میں مبتلا ہو کر مر گیا۔ قبر بھی نصیب نہ ہوئی عزیز واقارب نے کوٹھے پر چڑھ کر اس کی لاش پر اتنے پتھر پھینکے کہ وہ ان ہی پتھروں میں دب گیا اور اس کی لاش کے قریب تک نہ آسکے۔

اسود بن یغوث: اس کا بادِ سموم سے چہرہ جھلس گیا۔ گھر آیا تو اہل خانہ شناخت نہ کر سکے۔ گھر سے باہر ہی پیاس کے مارے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر تڑپ کر مر گیا۔

۱۴۔ دشمنان اسلام حضور ﷺ کی آغوش رحمت میں:

قرآن نے پیشین گوئی کی تھی کہ عنقریب تمہارے اور تمہارے دشمنوں کے درمیان رشتہ مودت قائم ہو جائے گا۔ چنانچہ یہی ہوا۔

حضورؐ کا پھوپی زاد بھائی عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ (جو اسلام کا اتنا سخت مخالف تھا جو حضورؐ سے برملا کہا کرتا تھا۔ اے محمدؐ! اگر تو زینہ لگا کر آسمان پر بھی چڑھ جائے اور میری آنکھوں کے سامنے آسمان سے اترے اور تیرے ساتھ تین چار فرشتے ہوں اور وہ تیری نبوت کی گواہی دیں۔ میں تب بھی ایمان نہ لاؤں گا۔) ۸ھ میں حاضر خدمت اقدس ہو کر مشرف بہ اسلام ہو گیا۔

ثمامہ بن اثال فرماں روائے نجد جو اسیر ہو کر مدینہ آیا تھا۔ آزاد ہوتے ہی حضورؐ کا دل و جان سے شیدائی ہو گیا۔

عمرو بن العاص جو دربار نجاشی میں مسلمانوں کو واپس لانے کی مہم پر گئے تھے حاضر خدمت اقدس ہو کر حضورؐ کی غلامی قبول کی۔ ملک مصر فتح کیا۔

عکرمہ بن ابو جہل۔ ابو جہل کی طرح ان کا بیٹا عکرمہ اسلام کی مخالفت میں پیش پیش تھا۔ مسلمان ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جاں نثار اور عاشق صادق بن گیا۔ اسلامی لڑائیوں میں حضرت خالد بن ولیدؓ کے دست راست بنے رہے۔ آپ دو ہزار کفار پر بھاری سمجھے جاتے۔

عبدیا لیل ثقفی۔ یہ وہ شخص ہے جس نے لڑکوں، غنڈوں اور بدمعاشوں کو حضور علیہ الصلاۃ والسلام پر کیچڑ اور پتھر پھینکنے کے لئے مقرر کیا تھا۔ جب حضور تبلیغ اسلام کے لئے طائف تشریف لے گئے تھے۔ اس واقعہ کے چند سال بعد یہ خود مع پانچ سرداروں کے مدینہ آ کر مسلمان ہو گیا۔

بریدہ بن الحصب اسلمی۔ کفار قریش نے اعلان کیا تھا کہ جو شخص حضورؐ کو قتل یا گرفتار کر کے لائے گا اس کو سو اونٹ انعام میں ملیں گے۔ یہ صاحب انعام کے لالچ میں شمشیر بکف نکل کھڑے ہوئے۔ مگر جب آنحضرتؐ کے چہرۂ مبارک پر نظر پڑی۔ کلام دل نواز سنا۔ اپنے نیزے پر صافہ علم کر کے حضورؐ کے آگے آگے بطور علمبردار چلنے لگے۔

حضور علیہ السلام کے جاں نثار خادم بن گئے۔

۱۵۔ ابولہب کی بیوی بھی کتے کی موت مری:

ابولہب مشہور دشمن اسلام کا جو انجام ہوا وہ صفحات گزشتہ میں آپ پڑھ چکے ہیں۔ ابو لہب کی بیوی کو بھی حضورؐ سے شدید عداوت تھی۔ جنگل سے کانٹے لا کر حضور علیہ السلام کی راہ میں بچھایا کرتی تھی۔ قرآن نے اس کافرہ کے انجام کے متعلق پیشین گوئی کی۔

ترجمہ: اور اس کی عورت بھی جو لکڑیاں اٹھانے والی ہے اس کی گردن میں مونج کی رسی ہوگی۔

اس دشمن اسلام عورت کی موت اس طرح واقع ہوئی کہ وہ ایک روز سر پر لکڑیاں کا گٹھا بار کئے آرہی تھی۔ تھک گئی اور گٹھے کو ایک پتھر سے ٹیک لگا کر ستانے لگی۔ کچھ دیر بعد جب چلنے لگی تو اس گٹھے کی رسی کا پھندا اس کے گلے میں پڑ گیا۔ گٹھا وزنی تھا۔ یہ گٹھا اس کے لئے پھانسی ثابت ہوا اور دم گھٹ کر مر گئی۔ (تفسیر خازن)

۱۶۔ غزوہ بدر میں کافروں کی جڑ کٹ جانے کی پیشین گوئی:

غزوہ بدر کے متعلق قرآن کا وعدہ تھا کہ دو گروہوں میں سے ایک گروہ ضرور تمہیں ملے گا اور اللہ تعالیٰ کا ارادہ یہ ہے کہ وہ اپنے حکم سے حق کو حق کر دکھائے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے۔ (سورۂ انفال)

غزوہ بدر میں ایسا ہی ہوا۔ رؤسائے قریش کے قتل سے کفار قریش کی کمر ٹوٹ گئی اور اسلام کی یہ پہلی لڑائی کفار کے لئے پیغام موت ثابت ہوئی۔

۱۷۔ غزوہ احزاب میں کفار شکست کھا کر بھاگ جائیں گے:

غزوہ احزاب میں یہودی، کفار قریش، نجدی اور دیگر قبائل نے مسلمانوں پر مشترکہ حملہ کیا تھا۔ کفار کو اپنے جنگی ساز و سامان پر غرور تھا۔ قرآن نے اس جنگ کے انجام

سے پہلے ہی حضورؐ کو مطلع کر دیا۔

ترجمہ: یہ جمعیت ہزیمت کھا جائے گی اور پشت پھیر کر بھاگ جائے گی۔

ایسا ہی ہوا طویل محاصرہ کے بعد وہ خود ہی چپکے سے میدان جنگ چھوڑ کر فرار ہو گئے اور اس کے بعد پھر کسی قوم کو مدینہ پر حملہ کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔

۱۸۔ یہودیوں کے متعلق قرآن کی عام پیشین گوئی:

سورۂ آل عمران رکوع ۱۲ میں یہودیوں کے متعلق پیشین گوئی ہے۔

ترجمہ: ان پر عام ذلت مسلط کر دی گئی ہے وہ جہاں بھی رہیں گے ذلیل ہو کر رہیں گے وہ یا تو مسلمانوں کے ماتحت ہو کر رہیں گے یا دوسری قوموں کے باج گزار ہو کر۔

اس آیت سے تین باتیں مفہوم ہوتی ہیں۔

اب آئندہ یہودی دنیا میں ایک آزاد قوم کی حیثیت سے آباد نہ رہ سکیں گے۔

وہ انتہائی ذلت کی حالت میں رہیں گے۔ ان کی کوئی اپنی حکومت نہ ہوگی وہ یا تو مسلمان کے ماتحت جزیہ دے کر رہیں گے یا انہیں دوسری قوموں کو خراج دینا پڑے گا۔

اسلامی ممالک میں جہاں جہاں یہودی آباد ہیں ذمی اور ماتحت بن کر آباد ہیں۔ غیر اسلامی ممالک میں بھی وہ دوسری قوموں کے ماتحت ہیں۔ جنگ عظیم ۱۹۱۴ء میں انہوں نے اتحادی طاقتوں کو کروڑوں اربوں روپیہ دیا تھا کہ ان کو بھی دنیا کے کسی قصبہ پر آزاد حکومت قائم کر دی جائے۔ برطانیہ اور امریکہ نے فلسطین میں ان کو جگہ دی۔ جہاں آج ان کی حکومت قائم ہے۔ مگر اس طرح کہ برطانیہ و امریکہ کے اشارے پر ناچنا پڑتا ہے۔

عیسائیوں کے متعلق پیشین گوئی کہ دنیا میں عیش و عشرت کی زندگی بسر کریں گے

قرآن کا دعویٰ ہے کہ عیسائی دنیا میں عیش و عشرت کی زندگی بسر کریں گے مگر ان کو

آخرت میں کچھ نہ ملے گا۔ (یونس)

عیسائی اقوام کا تمول اور تعیش موجودہ دنیا میں ناقابل انکار ہے۔ چونکہ اس قوم کے لئے آخرت میں نجات و فلاح نہیں۔ اس لئے ایماندار لوگوں کے لئے ایسی دولت کی تمنا جو تباہی آخرت کا باعث ہو۔ مذموم و لائق صد ہزار نفرین ہے۔

ترک اور تاتاریوں سے جنگ کی پیشین گوئی

حضور سرور عالمؐ نے فرمایا کہ ایک زمانہ میں تمہاری لڑائی ترکوں سے ہوگی ان لوگوں کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی اور چہرے سرخ ہوں گے۔

یہ پیشین گوئی ۶۵۶ھ میں پوری ہوئی۔ چنگیز خاں نے خلفائے عباسیہ پر ہجوم کر کے بغداد کو تاراج کیا۔ مساجد شہید کر دیں۔ قرآن شریف جلا دیئے ہزارہا مسلمان تہ تیغ ہوئے۔

سرخ آندھی

حضورؐ کا ارشاد ہے کہ جب فلاں فلاں کام ہوں گے تو سرخ آندھی زلزلہ، مسخ اور قذف کا انتظار کرو۔

یہ پیشین گوئی ۲۴۲ھ میں ظہور میں آئی۔ خلیفہ متوکل کے زمانہ میں عراق میں سرخ آندھی آئی جو چالیس روز تک چلتی رہی۔ کوفہ، بغداد اور بصرہ کی کاشت سوخت ہوگئی۔ ہزاروں آدمی ہلاک ہوگئے۔

۵۴۳ھ میں موصل میں بادل سے آگ برسی۔ وہ آگ جس پر گری وہیں بھسم ہوگیا۔

۵۹۶ھ میں مکہ معظمہ میں سیاہ آندھی آئی۔ جس سے ساری دنیا تاریک ہوگئی۔

۴۴۵ھ میں مقتضی کے عہد میں یمن میں خون کی بارش ہوئی۔

حج بند ہو جائے گا

حضورؐ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی۔ جب تک لوگ حجرا سود کو اٹھا کر نہ لے جائیں۔

اس پیشین گوئی کا ظہور ۳۱۷ھ تا ۳۲۷ھ میں وقوع میں آیا۔ قرامطہ کے فتنہ کے وجہ سے حج بند رہا۔ قرامطہ حجرا سود اٹھا کر لے گئے۔

آخر زمانہ میں مسلمانوں کا کوئی یار و مددگار نہ ہوگا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت سے پہلے ایسا زمانہ آئے گا کہ دین پر قائم رہنا اتنا دشوار ہوگا۔ جتنا آگ پر چلنا اور انگاروں پر بیٹھنا۔

مطلب یہ ہے کہ آخر زمانہ میں دشمنوں کی اتنی کثرت ہوگی کہ خوف کی وجہ سے دین پر قائم رہنا دشوار ہو جائے گا یا یہ مطلب ہے کہ مسلمانوں کا کوئی حامی و مددگار نہ ہوگا۔

موجودہ دور کے صوفی اور عالموں کے متعلق پیشین گوئی

حضورؐ نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ میں عابد جاہل اور قاری (عالم) فاسق ہوں گے۔

یہ پیشین گوئی زمانہ حال کے صوفی اور عالموں سے متعلق ہے۔ آج کل مدعیان نیابت رسالت فسق اور عبادت گزار جہل میں مبتلا ہیں۔

آخر زمانہ میں ملا اور صوفیوں کی کثرت ہوگی

حضورؐ نے فرمایا ہے کہ قیامت سے پہلے بارش کی کثرت مگر پیداوار میں کمی ہوگی۔ قاری بہت ہوں گے۔ مگر فقیہہ کم ہوں گے۔ امراء بہت ہوں گے۔ مگر امانت دار لوگوں کی کمی ہوگی۔

مطلب یہ ہے کہ آخر زمانہ میں ملا اور صوفیوں کی کمی نہ ہوگی۔ خدا رسیدہ لوگ کم ہوں گے۔

آخر زمانہ میں دنیا کے ویرانے آباد اور آبادیاں ویران ہو جائیں گی

ارشاد اقدس ہے کہ آخر زمانہ میں مسجدوں کی محرابیں آراستہ ہوں گی مگر دل ویران ہوں گے۔

یہ پیشین گوئی ۱۹۴۷ء کے بعد سے ظہور میں آ رہی ہے۔

حضرت سلیمانؑ کے زمانہ کے مقید شیاطین رہا کر دیئے جائیں گے

ارشاد نبوی ہے کہ حضرت سلیمانؑ کے زمانہ کے جو شیاطین مقید ہیں وہ قیامت کے قریب آزاد ہو کر قرآن سنائیں گے۔

یہ پیشین گوئی ابھی تک ظہور میں نہیں آئی۔

قیامت کے قریب لوگ بڑی اونچی اونچی عمارتیں تعمیر کرائیں گے

بخاری و مسلم میں روایت ہے کہ قیامت کے قریب لوگ بڑی بڑی اور اونچی اونچی عمارتیں بنوائیں گے۔

یہ پیشین گوئی زمانہ حال سے متعلق ہے۔ شہروں کے علاوہ قصبات اور دیہات میں اونچی اونچی عمارتیں تعمیر ہو رہی ہیں۔

قیامت کے قریب نااہل لوگ حکمران ہوں گے

حضورؐ کا فرمان ہے کہ جب نااہل لوگوں کو مسند حکومت پر دیکھو تو قیامت کا انتظار کرو۔

یہ پیشین گوئی زمانہ حال سے متعلق ہے۔ تفصیل کی حاجت نہیں۔

آخر زمانہ میں شریفوں کی تذلیل ہوگی

روایت ہے کہ آخر زمانہ میں کمینے لوگ عالی مرتبہ اور اشراف ذلیل بن جائیں گے۔

یہ پیشین گوئی موجودہ زمانے سے متعلق ہے۔

آخر زمانہ میں مولویوں کی کثرت ہوگی

مسند دیلمی میں روایت ہے کہ آخر زمانہ میں مولویوں کی کثرت ہوگی یہ لوگ والیان ملک کے لئے حرام چیزوں کو حلال اور حلال چیزوں کو ان پر حرام کردیں گے اور ان کی منشا کے مطابق فتویٰ دیا کریں گے۔

اس پیشین گوئی کا ظہور ۱۹۴۷ء کے بعد سے شروع ہو گیا ہے۔

بے حیائی کا دور دورہ

طبرانی میں روایت ہے کہ آخر زمانہ میں لوگوں میں اس درجہ بے حیائی پھیل جائے گی کہ لوگ سر راہ مجامعت کرتے شرم محسوس نہ کریں گے۔

۱۹۴۷ء کے بعد بڑے بڑے شہروں میں ایسی بے حیائی عام ہوتی جارہی ہے۔

لوگ صرف اپنے جان پہچان کے آدمیوں کو سلام کیا کریں گے

روایت ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ صرف اپنے جان پہچان کے لوگوں کے سلام کیا کریں گے۔

یہ پیشین گوئی جوں جوں زمانہ گزرتا جارہا ہے۔ وقوع میں آتی جارہی ہے۔ اس مرض میں عام مسلمان ہی گرفتار نہیں۔ علماء بھی گرفتار ہیں۔ وہ دوسروں کو سلام کرنا نہیں جانتے۔ دوسروں کے سلام کے منتظر رہتے ہیں۔

مسجدوں میں دنیا کی باتیں ہوا کریں گی

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ لوگ مسجدوں میں بیٹھ کر دنیا کی باتیں کیا کریں گے۔ تم ان کے پاس نہ بیٹھو ایسے لوگوں کو اللہ کی حاجت نہیں۔

عام مسلمانوں کا تو ذکر کیا علماء کا طبقہ بھی اس غلت میں گرفتار ہے۔

مساجد اور مصاحف کی آرائش

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم نے مسجدوں کو آراستہ کیا اور قرآن کو زیورات سے زینت دی تو تم پر ہلاکت آئے گی۔

موجودہ دور میں قرآن شریف کے کم خواب اور ساٹن کے جزو دان اور مساجد کی تزئین و آرائش اسی حدیث کی مصداق ہے۔

امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی علامات

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے وقت حسب ذیل علامات عالم میں ظہور میں آئیں گی۔

دریائے فرات میں سے سونے کا پہاڑ برآمد ہوگا۔

اس سال رمضان کی پہلی تاریخ کی رات کو چاند گرہن اور ۱۵ رمضان کو سورج گرہن ہوگا۔

اس سال ایک ستارہ گائے کی سینگ کی صورت کا طلوع ہوگا دم دار ستارہ بھی نظر آئے گا۔

مشرق کی طرف سے آسمان سے آگ ظاہر ہوگی جو تین یا سات دن تک رہے گی۔

آسمان پر اندھیرا چھا جائے گا۔

آسمان کے کناروں پر سرخی چھا جائے گی۔

ایک نام کی ندا ہوگی۔ "امام مہدی کا ظہور ہوگیا۔ ان کی اطاعت کرو۔" ملک شام میں ایک گاؤں زمین میں دھنس جائے گا۔

آسمان سے ندا آئے گی الا ان الحق فی آل محمد۔ (آثار قیامت)

حضرت امام مہدیؑ کے زمانے میں کیا ہوگا؟

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں امت محمدی دولت دنیا سے مالا مال ہوگی۔ زمین کی پیداوار بڑھ جائے گی۔ امام مہدی علیہ السلام زمین کے خزانوں کو نکالیں گے اور مشرق و مغرب کے تمام ممالک کو فتح کرلیں گے۔ حق تعالیٰ تین ہزار فرشتوں سے حضرت امام مہدی کی مدد فرمائے گا۔ بچے سانپ بچھوؤں سے کھیلیں گے۔ مگر وہ تکلیف کسی کو نہ پہنچا سکیں گے۔ آپ کے زمانے میں سود، زنا، شراب، وبا کا نام نہ رہے گا۔ لوگوں کی عمریں دراز ہوں گی اور دنیا میں کوئی دشمن آل محمدؐ باقی نہ رہے گا۔

(آثار قیامت)

دجال کب نکلے گا

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے ساتویں سال اسلامی فوجیں قسطنطنیہ فتح کرچکی ہوں گی کہ دجال خروج کرے گا۔ شہر قاطع کی فتح کے بعد دجال ملعون خدائی کا دعویٰ کر کے چالیس روز کے اندر اندر روئے زمین پر پھر جائے گا۔ لیکن مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں داخل نہ ہوسکے گا۔ ان دونوں شہروں کی حفاظت منجانب الہٰی فرشتوں کے سپرد ہوگی۔ ان چالیس روز میں اس سے عجیب وغریب فتنے ظہور میں آئیں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول کس وقت ہوگا

جس وقت دجال ملک شام کی طرف متوجہ ہوگا۔ مسلمان اس کے شر سے حفاظت کے

لئے جبل دخان میں جا چھپیں گے۔ دجال ان کا محاصرہ کر لے گا مسلمان محاصرہ سے تنگ آ کر جنگ کے لئے تیار ہوں گے کہ یکا یک ایسا اندھیرا چھا جائے گا کہ ہاتھ کو ہاتھ سوجھائی نہ دے گا۔ اسی دوران میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام عصر کی نماز کے وقت جامع دمشق کے مینارہ پر دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے نزول فرمائیں گے۔ سیڑھی لگادی جائے گی اور جامع مسجد میں اتر آئیں گے اور حضرت امام مہدیؑ کی اقتدار میں نماز پڑھیں گے۔ (آثار قیامت)

قیامت سے پہلے مغرب سے آفتاب طلوع ہوگا اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت سے پہلے مغرب کی طرف سے آفتاب طلوع ہوگا۔ اس وقت سب لوگ ایمان لے آئیں گے مگر اس وقت کا ایمان فائدہ بخش نہ ہوگا۔ دوسری روایت میں ہے کہ جس روز مغرب کی طرف سے آفتاب طلوع ہوگا اسی روز ندا آئے گی کہ توبہ کا دروازہ بند ہو گیا۔

قیامت کے قریب بیت اللہ شریف منہدم کر دیا جائے گا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ قیامت سے پہلے بیت اللہ شریف کو ایک حبشی پتلی پنڈلیوں والا ویران کرے گا۔ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کی روایت میں ہے کہ حبشی خانہ کعبہ کی ایک ایک اینٹ اکھاڑ پھینکیں گے۔

☆......☆......☆

شفاء السقام

کا اردو ترجمہ

زیارت خیر الانام

مصنف

ابوالحسن علی تقی الدین سبکی شافعی

مترجم

مولانا قاضی سجاد حسین

مکتبہ جمال کرم

9۔ مرکز الاویس سنٹرل دربار مارکیٹ۔ لاہور فون: 7324948



اچھی کتابیں
فضائل مسائل
رکنِ دین
فضائلِ ذکر
ہم مدینے چلے
نماز
جمالِ کرم
ملنے کا پتہ مکتبہ جمالِ کرم 9۔ مرکز الاویس، دربار مارکیٹ لاہور